﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 21 | جمعۃ المبارک 16/مئی 2014ء — 17/رجب 1435 ہجری قمری ❁ 16/ہجرت 1393 ہجری شمسی | شمارہ 20

عربوں سے محبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے تین وجہ سے محبت کرو اس لئے کہ مَیں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

(کنز العمال جزء12 حدیث نمبر33922)

مسیح موعود کے ہاتھ پر جمع ہو کر ملّت واحدہ بننے میں ہی آج مسلمانوں کی بقا اور ترقی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ کی گہرائی سے آگاہ فرما کر آخری زمانے میں اسلام کی شان وشوکت کا ادراک عطا فرما دیا۔

آج کے دن ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک اندھیر ازمانہ اسلام پر گزرنے کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور اس صادق ومصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو اپنی تمام تر دنیاوی نشانیوں کے ساتھ شروع ہو کر آخری زمانے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود کو یہ حکم دیا کہ آج کے دن (یعنی 23 مارچ) ان پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کر کے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان، مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔

تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے۔ اور آپ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز ومعارف ونکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقّہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؐ کے دین نے زندہ کر دیا۔

مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور مبارک ہے وہ دل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران پائیں گے۔

آج اگر مسلمانانِ عالم اور خاص طور پر عرب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے اس درد بھرے اور پُرحکمت پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کر لیں تو مسلم ممالک کی قابلِ فکر حالت خوشخبریوں اور رحمتوں سے بھر جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت پر گفتگو، قادیان دارالامان اور ہوشیار پور کے مقاماتِ مقدسہ کا تعارف اور پروگرام پر عرب دوستوں کا اظہارِ تشکر

جماعت احمدیہ کے 125ویں یوم تاسیس کے بابرکت موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز پیغام عرب دوستوں کے نام

21، 22، 23 مارچ 2014ء کو قادیان دارالامان سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر خصوصی عربی پروگرام "اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ" کی براہ راست نشریات

(رپورٹ: ابوہاشم)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ پر یومِ مسیح موعودؑ کی مناسبت سے ایک پروگرام عربی زبان میں پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کا عنوان "اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ" تھا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے قادیان سٹوڈیوز سے براہِ راست بذریعہ web stream 21/تا 23/مارچ 2014ء نشر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مارچ 2014ء میں اس پروگرام کا اجمالی طور پر تذکرہ فرمایا تھا چنانچہ حضورِ انور ایدہ اللہ کی دعاؤں اور توجہ کے طفیل اس پروگرام کو نشر ہونے سے قبل ہی مقبولیت حاصل ہو گئی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرب دنیا میں اس پروگرام کی تشہیر کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کبابیر کی جانب سے social media پر دیے جانے والے اعلان کو لاکھوں افراد ملاحظہ (hit) کر چکے تھے۔

سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جن جید علماء نے اس پروگرام میں شرکت کی ان میں سے محترم محمد شریف عودہ صاحب، محترم فلاح الدین عودہ صاحب اور محترم ایمن مالکی صاحب اس پروگرام میں شرکت کے لیے خصوصی طور پر کبابیر سے قادیان پہنچے جبکہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان سے اس پروگرام کے پینل میں شامل ہوئے۔

نشریات

اس پروگرام کا دورانیہ پہلے دن یعنی 21/مارچ کو ڈیڑھ گھنٹہ تھا جبکہ پروگرام میں وقت کی قلت محسوس ہونے پر باقی دو دن پروگرام کے دورانیہ میں آدھ گھنٹہ اضافہ کر دیا گیا۔

اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت سیرت سے متعلق مختلف امور پر گفتگو کی جاتی رہی جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و

السلام کے زمانہ میں دنیا کی مذہبی اور اقتصادی اور سماجی حالت،آپؑ کی ولادت،بچپن اورنوجوانی کا زمانہ،تعلق باللہ کے واقعات، حضور علیہ السلام کی اسلامی خدمات،علمی کارنامے، نشان نمائی، عربی زبان میں اعجازی نشان ، بیعتِ اولیٰ کے تاریخی واقعات،آپ علیہ السلام کی مہمان نوازی اور آپؑ کی وفات وغیرہ کے موضوعات شامل رہے۔

تینوں دن اس پروگرام کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصائد انی صدوق مصلح، یا قلبی اذکر احمدااور انی من اللہ العزیز الاکبرخوش الحانی کے ساتھ سنائے جاتے رہےاوراس کے ساتھ سکرین پر مقاماتِ مقدسہ کے مناظر اور قدرت کے خوبصورت نظارے چلتے رہے۔ پروگرام کے آخری دن کی نشریات میں محترم تمیم ابو دقہ صاحب کا تحریر کردہ قصیدہ بھی ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔

اس سہ روزہ پروگرام کے دوران وقفہ وقفہ سے قادیان اور ہوشیار پور کے درج ذیل مقامات مقدسہ کے تعارف پر مشتمل مختصر دورانئے کے ڈاکیومنٹری پروگرام دکھائے گئے:

کمرہ پیدائش، بیت الریاضت، الدار، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح ، خطبہ الہامیہ، ہوشیار پور، کمرہ جس میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے کتاب 'حقیقۃ الوحی' تصنیف فرمائی،فضل عمر پرنٹنگ پریس، دارالبیعت لدھیانہ اور بہشتی مقبرہ۔

پروگرام کی لائیو نشریات کے دوران تینوں دن کثرت سے عرب دوستوں کی کالز موصول ہوئیں جن میں سے وقت کی رعایت کے پیشِ نظر کچھ کالز پروگرام میں شامل کی جاسکیں۔

مزید برآں دنیا بھر سے دیگر مما لک مثلاً انڈیا، پاکستان، جرمنی وغیرہ سے اردو مبارک باد کے پیغامات بھی کنٹرول روم میں موصول ہوتے رہے۔

حضورانور کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مارچ 2014ء میں ذکر فرمایا کہ حضورِانوراس عربی پروگرام میں ازراہِ شفقت ایک خصوصی پیغام عطا فرمائیں گے۔ دنیا بھر سے احباب اس بابرکت لمحے کا بہت چاہت سے انتظار کر رہے تھے کہ کب ہمارے آقا اس خصوصی ٹرانسمشن کے ذریعے اپنے خدام سے مخاطب ہوں اوران کی دید کی پیاس بجھے۔ چنانچہ اس پروگرام کا مرکز ومحور عرب دوستوں کے نام سیدنا ومولانا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز، روح پرور، تاریخ ساز اور حددرجہ بصیرت افروز پیغام اس پروگرام کے آخری روز یعنی مؤرخہ 23/مارچ کے دن بطور 'خِتام' پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ پیغام بزبان عربی و بزبان اردو قارئین کے استفادہ کے لیے درج کیا جاتا ہے: (یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے):

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

23مارچ 2014ء کو یومِ مسیح موعود کے بابرکت موقع پر عربی میں
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام عرب دوستوں کے نام

بزبان عربی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِخْوَتِي وَ أَخَوَاتِي الْعَرَب!
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه'

كُنتُ أَوَدُّ أَنْ أُخَاطِبَكُمُ الْيَوْمَ بِإِيجَازٍ بِالْأُرْدِيَّةِ، وَ اَنْ يُّتَرْجَمَ كَلَامِي تَرْجَمَةً فَوْرِيَّةً إِلَى الْعَرَبِيَّةِ، وَلٰكِنْ بِإِلْحَاحٍ مِنَ السَّيِّد "مُحَمَّد شَرِيف عَوْدَه" وَ إِخْوَةٍ آخَرِيْنَ، قَرَّرْتُ أَنْ أَقْرَأَ التَّرْجَمَةَالْعَرَبِيَّةَ لِرِسَالَتِي هَذِهِ، فَأَهَمِّيَّةُ هَذَا الْيَوْمِ دَفَعَتْنِي لِأَنَالَ حَظًّا مِنْ فَيْضٍ وَ بَرَكَاتِ لُغَةِ سَيِّدِي وَ مُطَاعِي مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ صَحِيْفَةِ اللّٰهِ الْأَخِيْرَةِ الْكَامِلَةِ، فَأَذْكُرَلَكُمْ بِنَفْسِي أَهْمِيَّةَ هَذَا الْيَوْمِ بِهَذِهِ اللُّغَةِ الْمُبَارَكَةِ۔

إِنَّ هَـذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ عَظِيْمٌ، يَجْعَلُنِي أَجُوْلُ بِمُخَيَّلَتِي وَأَعُوْدُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَرْنًا إِلَى الْوَرَاءِ، فَأَرَى مَجْلِسًا يَجْلِسُ فِيْهِ سَيِّدِي وَ مُطَاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ مَسْجِدِهِ النَّبَوِيِّ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ، بَيْنَ صَحَابَتِهِ الْمُخْلِصِيْنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ أَرْضَاهُمْ أَجْمَعِيْنَ، يَقْسِمُ لَهُمْ مِنْ مَائِدَةِ الْعُلُوْمِ وَ الْمَعَارِفِ وَ الثَّمَرَاتِ الرُّوْحَانِيَّةِ۔ كَانَتْ قُلُوْبُهُمْ فَيَّاضَةً يَقِيْنًا بِغَلَبَةِ الْإِسْلَامِ وَازْدِهَارِهِ، وَ ظُهُوْرِهِ وَ انْتِصَارِهِ، وَبِتَحَقُّقِ الْقَدْرِ الْإِلٰهِيِّ الْمُتَعَلِّقِ بِالْغَلَبَةِ الْأَبَدِيَّةِ لِهَذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْأَخِيْرَةِ۔ وَ فِيْ هَذِهِ الْحَالَةِ نَزَلَتِ الْبُشْرَى التَّالِيَةُ لِتَزِيْدَ الْقُلُوْبَ الْمَلِيْئَةَ بِالْيَقِيْنِ يَقِيْنًا:[وَ

بزبان اردو

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”میرے پیارے عرب بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جو مختصر طور پر آپ کو کہنا چاہتا ہوں اس کے بارہ میں میرا ارادہ تھا کہ اردو میں بولوں جس کا ساتھ ساتھ عربی میں ترجمہ ہو جائے لیکن شریف عودہ صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کے زور دینے پر مَیں نے اپنے پیغام کا عربی ترجمہ کروا کر خود ہی پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ صرف اس لیے کہ آج کے دن کی اہمیت نے مجھے مجبور کیا کہ اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے آخری کامل ومکمل صحیفہ کی زبان کے فیضان اور برکت سے کچھ حصہ پا سکوں اور اس دن کی اہمیت کے بارہ میں اس مبارک زبان میں خود ہی بیان کروں۔

آج کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہے بلکہ یہ دن مجھے چودہ سو سال پیچھے لے جا کر اس مجلس کی یاد دلاتا ہے جس میں میرے آقا ومطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اپنے جلیل القدر صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ روحانی مائدہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں تقسیم ہو رہا تھا اور اسلام کی ترقی اور ہمیشہ کے لیے اس آخری شریعت کے غلبہ کی تقدیر الٰہی سے ہر دل پر از یقین تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان یقین سے بھرے ہوئے دلوں کو مزید صیقل کرنے کے لیے یہ خوشخبری آتی ہے کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعة:4) اس وقت ایک صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جرأت کر کے بار بار میرے آقا اور مولا سے استفسار کرتا ہے کہ

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 298

مکرم الفخاض العربی صاحب (1)

میرا تعلق مراکش سے ہے جہاں میری پیدائش 1973ء میں ایک نہایت غریب خاندان میں ہوئی۔ مادی لحاظ سے غربت وفقر کے علاوہ دینی لحاظ سے بھی یہ خاندان تہی تھا۔ شاید اسکی وجہ یہ تھی کہ غربت نے کسی اور چیز کے بارہ میں سوچنے کی فرصت ہی نہ دی تھی اور صبح سے شام تک میرے والدین کی سوچوں اور کوششوں کا محور اپنے اور اپنے بچوں کے لئے دو وقت کی روٹی مہیا کرنا تھا۔

میں پیدائشی طور پر شدید ضعفِ بصر کا شکار تھا پھر رفتہ رفتہ یہ قلیل روشنی بھی اندھیروں میں بدل گئی، میں نے ہمت نہ ہاری اور بفضلہٖ تعالیٰ فلسفہ میں ڈگری حاصل کی اور اس وقت جاب کررہا ہوں۔ قبولِ احمدیت کے بعد آپریشن کے نتیجے میں ایک آنکھ کی روشنی کسی قدر بحال ہوئی ہے اور اب میں اپنے کام بآسانی کرسکتا ہوں۔ الحمدللہ۔

دینی پس منظر

قبولِ احمدیت سے قبل میں ایک نہایت ہی عام سا آدمی تھا، جو بے کاری کی وجہ سے سگریٹ نوشی کا عادی ہوگیا تھا۔ میرا دل دنیا اور اسکی چمک کی طرف مائل تھا۔ محرومیوں کی زندگی جینے کی وجہ سے ذاتی خواہشات کی تکمیل ہی اصل ہدف بن کے رہ گیا تھا۔

میرا دینی علم سکول کی دینیات کی کتاب تک ہی محدود تھا اس سے بڑھ کر جو کچھ سیکھا وہ اپنے دوستوں سے سیکھا۔ اگر کوئی اچھا اور نمازی دوست مل جاتا تو میں بھی اسکے ساتھ نمازیں پڑھنے لگ جاتا اور اگر کوئی بری صحبت والا ملتا تو میں اس کے رنگ میں رنگین ہوجاتا۔ ایک عرصہ تک گمراہیوں میں بھٹکنے کے بعد میں پھر خدا کی طرف لوٹا، لیکن جونہی نماز وغیرہ کی پابندی شروع کرتا تو میرے اندر ایک متشدد مسلمان بیدار ہوجاتا اور میں اپنے عقیدہ کے مخالف لوگوں سے شدید نفرت کا سلوک کرنا شروع کر دیتا۔ میرا عقیدہ یہ تھا کہ میں اپنی تمام تر گمراہیوں کے بھی صراط مستقیم پر قائم ہوں اور دیگر ضال اور کافر ہیں، اس لئے ان سے نفرت کا اظہار کرنا میرے ایمان کا حصہ تھا۔ اور جب میں نماز میں سستی کرنے لگتا تو آخرت کو بھول کر برائیوں میں ڈوب جاتا۔ بعض اوقات میں فلسفہ کے خطرناک خیالات کے زیر اثر اس نظریہ کو بھی اپنا لیتا کہ دنیا کی زندگی پر ہی سب کہانی ختم ہوجانی ہے اور حیاتِ آخرت محض ایک خام خیالی ہے۔ پھر جب میرے اردگرد دینی رجحان رکھنے والے بعض لوگ مجھے وعظ ونصیحت کرتے تو شرمندگی کے ساتھ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھنے لگتے۔

نمازوں وغیرہ کی پابندی کے ایام میں مَیں غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ بعض بڑے مغربی ممالک ہی دجال کے مثیل ہیں کیونکہ جو ممالک ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں وہ دنیا کی آسائشوں سے حصہ پاتے ہیں اور جو ان کی مخالفت کرتے ہیں ان کی زندگی جہنم بن جاتی ہے۔

ناصرِ اسلام شخص

2003ء کی بات ہے کہ میں نے ڈش لگوائی۔ ایک روز میں ٹی وی پر بعض فلموں اور سپورٹس کے چینلز کی تلاش کررہا تھا کہ چینل بدلتے بدلتے ایم ٹی اے لگ گیا۔ اس پر ایک نورانی چہرے کو دیکھا جو چھوٹی بچیوں کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تھے۔ میں اکثر چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے پر رک جاتا اور یہ عجیب بات ہے کہ ہر دفعہ مجھے اس چینل پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ہی کوئی پروگرام ملتا، لیکن کبھی لقاء مع العرب دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا۔ میں سمجھا کہ یہ کوئی انڈین یا پاکستانی دینی چینل ہے۔ لیکن جب حضور رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے قرآنی آیات سنتا تو اکثر جھرجھری سی آجاتی، اور میں کہتا کہ اس شخص نے اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے اکیلے ہی ٹی وی چینل چلایا ہوا ہے۔ یقیناً ایسے لوگوں کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ اسلام کی نصرت فرمائے گا۔

جماعت سے تعارف

چونکہ میں ایم ٹی اے پر محض چند منٹ کے لئے ہی ٹھہرتا تھا اور اسکے اردو یا انگریزی زبان کے پروگراموں کی وجہ سے کچھ سمجھ نہ پاتا تھا اس لئے مجھے جماعت کے بارہ میں کسی بات کا علم نہ ہوسکا، تاآنکہ 2008ء کا سال آگیا۔ اس سال ہاٹ برڈ پر مجھے ایم ٹی اے 3 العربیۃ مل گیا جس پر خلافت جوبلی کی صد سالہ تقریب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کے بعد مناظر پیش کئے جارہے تھے۔ یہ منظر دیکھتے ہی مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ جیسے میں اکیسویں صدی کی شرکیہ بادِ سموم کے تھپیڑوں سے نکل کر خدا تعالیٰ اور اس کے پیاروں کی کسی جنت میں آگیا ہوں۔ عربی زبان میں خلافت اور بیعت کی باتیں سن کر میں بے خود سا ہو کر رہ گیا اور اس بارہ میں اپنے دوستوں اور جاننے والوں سے بات کرنے لگا۔ میرا موقف یہ تھا کہ اگر خلافت قائم ہوچکی ہے اور یورپ میں بھی لوگ اتنی بڑی تعداد میں اس کی بیعت کرتے چلے جارہے ہیں تو ہمارے علماء ہمیں اس بارہ میں کیوں نہیں بتاتے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

تحقیق کی ابتداء

بالآخر میں نے خود ہی اس بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا اور اسکے لئے واحد ذریعہ ایم ٹی اے العربیہ ہی تھا لہٰذا میں نے اس کے پروگرام دیکھنے شروع کر دیئے۔ میرا ایم ٹی اے سے شغف اس قدر بڑھ گیا کہ بسا اوقات میں اپنی بیوی اور دو بچیوں کو بھی انکے پسندیدہ پروگرام دیکھنے سے محروم کردیتا اور دن میں آٹھ آٹھ گھنٹے تک ایم ٹی اے ہی دیکھتا رہتا۔

جب میں نے پروگرام ''الحوار المباشر'' دیکھا تو اسکے شرکاء کی عیسائیوں کے ساتھ اس قدر نرم لہجے اور احترام کے ساتھ کی جانے والی گفتگو سن کر مجھے یوں لگا جیسے یہ جماعت مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین فاصلے کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، اور یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب پہلے عیسائی تھے اور پھر انہوں نے تحقیق کرنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے نیز وہ اس پروگرام کے ذریعہ عیسائیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ میرے اس استدلال کی وجہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کا تہذیب یافتہ اسلوب کلام اور عیسائیوں کے ساتھ احترام سے پیش آنا اور گفتگو کے آداب کا خیال رکھنا تھا، کیونکہ میں نے یہ باتیں عام مسلمانوں میں عموماً اور مولویوں میں خصوصاً نہیں دیکھی تھیں۔ جن مولویوں کو میں جانتا تھا وہ تو اپنے مخصوص لباس پہنتے تھے اور تکبر وغرور کے ساتھ جب بولتے تھے تو ایک شور برپا کر دیتے تھے۔

بہرحال میرا یہ استدلال قائم نہ رہ سکا اور جلد ہی مجھے علم ہوگیا کہ یہ تو مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کو لے کر کسرِ صلیب کا فریضہ سرانجام دینے کیلئے میدان میں آنے والے مجاہد ہیں جو اسلام کا دفاع کرتے ہوئے اسکا غلبہ تمام ادیان پر ثابت کررہے ہیں۔

میں نے اپنی تحقیق کا یہ طریق اختیار کیا کہ جو کچھ ایم ٹی اے سے جماعت کے عقائد سنتا ان کا موازنہ اپنے موروثی عقائد سے کرتا۔ اس بارہ میں مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی کیونکہ چند امور میں ہی موازنہ کرنے سے مجھ پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ جماعت احمدیہ کے دائیں ہاتھ میں دلائل کا ایسا حربہ ہے جس سے عیسائی عقائد پاش پاش ہوجاتے ہیں، اور بائیں ہاتھ میں براہین کا ایسا ہتھوڑا ہے جو مسلمانوں کے باطل عقائد کا سر پھوڑ دیتا ہے۔ میرے لئے صداقت روشن تھی لیکن عقائد کو بدلنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ مجھے خیال گزرا کہ یہ دینی اور روحانی لحاظ سے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس معاملے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ اس مرحلہ میں جس بات نے میرے اندر شکوک پیدا کئے وہ میرے اردگرد کے لوگوں کی آراء تھیں۔ میں جب بھی ان سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پوچھتا تو وہ کہتے کہ یہ بھی دیگر مذہبی جماعتوں کی طرح ایک جماعت ہے جو اپنے مفاد کی خاطر دین کے دشمنوں کا ایجنڈا لئے پھرتی ہے۔

یہ تمام باتیں مجھے ایم ٹی اے دیکھنے سے نہ روک سکیں اور میں وفات مسیح، ناسخ ومنسوخ، جنّ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع پر مبنی جملہ پروگرامز بڑے شوق سے دیکھتا رہا۔ علاوہ ازیں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے شعر سنتا تو میرا بدن کانپنے لگتا کیونکہ آپ کے بیان میں اس قدر قوت اور شوکت ہے جو بڑے بڑے فصحاء وبلغاء کے حصے میں نہیں آئی۔

بیعت کا فیصلہ

اب حقیقت میرے لئے واضح ہوچکی تھی۔ میں نے خود کہا کہ میرے سامنے دو ہی راستے ہیں، ایک یہ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کے مطابق اس امام کی بیعت کرلوں خواہ مجھے برف کے پہاڑوں پر چلنے کی مشقت بھی اٹھانی پڑے، اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ میں شور مچانے والے مولویوں کی رائے کے مطابق حق چھپاتے ہوئے منہ موڑ لوں۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کی طرف ہی مائل فرما دیا۔ مجھے سب سے زیادہ جس بات نے متاثر کیا وہ جماعت احمدیہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب اور مقام کا دفاع ہے۔ قبل ازیں {عَبَسَ وَتَوَلّٰی} اور {وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی} اور {فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِنْھَا وَطَرًا} جیسی آیات کی مروجہ تفسیر بیان کرنے سے دل شدید انقباض محسوس کرتا تھا کیونکہ وہ اہل کتاب کو خوش کرنے والی اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی تھی۔ پھر جب ایم ٹی اے سے ان آیات کی تفسیر سنی تو وہ دل میں گھر کرگئی کیونکہ جماعت کی یہ تفسیر نہ صرف ان آیات کے مروجہ معانی اور انکے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اعتراضات کا ردّ کرتی ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بڑھانے والی ہے۔

سلفی اور ملحد

اس عرصہ میں میرے دو دوست بھی تھے، ایک سلفی اور دوسرا ملحد تھا۔ سلفی دوست بعض اوقات میری خواہش کے مطابق مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر سناتا تھا۔ جب اس نے ''اعجاز المسیح'' پڑھی تو اسے بھی بہت اچھی لگی لیکن یہ کہتے ہوئے اس نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا کہ جماعت جہاد کی منکر ہے۔ تاہم اپنے اس موقف کے باوجود وہ جماعت کا احترام کرتا ہے۔

جہاں تک ملحد دوست کا تعلق ہے تو وہ قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں سخت حاقدانہ خیالات رکھتا تھا، وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی زبان کے امّ الألسنۃ ہونے کے نظریہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بناتا تھا۔ وہ اکثر مولویوں کی غلطیوں اور عیسائی پادریوں کے اسلام پر حملوں کو بیان کرکے دل کا غبار نکالتا تھا۔

چونکہ یہ شخص انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتا تھا اس لئے میں نے اس سے کہا کہ مجھے جماعت کی ویب سائٹ سے بیعت فارم ڈاؤن لوڈ کردے۔ وہ کئی مرتبہ میرے ساتھ انٹرنیٹ کیفے میں گیا لیکن ہر بار انٹرنیٹ پر جماعتی کی عربی ویب سائٹ کھول کر کہتا کہ یہاں کوئی بیعت فارم نہیں ہے۔ میں اسکی منت سماجت کرتا اور اصرار کرتا کہ اچھی طرح چیک کرو، وہ گھر جاکر چیک کرنے کا وعدہ کرکے چلا جاتا اور یوں مجھے ٹرخا دیتا۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ وہ اپنے دلی حقد اور کینہ کی وجہ سے ایسا کرتا تھا لہٰذا میں نے اسکو چھوڑ کر دعا شروع کردی۔ اس دوران عربک ڈیسک سے رابطہ کیا تو ان کے توسط سے ایک مراکشی احمدی نے آکر مجھ سے بیعت فارم پر کرواکے ارسال کردیا۔

نابینائی کے دکھ اور احباب کی مدد

گو میں زیادہ تر ایم ٹی اے کے پروگرامز ہی دیکھتا تھا اور وہ میری علمی پیاس بجھانے کے لئے کافی تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد میں نے کہا کہ مجھے جماعت کی کتب بھی پڑھنی چاہئیں۔ لیکن میری آنکھوں کی روشنی بجھ چکی تھی اور کتاب پڑھنا تو درکنار مجھے چلتے ہوئے بھی کسی کی مدد کی ضرورت تھی۔ میں نے لندن میں جماعت سے رابطہ کیا تو ان کے ذریعہ میرا تعارف اپنے علاقے کے دو احمدی احباب سے ہوگیا۔ انہوں نے میری بہت مدد کی اور اکثر میرے پاس آکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر سناتے رہے۔

اب خدا کے فضل سے ایک آپریشن کے نتیجہ میں میری ایک آنکھ کی کچھ نظر بحال ہوگئی ہے۔ اب میں بغیر کسی کے مدد کے چل پھر سکتا ہوں نیز کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ بھی استعمال کرلیتا ہوں۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

(باقی آئندہ)

اسلام کے اصولِ حکومت

(تحریر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

پھر اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسلامی حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ ہر اک شخص کے لئے خوراک، لباس اور مکان مہیا کرے۔ یہ ادنیٰ سے ادنیٰ ضروریات ہیں جن کا پورا کرنا حکومت کے ذمہ ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ چیز جس کی حفاظت اس کے سپرد کی گئی ہے۔ زندہ نہیں رہ سکتی، مکان اور خوراک کے بغیر جسمانی زندگی محال ہے اور لباس کے بغیر اخلاقی اور تمدنی زندگی محال ہے۔

اسلام کا یہ حکم قرآن کریم کی آیت میں پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْھَا وَلَا تَعْرٰی۔ وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا وَلَا تَضْحٰی (طٰہٰ:119-120) یہ آیت آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم ہم نے تمہارے جنت میں رکھے جانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ تم اس میں بھوکے نہیں رہو گے تم اس میں ننگے نہیں رہو گے۔ تم اس میں پیاسے نہیں رہو گے اور تم اس میں رہنے کی وجہ سے دھوپ میں نہیں پھرو گے۔

لوگ اس آیت سے غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد اُخروی جنت ہے اور آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو وہاں اس کا یہ حال ہوگا۔ حالانکہ قرآن کریم سے صاف ظاہر ہے کہ آدم اسی دنیا میں پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (البقرۃ:31) میں دنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں اور دنیا میں جو شخص پیدا ہوتا ہے وہ بھوکا بھی ہوسکتا ہے وہ پیاسا بھی ہوسکتا ہے وہ ننگا بھی ہوسکتا ہے وہ دھوپ میں بھی پھر سکتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ دنیا میں تو پیدا ہو اور بھوک اور پیاس اور لباس اور مکان کی ضرورت اُسے نہ ہو۔

اور جبکہ یہ آیت اِسی دنیا کے متعلق ہے تو لازماً ہمیں اس کے کوئی اور معنے کرنے پڑیں گے اور وہ معنے یہی ہیں کہ ہم نے اپنا پہلا قانون جو دنیا میں نازل کیا اس میں ہم نے آدمؑ سے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم ایک ایسا قانون تمہیں دیتے ہیں کہ جو تجھ کو اور تیری امت کو جنت میں داخل کر دے گا۔ اور وہ قانون یہ ہے کہ ہر ایک کے کھانے پینے لباس اور مکان کا انتظام کیا جائے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص بھوکا نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہے کہ ہر ایک کے لئے غذا مہیا کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص ننگا نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہئے کہ ہر ایک کے لئے کپڑا مہیا کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص پیاسا نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہئے کہ وہ تالابوں اور کنوؤں وغیرہ کا انتظام کرے۔ آئندہ تم میں سے کوئی شخص بغیر مکان کے نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ سوسائٹی کا کام ہونا چاہئے کہ وہ ہر ایک کے مکان کا انتظام کرے۔

گویا یہ وہ پہلا تمدّن ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں قائم کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دنیا پر اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ خدا سب کا خدا ہے۔ وہ امیروں کا بھی خدا ہے وہ غریبوں کا بھی خدا ہے۔ کمزوروں کا بھی خدا ہے اور طاقتوروں کا بھی خدا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ دنیا کا ایک طبقہ تو خوشی میں اپنی زندگی بسر کرے اور دوسرا روٹی اور کپڑے کے لئے ترستا رہے۔

چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آدم ثانی ہیں ان پر بھی قرآن کریم میں یہ آیات نازل کر کے آپ کو کہا گیا کہ آپ کو بھی ایسا تمدن قائم کرنا ہوگا جس میں ہر ایک کے لئے لباس مکان اور خوراک کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مدنی زندگی میں جب عرب کے علاقہ بحرین کا رئیس مسلمان ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ہدایات بھجوائیں، اور لکھا: اِفْرِضْ عَلٰی کُلِّ رَجُلٍ لَیْسَ لَہٗ اَرْضٌ اَرْبَعَۃَ دَرَاھِمَ وَ عَبَائَۃٌ (زرقانی بحوالہ ابن مدہ جلد 3 صفحہ 352)

یعنی جن لوگوں کے پاس زمین نہیں ہے ان میں سے ہر ایک کو ملکی خزانہ میں سے چار درہم اور لباس گزارہ کے لئے دے دیا جایا کرے (اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جس کے پاس زمین نہیں صرف اسی کی مدد کرنی چاہئے بلکہ جس کی زمین ہو اور وہ تباہ ہو جائے یا فصل ہو اور وہ تباہ ہو جائے وہ بھی بمنزلہ اس کے ہوگا جس کی زمین نہیں کیونکہ نتیجہ میں وہ اس کے مشابہ ہے جس کی زمین نہیں)

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں جب نظام مکمل ہوا تو اس وقت اسلامی تعلیم کے ماتحت ہر فردِ بشر کے لئے روٹی اور کپڑے مہیا کرنا حکومت کے ذمہ تھا اور وہ اپنے اس فرض کو پوری ذمہ واری کے ساتھ ادا کیا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غرض کے لئے مردم شماری کا طریق جاری کیا اور رجسٹرات کھولے جن میں تمام لوگوں کے ناموں کا اندراج ہوا کرتا تھا۔ یورپین مصنفین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پہلی مردم شماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور انہوں نے ہی رجسٹرات کا طریق جاری کیا۔ اس مردم شماری کی وجہ یہی تھی کہ ہر شخص کو روٹی کپڑا دیا جاتا تھا اور حکومت کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس بات کا علم رکھے کہ کتنے لوگ ملک میں پائے جاتے ہیں۔

آج یہ کہا جاتا ہے کہ سوویٹ رشیا نے غربا کے کھانے اور ان کے کپڑے کا انتظام کیا ہے حالانکہ سب سے پہلے اس قسم کا اقتصادی نظام اسلام نے جاری کیا تھا۔ اور عملی رنگ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہر گاؤں ہر قصبہ اور ہر شہر کے لوگوں کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے تھے۔ ہر شخص کی بیوی اس کے بچوں کے نام اور ان کی تعداد درج کی جاتی تھی۔ اور پھر ہر شخص کے لئے غذا کی بھی ایک حد مقرر کر دی گئی تھی تا کہ تھوڑا کھانے والے بھی گزارہ کر سکیں اور زیادہ کھانے والے بھی اپنی خواہش کے مطابق کھا سکیں۔

تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں جو فیصلے فرمائے اُن میں دودھ پیتے بچوں کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور ان کو اس وقت غلّہ وغیرہ کی صورت میں مدد ملنی شروع ہوتی تھی۔ جب مائیں اپنے بچوں کا دودھ چھڑا دیتی تھیں۔ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے گشت لگا رہے تھے کہ ایک خیمہ میں سے کسی بچہ کے رونے کی آواز آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے۔ مگر بچہ تھا کہ روتا چلا جاتا تھا۔ اور ماں اسے تھپکیاں دے رہی تھی کہ وہ سو جائے جب بہت دیر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خیمہ کے اندر گئے اور عورت سے کہا کہ تم بچے کو دودھ کیوں نہیں پلاتیں یہ کتنی دیر سے رو رہا ہے؟ اس عورت نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اس نے سمجھا کہ کوئی عام شخص ہے چنانچہ اس نے جواب میں کہا کہ تمہیں معلوم نہیں عمر نے فیصلہ کرایا ہے کہ دودھ پینے والے بچہ کو غذا نہ ملے۔ ہم غریب ہیں ہمارا گزارہ تنگی سے ہوتا ہے میں نے اس بچے کا دودھ چھڑا دیا ہے تا کہ بیت المال سے اس کا غلّہ بھی مل سکے۔ اب اگر یہ روتا ہے تو روئے عمر کی جان کو جس نے ایسا قانون بنایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت واپس آئے اور راستے میں نہایت غم سے کہتے جاتے تھے کہ عمر! معلوم نہیں تُو نے اس قانون سے کتنے عرب بچوں کا دودھ چھڑا کر آئندہ نسل کو کمزور کرایا ہے۔ ان سب کا گناہ اب تیرے ذمہ ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ سٹور میں آئے اور دروازہ کھولا اور ایک بوری آٹے کی اپنی پیٹھ پر اُٹھالی۔ کسی شخص نے کہا کہ لائیے میں اس بوری کو اُٹھا لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں غلطی میری ہے۔ اور اب ضروری ہے کہ اس کا خمیازہ بھی میں ہی بھگتوں۔ چنانچہ وہ بوری آٹے کی انہوں نے اس عورت کو پہنچائی اور دوسرے ہی دن حکم دے دیا کہ جس دن بچہ پیدا ہو اُسی دن سے اس کے لئے غلّہ مقرر کیا جائے کیونکہ اُس کی ماں جو اس کو دودھ پلاتی ہے زیادہ غذا کی محتاج ہوتی ہے۔ اب دیکھو یہ انتظام اسلام نے شروع دن سے ہی کیا ہے گو یہ نظام زیادہ دیر جاری نہیں رہا۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں جتنے بڑے بڑے کام ہیں اُن میں یہی قانون پایا جاتا ہے کہ وہ کئی لہروں سے اپنی بلندی کو پہنچتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ دنیا میں قائم ہو جاتے ہیں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد پُرانے رسم و رواج کی وجہ سے مٹ جاتے ہیں۔ مگر دماغوں میں اُن کی یاد قائم رہ جاتی ہے اور ایک اچھا بیج دنیا میں بویا جاتا ہے اور ہر شریف اور منصف مزاج انسان تسلیم کرتا ہے کہ وہ اچھی چیز تھی مجھے دوبارہ اس چیز کو دنیا میں واپس لانا چاہئے۔ پس گو یہ نظام ایک دفعہ مٹ گیا مگر اب اسی نظام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے احمدیت کا درخت لگایا گیا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب تمام دنیا اس کے شیریں اثمار کھا کر لذت حاصل کرے گی اور دنیا سے بھوک اور دُکھ مٹ جائیں گے اور دنیا جنت کا نمونہ ہوگی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: جاپانی قوم کی طرف سے خصوصی اظہار تشکر

از صفحہ نمبر 15

شدید زلزلہ آیا، جس کے بعد آنے والی تسونامی تاریخ کی بدترین تباہیوں میں سے ایک تھی۔ اس زلزلہ سے اموات کے لحاظ سے Ishinomaki شہر سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ جماعت احمدیہ جاپان اور ہیومنٹی فرسٹ کو زلزلہ کے بعد مسلسل چھ ماہ تک متاثرین کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ خدمت خلق کے میدان میں ان عاجزانہ خدمات کی بدولت اس علاقہ میں اسلام کا نام متعارف ہوا اور اسلام کے بارہ میں لوگوں کے خیالات یکسر بدل گئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ جاپان کے موقع پر اس شہر سے ایک ممبر پارلیمنٹ Mr Yoshiaki Shoji صاحب جو اس وقت متاثرین کے کیمپ کے انچارج تھے، ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے حضور انور کی زیارت کے لئے تشریف لائے اور جماعت احمدیہ و ہیومنٹی فرسٹ کی ان خدمات پر حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ سابق وزیر خزانہ Shozaburo Jimi ہائی کورٹ بار کے عہدیدار اور مشہور وکیل Mr Akio Najima اور اسلامی علوم کی ماہر پروفیسر Mrs Hiroko Minesaki نے اظہار خیال کرتے ہوئے ان خدمات کا ذکر کیا اور نہایت ادب کے ساتھ امام جماعت احمدیہ سے ممنونیت کا اظہار کیا۔

پروفیسر ہیروکو صاحبہ نے ہیومنٹی فرسٹ جاپان کی خدمات پر ایک تحقیقی مقالہ بھی تحریر کیا ہے اور ہیومنٹی فرسٹ کے رضا کاروں کی خدمات اور انداز کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور انسانیت سے ہمدردی کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

Mr Akio Najima اور Mr Yoshiaki Shoji نے اپنے ایڈریسز میں خصوصیت کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے عطا ہونے والی تعلیم و توجہ کی بدولت ہیں۔

ترجمۃ القرآن اور جماعت احمدیہ کا کام کرنے کی برکت

مؤرخہ 8 نومبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احمدیہ سنٹر ناگویا میں نماز عشاء پڑھا کر اپنی رہائشگاہ تشریف لے جانے کے لئے گاڑی کے پاس پہنچے تو ایک جاپانی ہاتھوں میں پھول لئے کھڑے تھے انہوں نے مخصوص جاپانی انداز میں سر جھکا کر سلام کیا۔ موصوف Mr Hiroshi Ueno صاحب تھے۔ وہ ایک پرنٹنگ پریس کے مالک ہیں اور سالہا سال سے جماعتی کتب کی پرنٹنگ کر رہے ہیں۔ ان کا گھر احمدیہ سنٹر کے قریب ہی واقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 2011ء کے زلزلہ اور تسونامی کے موقع پر جماعت کی خدمات پر امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خاص طور پر اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا کام کرنے کی وجہ سے مجھے ہمیشہ بے حد فائدہ پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پرنٹنگ پریس اُس سال سب سے زیادہ منافع میں رہا جب وہاں قرآن کریم کی طباعت کا کام ہوا تھا۔ اسی طرح جب جماعت کی کوئی بھی کتاب یا فولڈر پرنٹ کرتا ہوں تو اس کے بعد اِن کے پرنٹنگ پریس کو غیر معمولی آرڈر ملنے لگتے ہیں۔ بعدازاں انہوں نے کیپٹل ہل والے خطاب کی ایک ہزار کاپی اپنی طرف سے بطور تحفہ پیش کی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

صوبہ آئی چی کے گورنر کی طرف سے اظہار تشکر

آئی چی صوبہ کے گورنر بیرون ملک ہونے کی وجہ سے استقبالیہ تقریب میں شرکت نہ کر سکے۔ لیکن انہوں نے Mr Miyake Isao صوبائی ممبر پارلیمنٹ کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ Mr Miyake نے ناگویا آمد پر ہوٹل کے گیٹ پر حضور کا استقبال کیا اور ٹوکیو میں منعقد ہونے والے پروگرام میں بھی شریک ہوئے۔ صوبہ آئی چی کے گورنر Mr Oomura نے اپنے خوش آمدید کے پیغام میں کہا کہ:۔

”جماعت احمدیہ جاپانیوں کے ساتھ تعلقات کے فروغ کے لئے بہت کاوشیں کر رہی ہیں اسی طرح مشرقی جاپان میں آنے والے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت نے متاثرہ علاقہ میں جا کر جو خدمت کی ہے، میں اس پر ممنون ہوں اور اس بات کی خواہش کرتا ہوں کہ آئندہ بھی باہم کر معاشرہ کی تعمیر و ترقی کے لئے کوششیں جاری رکھیں“

اللہ تعالیٰ تمام عالمِ انسانی کو خلافت احمدیہ کے فیض سے مستفیض فرماتا چلا جائے اور اس کے ذریعے دنیا کو ہدایت کی طرف آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

جومخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے گا وہی برکت حاصل کرے گا

ہرانسان نے ایک دن اس دنیا کو چھوڑنا ہے لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب عہد کرتے ہیں تو عہدوں کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں

جو پہلے دن سے تھے آخر تک وہ رہے

انہوں نے ہرایک کوڈیوٹیاں سپرد کرکے ذمہ دار بنایا اوران سے ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیا اوریہی ایک اچھے ایڈمنسٹریٹر کی خوبی ہے جس پر باقیوں کو بھی عمل کرنا چاہئے۔

کامیابی......خلیفہ وقت کی دعائیں حاصل کرنے کے نتیجہ میں ملتی ہے

عہدیداروں کے لئے بھی سبق: (انہیں) استغفاراوردرود بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ عاجزی ہمیشہ قائم رہے اورخدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں عطافرماتارہے۔

ان کے جانے سے گو آسٹریلیا جماعت میں ایک خلا پیدا ہوا ہے لیکن الٰہی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ خود سنبھالتا ہے اوران خلاؤں کوخود پورا کرتا ہے۔ان جیسے سلطان نصیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطافرماتارہے جوخلافت کے باوفا بھی ہوں،جاں نثار بھی ہوں اوراپنے عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔

ایک انتہائی پیاری شخصیت،ایک خاص مقام رکھنے والے فدائی خادم سلسلہ،خلفائے وقت کے سلطان نصیر،خلافت کے لیے انتہائی غیرت رکھنے والے،باوفا،جان نثار، اطاعت گزار،خاموش طبع،دوسروں کی خوبیوں پرنظر رکھنے والے،باعمل،بےنفس اوراپنی تمام ترصلاحیتوں کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے والے بزرگ

محترم محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی وفات،ان کا ذکرخیر اورنماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25/اپریل 2014ء بمطابق 25 شہادت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پرشائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اس وقت میں ذکر کرنا چاہتا ہوں ایک انتہائی پیاری شخصیت کا جو اپنے انتہائی باوفا ہونے میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔فدائی خادمِ سلسلہ تھے۔دو دن پہلے ان کا انتقال ہوا۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ ہرانسان نے ایک دن اس دنیا کو چھوڑنا ہے لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔جب عہد کرتے ہیں تو عہدوں کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔خدمت دین کے ساتھ خدمت انسانیت کی بھی ہمہ وقت کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن کی ایک دنیا تعریف کرتی ہے اوراس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق جنت ایسے لوگوں پر واجب ہو جاتی ہے۔ یہ خادم سلسلہ خلفائے وقت کے سلطانِ نصیر اور خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے ہمارے پیارے بھائی مکرم محمود احمد شاہد صاحب تھے جن کو محمود بنگالی کے نام سے پاکستان میں بھی اکثر لوگ جانتے ہیں۔اس وقت یہ آسٹریلیا جماعت کے امیر تھے اور وہیں بدھ کے روز 23/اپریل کو ان کی وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مجھے ان کی وفات کے بعد ایک عزیز کا جو پہلا خط یا پیغام آیا انہوں نے یہ لکھا کہ خلافت کے فدائی ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بنائے۔ان کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ وہ نبض کی طرح چلتے تھے۔کبھی ان کے دل میں یہ انقباض پیدا نہیں ہوا کہ یہ حکم کیوں آیا اور اس طرح کیوں آیا۔اپنی مرضی کے خلاف بھی اگر کوئی بات ان کو کہی جاتی تو فوراً اس کی تعمیل ہوتی تھی۔ان کی بیماری اور وفات کی کچھ تفصیلات کا ذکر کرتا ہوں۔

22/اپریل کو مشن ہاؤس سڈنی میں نماز عصر کے لئے مسجد کی طرف نکلے لیکن تھوڑا سا چل کے واپس گھر لوٹ آئے کہ طبیعت خراب ہو رہی ہے۔اور گھر پہنچتے ہی شدید برین ہیمبرج کا حملہ ہوا۔شوگر اور بلڈ پریشر

کے مریض تو پہلے ہی تھے۔ ہسپتال لے گئے۔ وہاں وینٹی لیٹر پر ان کو رکھا گیا۔ ڈاکٹروں کا تو یہی خیال تھا کہ دماغ کے جس حصہ میں برین ہیمبرج ہے وہاں سے زندگی کی واپسی ممکن نہیں ہے لیکن بہرحال میں نے ان کو کہا کہ 24/گھنٹے کوشش کر لیں اس سے زیادہ نہیں۔24/گھنٹے کے بعد جب وہ مشین اتاری گئی تو دو منٹ بعد ہی آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

ان کا تعارف کچھ اس طرح ہے۔ محمود صاحب 18/نومبر 1948ء کو بنگلہ دیش کے ایک گاؤں چار دکھیہ ضلع چاند پور میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد مولانا ابوالخیر محمد محبّ اللہ اور والدہ کا نام زیب النساء تھا۔ ان کے والد ابوالخیر محمد محبّ اللہ صاحب نے 1943ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ ابتدائی نام ابوالخیر محمد تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 'محبّ اللہ' کے نام کا اضافہ فرمایا تھا۔ ان کے والد اپنے علاقے کے سب سے پہلے احمدی تھے اور بڑے پائے کے عالم تھے۔ تبلیغ کا بھی ان کو بڑا شوق تھا۔ اور انہوں نے تبلیغ کے ذریعہ سے اپنے والد خواجہ عبدالمنان صاحب یعنی محمود صاحب کے دادا کو احمدیت کے نور سے فیضیاب کیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کی بات ہے کہ اس زمانے میں یہ سہارن پور یو۔پی میں پڑھنے کے لئے گئے ہوئے تھے تو وہاں ان کو احمدیت کے بارے میں علم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب دہلی تشریف لے گئے تو ان کے دادا کو بھی حضور علیہ السلام سے ملنے کا شوق پیدا ہوا لیکن جہاں وہ زیر تعلیم تھے ان لوگوں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ بعد میں جب یہ احمدی ہوئے تو کہا کرتے تھے کہ لوگوں نے تو ہمیں اس نعمت سے محروم رکھنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہمیں عطا فرما دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر مکرم محمود احمد شاہد صاحب کے والد نے آپ کو وقف اولاد کے تحت 1954ء میں وقف کیا۔ محمود شاہد صاحب مرحوم نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی اور پھر 1962ء میں، ابھی بچے ہی تھے کہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1974ء میں انہوں نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی شادی 1977ء میں مولوی محمد صاحب مرحوم امیر جماعت بنگلہ دیش کی بیٹی ہاجرہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں اور جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔

محمود صاحب نے اپنی ابتدائی زندگی کی بعض باتیں اپنے داماد کو نوٹ کروائی تھیں کہ کیا واقعات تھے۔ کہتے ہیں کہ تعلیم کے دوران ایک مرتبہ جامعہ میں ہی فٹ بال کھیلتے ہوئے ان کے گھٹنے میں سخت چوٹیں آئیں۔ سخت بیمار ہو گئے اور مشرقی بنگال واپس چلے گئے۔ ربوہ کا موسم بھی اس زمانے میں سخت تھا۔ وہاں سہولیات بھی نہیں تھیں۔ پانی نمکین تھا۔ میٹھے پانی کی دستیابی نہیں تھی۔ اکثر ان کے پیٹ میں تکلیف رہتی تھی۔ والدین بھی دور تھے۔ چھوٹے تھے۔ چوٹیں بھی لگی ہوئی تھیں۔ آخر والدین کی یاد بھی آئی تو بنگلہ دیش واپس چلے گئے۔ اس زمانے میں مشرقی پاکستان ہوتا تھا۔ ربوہ واپس آنے کی ان کی کوئی کوشش نہیں تھی۔ کوئی خواہش نہیں تھی کہ دوبارہ جائیں لیکن کہتے ہیں کہ سید میر داؤد احمد صاحب جو اس زمانے میں پرنسپل تھے انہوں نے بار بار خط لکھے اور کوشش کی کہ دوبارہ جامعہ میں آ جائیں تو اس وجہ سے پھر ان کی واپسی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی دعاؤں کا بھی میری زندگی پر بڑا گہرا اثر تھا۔ ربوہ میں جب تھے تو انہوں نے والد صاحب کو لکھا کہ ربوہ کا موسم سخت ہے۔ پانی نہیں ہے۔ گرمی ہے۔ کھانے پینے کی بڑی تکلیف ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے جواب میں ان کے والد مکرم محبّ اللہ صاحب نے لکھا کہ مکہ میں بھی بڑے تکلیف دہ حالات تھے اور سورۃ ابراہیم کی آیت رَبَّنَا اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ......(ابراھیم:38) کے حوالے سے پھر انہوں نے نصیحت کی اور لکھا کہ اللہ کے خلیفہ نے جو شہر آباد کیا ہے اگر وہاں نہیں رہ سکتے تو والد کے ساتھ تعلق بے معنی ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد پھر میری زندگی میں بڑی گہری تبدیلی آئی۔

راولپنڈی سے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ خاموش اور سلیقہ مند کام کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔ ساری عمر نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ اپنے فرائض بجالاتے رہے۔ عین خدمت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے صدر خدام الاحمدیہ بنایا تھا اور اس کے بعد سے پھر ان کی انتظامی خوبیاں بھی سامنے آنے لگیں۔ مجیب الرحمٰن صاحب کہتے ہیں کہ ان کے والد محترم مولانا محبّ اللہ صاحب کی تعیناتی بنگال میں بطور مبلغ ہوئی۔ انہوں نے اپنی پہلی اولاد کو وقف کر دیا اور محمود احمد ابھی چھوٹے ہی تھے کہ انہیں ربوہ میں بھجوا دیا۔ اجنبی ماحول میں شروع شروع میں کافی اداس ہو جاتے تھے۔ مجیب الرحمٰن صاحب محمود صاحب کے ماموں ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کے والد کو اتنی تڑپ تھی کہ مجھے اکثر لکھتے تھے کہ محمود کو اداس نہ ہونے دینا تا کہ یہ پڑھ لکھ جائے۔ جامعہ سے فارغ ہو۔ یہ ابتدائی دنوں کی بات تھی مگر بہت جلد محمود صاحب پھر پورے دل و جان سے اپنی تعلیم میں مشغول ہو گئے اور ربوہ کے ماحول میں ربوہ کے پرانے رہنے والے جانتے ہیں کہ بڑے گھل مل گئے۔ میر داؤد احمد صاحب گرمیوں کی تعطیلات میں ان کو مجیب الرحمٰن صاحب کے پاس راولپنڈی بھیج دیا کرتے تھے۔

مجیب صاحب لکھتے ہیں اور بڑا صحیح لکھتے ہیں کہ عزیزم مرحوم کی طبیعت میں سادگی اور خلوص اس قدر تھا اور اتنے خوش اخلاق اور ملنسار تھے کہ غیر از جماعت ہمسائے کے بچے اور خواتین بھی ان سے مانوس ہو جایا کرتے تھے اور ہمیشہ ان کو یاد کرتے تھے۔ محمود احمد صاحب کا اپنے بھائیوں سے بہت شفقت کا تعلق تھا۔ اپنے غریب رشتہ داروں کی خاموشی سے مدد کرتے رہتے تھے۔ بنگلہ دیش کی جماعت میں کچھ رقم ان کی امانت میں رکھی رہتی تھی جس سے وہ اپنی والدہ کی مستقل خدمت کرتے رہتے تھے۔ سب ان کے عزیز رشتہ دار بھی یہی کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ بڑا پیار کا تعلق تھا۔

جب یہ صدر بنے، (یہ بھی انہوں نے اپنے داماد کو خود نوٹ کروایا،) تو کہتے ہیں 1979ء میں خدام الاحمدیہ کی شوریٰ میں صدر کا انتخاب ہوا۔ ووٹ کے لحاظ سے وہ پانچویں پوزیشن میں تھے۔ انتخاب کے بعد نماز فجر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا کے فرمایا کہ کثرت سے استغفار کرو اور درود پڑھو۔ اور اگلے روز یا اس دن شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کی بطور صدر منظوری عطا فرمائی۔ پانچویں نمبر پر تھے ووٹوں کے لحاظ سے۔ ان کے جامعہ کے ساتھی انعام الحق کوثر صاحب جو آجکل امریکہ میں مبلغ سلسلہ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جامعہ کے ناصر ہوسٹل میں آپ سے دوستی ہوئی۔ آپ ہوسٹل کے زعیم تھے اور انعام صاحب معتمد تھے۔ کہتے ہیں کہ میس (کمیٹی) کے ممبر اور پھر صدر بنے۔ جامعہ میں نائب رئیس الجامعہ منتخب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں صدر منتخب کیا اور اس کا اعلان ہوا تو انعام صاحب کہتے ہیں کہ میں محمود صاحب کے پاس ہی کھڑا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر ان کو گلے ملنا چاہا۔ کہنے لگے پرے ہٹو۔ اور اپنی مخصوص زبان جس میں بنگالی اردو بھی ملی ہوئی تھی، پوچھنے لگے کیا میرا نام کا اعلان ہوا ہے تو میں نے کہا ہاں۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔ خوشی کی بجائے صدمے کی حالت تھی۔ مگر پھر جلد سنبھل گئے اور کہتے ہیں پھر میں نے ان کو گلے لگایا۔

خالد سیف اللہ صاحب جو ان کے بعد اب اس وقت قائمقام امیر جماعت آسٹریلیا ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر محمود بنگالی صاحب نے یہی صدر بننے کا قصہ خود انہیں بتایا کہ 1979ء میں جب انٹرنیشنل صدر خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوا تو آپ ووٹوں کی گنتی کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت شفقت فرماتے تھے۔ حضور نے آپ کو بلا کر فرمایا کہ آج شام تک کثرت سے استغفار کرو۔ کہتے ہیں کہ میں بہت ڈرا کہ پتا نہیں مجھ سے کیا غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچویں نمبر پر ہونے کے باوجود صدر مقرر فرما دیا تو مجھے سمجھ آئی کہ حضور اس طریق سے مجھے عاجزی کی طرف متوجہ فرما رہے تھے۔ یہ ان سب عہدے داروں کے لئے بھی سبق ہے جو جب منتخب ہوتے ہیں تو استغفار اور درود بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ عاجزی ہمیشہ قائم رہے اور خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں عطا فرماتا رہے۔

محمود مجیب صاحب انجینئر جو ہیں وہ بھی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ محمود بنگالی صاحب بڑے ہی فدائی اور خلافت کے شیدائی احمدی تھے۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے غالباً (ان کو سن تو یاد نہیں۔ غالباً لکھا ہوا ہے اور شاید ٹھیک ہی لکھا ہوا ہے کہ) 80ء یا 81ء میں سارے صدران شمار کروائے جو 1960ء سے اس وقت تک پہلے گزر چکے تھے اور اس کے بعد پھر محمود بنگالی صاحب کی تعریف فرمائی کہ اطاعت میں اور دعائیں لینے میں یہ سب سے آگے نکل گئے ہیں۔ اور پھر وہاں خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے ان کو پانچویں نمبر سے اٹھا کے جو صدر بنایا تھا تو جماعت کو ایک سبق دینا چاہتا تھا کہ خلافت کا جو انتخاب ہے وہی بہتر ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے دَور میں انہوں نے ان سے کافی کتابیں لکھوائیں۔

1981ء کا یہ واقعہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جو اپنے الفاظ ہیں جس میں آپ نے ان کو، ان کی خدمات کو سراہا۔ فرمایا کہ ”برکت اسی کو ملے جو مخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے کیونکہ ساری برکتیں اسی نظام سے وابستہ ہیں۔ اس کے سوا کوئی بات اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا مرتبہ حاصل نہیں کر سکتی“۔

پھر فرمایا کہ ”پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے صدر کا جو انتخاب ہوا اس میں ووٹوں کے لحاظ سے محمود احمد صاحب پانچویں نمبر پر تھے اور میں یہ سبق جماعت کو دینا چاہتا تھا کہ جن چار کو ووٹ زیادہ ملے ان کے کام

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

میں برکت ان کے ووٹوں کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ جو مخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے گا وہی برکت حاصل کرے گا۔ چنانچہ پانچویں نمبر پر جو محمود احمد بنگالی صاحب تھے ان کو میں نے صدر منتخب کر دیا۔ بڑے مخلص آدمی ہیں۔ اللہ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ بڑا کام کیا۔ دعائیں لیں۔" اور پھر حضور نے 1960ء سے لے کر اس وقت تک کے جو مختلف صدران مجالس خدام الاحمدیہ تھے۔ ان کے زمانوں میں اجتماعات میں مجالس کی نمائندگی کے گراف کا ذکر کرنے اور اس میں ایک مرحلے پر درمیان میں تنزل کے علاوہ تدریجی ترقی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرمایا کہ "میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کامیابی ووٹ لینے والوں کو نہیں خلیفہ وقت کی دعائیں حاصل کرنے کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ پچھلی دفعہ پانچویں نمبر پر ووٹ لینے والے صاحب کو صدر بنایا گیا تھا۔ ان کے پہلے سال 771 مجالس حاضر تھیں اور دوسرے سال یعنی اس سال 818 مجالس (اس وقت کی جو رپورٹ ہے اس میں حاضر ہیں۔" (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 571 تا 573)

محمود بنگالی صاحب جو تھے وہ اپنے دور صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ اس زمانے میں تمام دنیا میں مرکز کے تحت ایک صدر ہوتا تھا۔ باقی دنیا کے صدران نہیں تھے بلکہ قائدین کہلاتے تھے اور ان کے دور میں یہ اختتام ہوا۔ یہ آخری صدر تھے جو خدام الاحمدیہ کے بین الاقوامی صدر تھے۔ تو بہرحال جب یہ دور ختم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انہوں نے ایک بڑا عاجزانہ خط بھیجا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جواب دیا کہ آپ نے خط میں خواہ مخواہ شرمندگی کا اظہار کیا ہے۔ شرمندگی کی کیا بات ہے۔ آپ نے تو ماشاء اللہ بہت اچھا دور نبھایا ہے۔ بڑے مشکل حالات میں بڑی عمدگی، حکمت اور بہادری کے ساتھ کام کیا ہے۔ اللہ مبارک کرے۔ اسی لئے تو آپ کو انصار اللہ میں جانے کے باوجود خدمت کا موقع ملا۔ (ان کو ایک سال کی extention دی گئی تھی۔) اگر آپ نااہل ہوتے تو ہرگز ایسا نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو ہمیشہ سلسلے کا بے لوث خادم بنائے رکھے اور بہترین خدمات کی توفیق پاتے رہیں (مکتوب 15 نومبر 1989ء)۔ آپ نے اسیران کی بھلائی اور بہبود کے حوالے سے بہت کام کیا اور اس حوالے سے رپورٹس باقاعدہ جاتی رہیں۔ ان رپورٹس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ ارشاد بھی تھا کہ "آپ کی رپورٹ بابت بہبودی اسیران موصول ہوئی۔ آپ ماشاء اللہ بڑی حکمت اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے" اور واقعی انہوں نے اس زمانے میں اسیران کی بڑی خدمت کی۔ اور پھر ایک جگہ ایک رپورٹ پر لکھا: "خدمت اسیران میں آپ کی مساعی سے بڑی خوشی ہوئی ہے"۔ 84ء کا جو قانون تھا یہ اس کا ابتدائی دور تھا اور سینکڑوں کی تعداد میں اسیران کلمہ کی وجہ سے جیل میں جا رہے تھے۔ اس زمانے میں خدام الاحمدیہ اور صدر خدام الاحمدیہ نے کافی کام کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ "خدمت اسیران میں آپ کی مساعی سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح سے جس طرح کہ میرا منشا تھا"۔ (مکتوب 12 مئی 1988ء)

خدام الاحمدیہ میں آپ کی نمایاں خدمات یہ ہیں کہ آپ کے دور میں خدام الاحمدیہ نے کئی شعبوں میں نمایاں طور پر آگے قدم بڑھایا۔ آپ نے اسیروں کی بھلائی اور بہبودی کے لئے اسیران ٹرسٹ قائم کیا جس کے تحت ان کی ضروریات پوری کرنے اور ان کے دکھوں کا مداوا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک ایمبولینس مخلوق خدا کی خدمت کے لئے چلائی گئی۔ بیوت الحمد سوسائٹی کے آغاز پر مجلس خدام الاحمدیہ نے بھاری عطیہ پیش کیا جس کے روح رواں مکرم محمود احمد صاحب ہی تھے۔ پھر خدام احمدیہ کے کارکنان کے لئے کوارٹرز تعمیر کرنے کی خاطر زمین خریدی جس میں آپ نے ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا۔ پھر تراجم قرآن فنڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گراں قدر عطیہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔ آپ نے پاکستان سے باہر خدام الاحمدیہ کی تنظیمی ترقی کے لئے کئی ممالک کا دورہ فرمایا اور ان میں سب سے تفصیلی دورہ 11 جون سے 11 اکتوبر 1987ء کا سہ براعظمی دورہ تھا جس میں آپ نے یورپ امریکہ اور مغربی افریقہ کے گیارہ ممالک ہالینڈ، بیلجیم، جرمنی، برطانیہ، امریکہ، گیمبیا، سینیگال، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور گھانا وغیرہ مختلف جگہوں پر سفر کیا۔ کسی صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا ان ممالک کا یہ پہلا دورہ تھا۔ 1989ء میں آپ نے انڈونیشیا، ملائیشیا اور سنگاپور کا دورہ کیا۔ آپ ہی کے دور میں خدام الاحمدیہ کے گیسٹ ہاؤس کی بالائی منزل تعمیر ہوئی۔ پھر خدام الاحمدیہ کا محمود ہال جو ایوان محمود کہلاتا ہے اس کو ایک دفعہ آگ لگ گئی تھی تو بغیر کسی مالی تحریک کے پھر اس کی مرمت اور ساری رینوویشن وغیرہ کروائی۔ آپ کے دور میں خدام الاحمدیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے انتخاب کے موقع پر، خلافت رابعہ کے انتخاب کے موقع پر خدمات کی توفیق ملی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے ہجرت کے وقت کے نازک حالات میں بھی خدام الاحمدیہ نے خدمت کی توفیق پائی۔ ڈیوٹیاں دیں، ساتھ بھی گئے۔ آپ کے دور کو خدا تعالیٰ نے کئی تاریخی اعزازات بھی عطا فرمائے۔ ہجری کیلنڈر کے لحاظ سے چودھویں اور پندرھویں دونوں صدیوں میں اور اسی طرح جماعت کی پہلی اور دوسری دونوں صدیوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے عہد میں ہی خدام الاحمدیہ اپنے پچاس سال پورے کرکے اکاونویں (51) سال میں داخل ہوئی۔ سلطان مبشر صاحب جو تاریخ خدام الاحمدیہ لکھ رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ

محمود صاحب کہا کرتے تھے کہ جب مجھے صدر خدام الاحمدیہ بنے دو تین روز ہوئے تو میں بہت گھبرایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قدموں میں بیٹھ کر بہت رویا اور اپنے مخصوص لہجے میں میں نے کہا۔ مذکر مؤنث کا تو ان کو خیال نہیں رہتا تھا کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا۔ اس پر حضور نے شفقت سے فرمایا کہ خلیفہ وقت جب فیصلہ کر لیتا ہے اور دعا کر کے فیصلہ کیا ہے تو بدلتا نہیں۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ جب مشکل ہو میرے پاس آ جانا۔ اور کہتے تھے کہ پھر میں نے خلفاء کی دعاؤں کو ہمیشہ اپنے سر پر ہی دیکھا۔ خدام سے براہ راست تعلق تھا۔ کہتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ دفتر میں کم سے کم بیٹھنا اور خدام سے براہ راست تعلق رکھنا۔ محمود صاحب عموماً دفتر میں بیٹھنے کے بجائے شام کو باہر کرسی پر بیٹھ جایا کرتے تھے، خدام الاحمدیہ کا کیونکہ باقاعدہ دفتر ہے اور سارا احاطہ ہی خدام الاحمدیہ کا ہے اس لئے وہاں خدام کا ہی آنا جانا ہوتا تھا تو وہاں بیٹھ جاتے تھے اور ایوان محمود میں آنے جانے والوں سے براہ راست رابطہ رکھتے، حال احوال پوچھتے، خدام سے بے تکلف ہوتے، نتیجۃً خدام سے یگانگت کا ماحول پیدا ہوجاتا۔ ہر ایک کے غم میں برابر کے شریک ہوتے۔

ڈاکٹر مبشر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہم دفتر میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ بہت دیر ہوگئی تو محمود صاحب کہنے لگے کہ کچھ کھانے کو ہو تو لاؤ۔ کہتے ہیں میں گیسٹ ہاؤس گیا۔ جو کھانا دارالضیافت سے معاونین کے لئے آیا تھا وہ ختم ہو چکا تھا۔ چند بچے کھچے ٹکڑے تھے۔ میں خالی ہاتھ واپس آیا اور بتایا کہ کچھ نہیں ہے۔ صرف چند ٹکڑے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ بھی تبرک ہیں وہی لے آؤ۔ چنانچہ وہی ٹکڑے انہوں نے کھائے۔ کسی منتظم کو یا گیسٹ ہاؤس کے خادم کو نہ کوئی ہدایت دی نہ ہی کچھ باز پرس کی کہ میرے لئے کوئی کھانا وغیرہ کیوں نہیں رکھا۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ رات کا وقت ہے، ان کو شوگر اس وقت ہوگئی ہوئی تھی، اور شوگر کے مریض کو تو بعض دفعہ بھوک بھی لگ جاتی ہے۔ لیکن کوئی اظہار نہیں کیا۔ اسی طرح معتمد صاحب کا اور دوسرے کارکنوں کا گھر بھی خدام الاحمدیہ کے احاطے میں تھا مگر انہیں بھی زحمت نہیں دی۔

پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ تاریخ خدام الاحمدیہ لکھنے پر انہوں نے ہی مامور کیا اور بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کی زبان میں بنگالی لہجہ تھا تحریر میں بھی آ جاتا تھا۔ عموماً اپنے خطوط مجھ سے لکھواتے۔ 2010ء میں جب وہ جلسہ لندن پر تشریف لائے تو کچھ خطوط اور رپورٹس خاکسار سے لکھوائیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی یہاں آئے ہوئے تھے۔

ان کا جو بنگالی لہجہ تھا اس میں الفاظ کی ادائیگی کی وجہ سے بعض دفعہ سمجھنے میں دشواری ہوتی تو کہتے ہیں کہ مذاق سے کہہ بھی دیا کرتا تھا لیکن کبھی انہوں نے مذاق کو برا نہیں منایا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر جو بات خاکسار نے یعنی ڈاکٹر صاحب نے ان سے سیکھی، وہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو کمال تک پہنچا دینا تھا۔ وہ خلفاء کے معتمد تھے۔ اگر کبھی خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں باز پرس ہوتی تو قول سدید سے کام لیتے۔ کبھی اس لئے ہمت نہ چھوڑتے کہ حضور کی طرف سے ناراضگی کیوں ہوئی ہے بلکہ ہمیشہ اصلاح پر مامور رہتے اور آئندہ کے لئے خلفاء سے رہنمائی چاہتے۔ دعا کرتے اور دعاؤں کے لئے کہتے۔

فیروز عالم صاحب بھی یہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان سے گہری وابستگی تھی۔ 1982ء میں جب میں جامعہ گیا تو اس وقت میں تجربہ سے عاری ایک نواحمدی تھا اور اپنی اہم مصروفیت کے باوجود کہتے ہیں کہ مجھ پر نظر شفقت رکھتے۔ عید اور دوسرے مواقع پر گھر بلاتے، تحفے دیتے۔ غریب الوطنی میں جو کمیاں ہوتیں انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے۔ اسی طرح عبدالاوّل صاحب نے بھی انہی خصوصیات کا ذکر کیا ہے اور سب سے بڑی خصوصیت یہی کہ خلافت کے بہت ہی قریبی تھے اور قربان تھے۔ خاموش طبع تھے۔ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھنے والے باعمل بزرگ تھے۔ بار ہا مجھ جیسے بچے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ کہتے ہیں جب میں میٹرک کرکے جامعہ گیا تو اس وقت سولہ سال کا تھا اور وہاں میں نے دیکھا کہ آپ دور بیٹھے بھی اپنے وطن کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے اور قیمتی دعاؤں اور مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔

گزشتہ سال میں نے ان کو بنگلہ دیش ایک جلسہ پہ نمائندے کے طور پر بھجوایا تھا تو کہتے ہیں وہاں بھی بڑے خوش تھے اور بار بار ہماری حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خالدسیف اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ امیر صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب ہم پڑھنے کے لئے ربوہ آئے تو میرے ساتھ اور بھی لڑکے تھے۔ ہم حضرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کے لئے گئے تو حضور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ ہم پاس ہی زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور ہمیں وقف کی اہمیت اور قربانی کے بارے میں بتا رہے تھے اور حضور نے اپنا ایک ہاتھ میرے اوپر رکھا ہوا تھا کیونکہ میں سب سے زیادہ حضور کے قریب تھا۔ اللہ کی حکمت کہ باقی اکثر لڑکے جو باہر سے آئے ہوئے تھے آب و ہوا اور غذا وغیرہ کی سختی برداشت نہ کرسکے اور واپس گھروں کو چلے گئے۔ میں نے اپنی تعلیم اور وقف خدا کے فضل سے پورا کیا جو حضرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لَمس کی برکت تھی۔

پھر خالدسیف اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ امیر صاحب مرحوم ایک ذہین انسان تھے۔ تعلق بنانے اور نبھانے کا فن خوب جانتے تھے اور اسے جماعت کے مفاد میں استعمال کرتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں امیگریشن کا عمل پاکستانی احمدیوں کے لئے آسان ہوگیا اور آسٹریلیا کی جماعت جو آپ کے آسٹریلیا آنے پر صرف چندسو تھی اب ہزاروں میں ہوچکی ہے اور ترقی کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق احمدیوں کو آسٹریلیا کے سبھی بڑے شہروں میں بسایا گیا۔ چنانچہ اب ہرسٹیٹ کے کیپیٹل میں مضبوط جماعت قائم ہے اور وسیع و عریض خوبصورت مساجد اور مشن ہاؤسز قائم ہیں۔

سڈنی میں بھی مسجد بیت الھدیٰ کے علاوہ خلافت سینٹینری ہال اور مشن ہاؤس بھی ہے اور ایک گیسٹ ہاؤس ابھی تعمیر کیا جارہا ہے۔ اسی طرح برسبین (Brisbane) میں مسجد بنی۔ میلبرن (Melbourne) میں مسجد بنی۔ ایڈیلیڈ (Adelaide) میں مسجد محمود ہے۔ کینبرا (Canberra) میں مسجد کے لئے قطعہ زمین کے لئے کوشش ہورہی تھی جلد مل جائے گا۔ آسٹریلیا کی جماعت میں، ان کی ترقی میں انہوں نے ماشاء اللہ خوب حصہ لیا ہے۔

آسٹریلیا کے نیشنل سیکرٹری تربیت عمران احسن صاحب جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ امیر صاحب 1991ء سے آسٹریلیا میں مشنری انچارج اور امیر جماعت کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ کے دور میں بہت بڑے پراجیکٹس تکمیل کو پہنچے جبکہ جماعت ابھی بھی بہت تھوڑی تعداد میں ہے۔

2006ء کے دورے کے بعد انہوں نے وہاں دو تین نئی مساجد اور سینٹینری ہال تعمیر کروایا۔ مسجد بیت السلام ملبرن جو ہے اس میں بڑا حصہ ہے وہ ہال ہے جس میں دو ہزار سے زائد نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح باقی مساجد بھی کافی وسیع ہیں۔ پھر آپ کے دور میں وفاقی حکومت آسٹریلیا کی دونوں سیاسی جماعتوں سے امیگریشن کے معاملات میں بہت اچھے روابط قائم ہوئے اور اسی طرح اور سہولتیں انہوں نے حکومت سے حاصل کیں۔ آسٹریلیا میں ذیلی تنظیموں کی تشکیل مرکزی خطوط پر کی۔ مختلف ممالک کے باشندوں کے مابین بھائی چارے کی فضا قائم کرنے میں آپ کی تربیت کا بہت ہاتھ ہے۔ آسٹریلیا میں صرف پاکستانی نہیں ہیں بلکہ وہاں پہ فجین بھی بہت سارے آئے ہوئے ہیں، آسٹریلین بھی ہیں اور افریقن بھی۔ انہوں نے ان سب میں بھائی چارے کی بہت فضا قائم کی اور ہر ایک کو ڈیوٹیاں سپرد کرکے ذمہ دار بنایا اور ان سے ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیا اور یہی ایک اچھے ایڈمنسٹریٹر کی خوبی ہے جس پر باقیوں کو بھی عمل کرنا چاہئے۔ ابھی پچھلے دنوں میں ان کا جلسہ ہوا ہے انہوں نے اس کی صدارت کی اور خدا تعالیٰ کی ذات کے شکر کے مضمون پر خطاب کیا۔ اس وقت تو بڑے صحت مند تھے۔ کسی کو خیال بھی نہیں تھا۔ بڑے (صحت مند) تو نہیں، مطلب یہ کہ بیماری کے لحاظ سے ان کی صحت دوبارہ بحال ہورہی تھی اور کافی حد تک بحال ہوچکی تھی کہ پھر اچانک یہ سٹروک (stroke) ہوا۔

پھر وکٹوریہ جماعت کے صدر جاوید صاحب ہیں وہ اپنے ایک تفصیلی خط میں لکھتے ہیں کہ امیر صاحب کی معاملہ فہمی، چھوٹی چھوٹی بات میں رہنمائی، تدبر، بصیرت اور دور اندیشی کے واقعات ہر شخص کی زبان پر عام ہیں۔ امیر صاحب کے پاس پرانی سی گاڑی تھی مجلس عاملہ کے بار بار اصرار اور کہتے ہیں میری ذاتی درخواست پر بھی اچھی گاڑی نہیں لی اور ہمیشہ دوسرے مربیان کو اچھی گاڑیاں لے کر دیں۔ اپنی کوئی فکر نہیں تھی۔ اسی طرح ان کی بیٹی نے لکھا ہے کہ کپڑوں وغیرہ کو لے کر ہم آتے تھے تو ان کو زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ یہی تھا کہ جو آرام دہ کپڑا ہے وہ پہنوں۔ زیادہ fuss کرنے کی ضرورت نہیں۔ جماعتی اخراجات پر بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ یادداشت بہت اچھی تھی۔ احباب جماعت کو ان کے ناموں سے یاد کرتے اور ان کی خوبیوں کو استعمال میں لانے کا خداداد ملکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہوا تھا۔

مجلس عاملہ میں اور شوریٰ کے اجلاس میں خلیفہ وقت کے حوالے دے کر بات سمجھایا کرتے تھے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک صاحب جنہوں نے یہاں جو کرکٹ ٹورنامنٹ ہوتا ہے اس میں آنا تھا لیکن ایک طوفان کی وجہ سے فلائٹ لیٹ ہوگئی یا کینسل ہوگئی اور وہ ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہوسکے تو امیر صاحب نے انہیں سمجھایا کہ پھر بھی ضرور جائیں۔ اگر ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہوسکتے تو کوئی بات نہیں۔ اصل مقصد تو خلیفہ وقت سے ملاقات ہے اگر وہ ہوجائے تو تم سمجھو کہ تمہارا ٹورنامنٹ کا مقصد پورا ہوگیا۔ اب دورے پر جب میں گیا ہوں تو ان دنوں میں ایک بیماری کی وجہ سے کافی شدید بیمار تھے اور ساتھ میلبرن نہیں جاسکے لیکن فون پر ہر تھوڑے تھوڑے وقفے سے فون کرکے تمام انتظامات کا جائزہ لیتے رہے۔

کہتے ہیں کہ امیر صاحب اپنے خطابات میں خدام، انصار اور لجنات کو حقوق کی ادائیگی کی تلقین کیا کرتے تھے جس کا خوشگوار اثر ان کی زندگیوں میں دیکھنے میں آتا رہا۔ غیر ممالک سے آئے طلباء کا خاص خیال کرتے۔ شہداء کی فیملیز کے متعلق ہر دوسرے کام پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ فیملیز کے معاملات کو ہر دوسرے کام پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ تعزیری کارروائی کی کبھی شکایت کرنی پڑتی اور یہاں سے تعزیر ہوتی تو فرمایا کرتے تھے کہ اس سے میرا دل کٹ جاتا ہے اور معافی کے معاملے میں بہت جلدی کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے لئے امیر صاحب کی شخصیت ایک ایسی اینٹ کی حیثیت رکھتی ہے جس نے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تعمیر و تنظیم میں بنیاد کا کام کیا ہے۔

ڈاکٹر سید حسن احمد کہتے ہیں کہ پیار کا ایک سمندر تھا جو میں نے آپ میں دیکھا اور محسوس کیا۔ ہر احمدی چاہے چھوٹا ہو یا بڑا آپ کے گھر بلا تکلف چلا جاتا اور معمولی نوعیت کی باتیں ان سے بیان کرتا۔ نوجوانوں کو خاص طور پر کام سپرد کرتے۔ گویا ان کو لیڈر بننے کی ٹریننگ دے رہے ہیں۔ ہر وقت جماعت افراد جماعت کے درد میں گھلتے رہتے تھے۔

میلبرن سے ایک اسامہ احمد صاحب کہتے ہیں کہ مولانا محمود احمد صاحب کا وجود ہم آسٹریلیا کے احمدیوں کے لئے ایک شفیق باپ کی طرح تھا۔ آپ آسٹریلیا کے تمام احمدیوں سے یکساں اور بلا امتیاز پیار اور شفقت اور محبت کا سلوک فرماتے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے کو اپنے حسن سلوک، اعلیٰ اخلاق اور نمونے سے اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ آپ ہر موقع پر سڈنی آنے والے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے۔ ہر جلسے اور اجتماع کے موقع پر اپنے گھر سے باہر تشریف لاکر مہمانوں کا خود استقبال کرتے اور گلے لگاتے۔ ہم ہمیشہ امیر صاحب کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھتے اور اس محبت اور سلوک سے سفر کی تھکان دور ہوجاتی۔

بعض لوگوں نے ان کو بعض تکلیفیں بھی دیں لیکن جب تحقیق کی گئی تو باوجود لوگوں کی بدظنیوں کے کبھی براہ راست ان کا قصور نہیں نکلا۔ ایک دو کیس ایسے تھے جن میں ان پر بدظنیاں کی گئیں اور شکایتیں کرنے والوں کا ہی اصل میں قصور ہوتا تھا۔

ایک خاتون طاہرہ اطہر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ چند دن پہلے جلسہ سالانہ آسٹریلیا ختم ہوا ہے۔ مسجد میں رہائش پذیر مہمانوں کی مہمان نوازی کی خاص تاکید کرتے رہے کہ جلسے پر آنے والوں کا خیال رکھا جائے۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے بڑی تاکید کی۔

ہمارے ہاں پریس کے انچارج عابد وحید ہیں جو میرے ساتھ دورے پر بھی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ گزشتہ دورہ آسٹریلیا کے دوران محترم محمود بنگالی صاحب کو قریب سے دیکھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ باوجودیکہ تمام دورے کے دوران ان کی طبیعت ناساز تھی۔ چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتے اور بھرپور توجہ دیتے۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ رات کے کھانے میں ہمیں دوسرے روز بھی ایک ہی سبزی پیش کی گئی۔ گو کہ ہمیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا لیکن بنگالی صاحب نے اس بات کو نوٹ کیا اور بیماری کے باوجود خود کچن میں جاکر ضیافت والوں سے وجہ معلوم کی کہ یہاں کوئی اور سبزی نہیں ملتی جو ایک ہی چیز کھلائی جارہی ہو۔ اس طرح مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کی طبیعت میں عاجزی بہت تھی۔ یہ عابد کہتے ہیں کہ اپنے علم و تجربے کے باوجود مجھ سے پریس اور میڈیا کے امور کے متعلق مشورہ لینے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ نظام جماعت کی عزت کرتے اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

زرتشت منیر صاحب امیر ناروے کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ صدر خدام الاحمدیہ تھے۔ خاکسار کو کراچی

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

میں بطور قائد ضلع خدمت کی توفیق ملی۔ انتہائی پرآشوب دور میں آپ نہایت کامیاب صدر تھے۔ یہ چوراسی پچاسی چھیاسی کا دور تھا جب حالات بہت خراب ہو گئے تو سندھ اور بلوچستان کو جماعتی اور تنظیمی سطح پر جماعت کراچی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ سندھ میں کسی جگہ بھی شہادت ہوتی تو محمود صاحب یا ان کا نمائندہ کراچی جماعت کے نمائندے سے قبل پہنچ جاتے۔ مشکل حالات میں محمود صاحب بہت دلیری، دانشمندی کے ساتھ بڑے مشکل امور کو بڑی محنت کے ساتھ سرانجام دیتے۔ خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا اور اس کی بڑی غیرت رکھتے تھے۔ حفاظت کے سلسلے میں معمولی کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ جب ہم ربوہ اجتماعات اور جلسوں پر جاتے تو آپ بہت ہی پیار و محبت کا سلوک فرماتے۔

ملک اکرم صاحب جو یہاں مربی ہیں یہ کہتے ہیں کہ جامعہ میں طالب علمی کے دور میں خاکسار نے ان کے ہمراہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت راولپنڈی کی مجلس کا دورہ کیا۔ انہوں نے ہر مجلس میں مختلف تقریر کی۔ آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت کے کلمات پورے حوالوں کے ساتھ زبانی یاد کئے ہوئے تھے اور راولپنڈی کے ایک سینئر عہدے دار نے ایک جلسے کے بعد کہا تھا کہ زندگی میں یہ بچہ اعزاز پائے گا حالانکہ اس وقت محترم محمود صاحب جامعہ کے تیسرے چوتھے سال کے طالبعلم تھے۔ اکرم صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کو آپ کی صدارت خدام الاحمدیہ کے دور میں ان کی عاملہ میں پانچ سال تک خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت باریک بین، زیرک، معاملہ فہم انسان تھے۔ انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نہایت شفیق اور محبت کرنے والی ہستی تھی۔ خود بھی محنتی تھے اور عاملہ سے بھی محنت کی توقع رکھتے تھے۔ نہایت دلیر تھے۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک شریر فطرت افسر ربوہ پر مسلط کر دیا گیا تو اس نے بعض نامناسب روکیں پیدا کر دیں۔ محمود صاحب بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ اس کے دفتر گئے اور ایسے رعب اور دبدبے سے بات کی کہ خوف سے اس نے ان رکاوٹوں کو دور کر دیا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ کام کے دوران کبھی بھی انہیں جماعتی کار اپنے ذاتی کام یا فیملی کے لئے استعمال کرتے نہیں دیکھا۔ ربوہ میں بالعموم پیدل یا سائیکل پر تقریبات میں شرکت کرتے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ غیر احمدی لوگوں سے احمدی نوجوان بہتر ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد نہیں تھا کہ دوسروں کے ساتھ اپنی نسبت تلاش کرتے پھرو یا ان سے مقابلہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ ہر احمدی کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں اور اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔

بنگلہ دیش کے ظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بنگلہ دیش میں ان کے قیام کے دوران ان کی خدمت کی توفیق پائی، جب یہ گزشتہ سال گئے ہوئے تھے۔ محمود احمد صاحب بہت ہی سادہ طبیعت کے اور ملنسار انسان تھے۔ نمازوں کے لئے بروقت مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ بیماری کے باوجود باقاعدگی سے تہجد پڑھتے تھے۔ مہمان خانے میں ان کے قیام کے دوران ان کی ہدایت تھی کہ جو بھی ملنا چاہیں انہیں روکنا نہیں۔ ذاتی خرچ پر ان کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ ہر ایک کا خیال رکھتے تھے۔ مریضوں کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اس طرح کی خصوصیات تو بہت ساروں نے لکھی ہیں کہ جو پہلے دن سے تھے آخر تک وہ رہے۔

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن لکھتے ہیں کہ نہایت مخلص، دیندار، خاکسار اور بے ریا انسان تھے۔ کہتے ہیں 2004ء میں مجھے ایک ماہ کے لئے آسٹریلیا جانے کا موقع ملا تو اس دوران ان کی بے شمار خوبیوں سے آگاہی ہوئی۔ سرفہرست ان کی خلافت سے محبت اور اطاعت تھی۔ صبح کی سیر میں اکثر اس موضوع پر بات ہوتی۔ جماعت کی ترقی اور جماعتی کاموں میں شمولیت اور وابستگی پر بات ہوتی۔ اس بات کا بڑے درد سے ذکر کرتے کہ ابھی بہت کمزوریاں ہیں۔ دوروں پر جاتے ہوئے مجھے ہر جماعت کے حوالے سے بتا دیتے کہ انہیں کن کن امور کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

خالد احمد صاحب جو ہمارے رشین ڈیسک کے انچارج ہیں۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ آپ سے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد محمود صاحب کی محبت نہایت درجہ عقیدت میں تبدیل ہوگئی اور ذکر سے ہی چہرے پر انکساری اور عاجزی اور خلوص پھوٹ جاتا تھا۔ پھر یہ کہتے ہیں اور واقعی یہ صحیح کہتے ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ فی زمانہ آپ کے مقام و مرتبہ کے مخلص، عاجز، متقی، درویش صفت، ہمدرد، خلافت کے فدائی بہت کم ہوں گے۔

ایک عزیز نے لکھا کہ وہ امیر صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آسٹریلیا کے ہی کسی فرد جماعت کا فون آیا جو اپنی بات منوانا چاہتا تھا اور اس میں کچھ سختی کے الفاظ بھی استعمال کر رہا تھا کہ میں ٹھیک ہوں۔ محمود صاحب نے اسے سمجھایا تو وہ اور زیادہ غصہ میں آ گیا کہ میں پھر خلیفہ وقت کو آپ کی رپورٹ کروں گا۔ خیر جب بات ختم ہوئی تو بڑے افسوس سے کہنے لگے کہ یہ لوگ غلطیاں خود کرتے ہیں اور پھر خلیفہ وقت کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

یہ تو جیسا کہ میں نے کہا کئی لوگوں نے کہا ہے کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ غلطی کی وجہ سے خلیفہ وقت سے کیا سرزنش ہوگی۔ جو حق تھا تمام معاملہ انصاف کے ساتھ پیش کر دیا کرتے تھے۔ نوجوانوں کو سمجھاتے رہتے تھے کہ ہم تو مہرے ہیں۔ یہ خدا کی جماعت ہے خود معاملات سنبھالتا چلا جا رہا ہے۔ اگر تمہیں موقع مل رہا ہے تو موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔

ان کی جو جماعتی خدمات ہیں وہ زعامت ناصر ہوسٹل سے انہوں نے شروع کی تھیں۔ پھر 77ء سے 79ء تک مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ رہے۔ پھر سالانہ اجتماع 79ء کے موقع پر آپ کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اعلیٰ ذمہ داری تفویض ہوئی۔ 80-1979ء سے اٹھاسی انانوے تک تقریباً دس سال صدر خدام الاحمدیہ رہے۔ خدام الاحمدیہ کے آخری صدر تھے جو بین الاقوامی تھے جیسا کہ میں نے بتایا۔ پھر اس کے بعد سے علیحدہ علیحدہ تنظیمیں ہوگئیں۔ شعبہ اصلاح وارشاد میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت رابعہ میں جب مرکزی شعبہ سمعی بصری کا قیام عمل میں آیا تو نومبر 1983ء میں اس کی نگرانی آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ 84ء میں بطور وکیل سمعی بصری تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد یہ شعبہ بھی تحریک جدید میں ختم ہوگیا۔ میرا خیال ہے کہ شاید ختم نہیں ہوگیا بلکہ ایم ٹی اے کے بعد اس نے کام نہیں کیا کیونکہ اس وقت یہ کیسٹ پہنچانے کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ پھر ایم ٹی اے نے یہ کام سنبھال لیا۔ 28/جون 1991ء سے لے کر تادمِ آخر آسٹریلیا کے امیر کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ یقیناً بے نفس اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے والے بزرگ تھے۔ نہ اپنی صحت کی پرواہ کی نہ کسی روک کو جماعتی کام میں سامنے آنے دیا۔ میرے گزشتہ دورہ آسٹریلیا کے دوران باوجود اس کے کہ انتہائی تکلیف میں تھے ہر کام کی نگرانی کرتے رہے۔ میں جب جہاز سے باہر آیا ہوں تو یہ سامنے کھڑے تھے۔ ان کی حالت دیکھ کر بڑی فکر پیدا ہوئی۔ کمر کی ان کو شدید تکلیف تھی۔ ان کی ریڑھ کی جو ہڈی تھی وہ کافی خراب ہو چکی تھی۔ ڈاکٹروں کے مطابق تو ایسے مریض کو آرام کرنا چاہئے لیکن انہوں نے آرام نہیں کیا کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہے تو میں کس طرح آرام سے بیٹھ سکتا ہوں۔ ائیرپورٹ سے باہر آ کے کار میں بیٹھتے ہوئے نائب امیر ناصر صاحب ہماری کار ڈرائیو کر رہے تھے ان کو میں نے کہا کہ محمود صاحب تو مجھے بہت زیادہ کمزور اور بوڑھے لگے ہیں۔ اس وقت مجھے ان کی تکلیف کا اندازہ نہیں تھا۔ یہ تو تفصیل بعد میں مجھے پتہ لگی۔ وہاں کے ڈاکٹر سے بات کی تو پتا چلا کہ کس طرح یہ شخص اتنی شدید تکلیف میں اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر چل پھر رہا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ تمام امور کی جو دورے سے متعلقہ تھے نگرانی بھی کر رہے تھے۔ ایک دن اسی تکلیف کے ساتھ دورے کے دوران ان کا بلڈ پریشر بھی بہت بڑھ گیا۔ خیال یہ ہوا کہ سٹروک نہ ہو یا دل کا حملہ نہ ہو۔ حالت انتہائی خراب تھی۔ ہسپتال لے کر گئے۔ چند گھنٹے ہسپتال میں رہے پھر بہرحال ہسپتال والوں نے گھر آنے کی اجازت دے دی۔ اور اس مرد مجاہد نے گھر آتے ہی پھر دوبارہ کام شروع کر دیا۔ ایک شہر میں میرے ساتھ دورے پر نہیں جا سکے تو اس کا بڑے غم سے ذکر کرتے تھے۔ دوسری جگہ تکلیف کے باوجود بھی گئے۔ باوجود اس کے کہ میں نے کہا نہ جائیں لیکن یہ ساتھ گئے اور تمام پروگرام جو بڑے hectic اور سخت پروگرام تھے اس میں یہ ساتھ ساتھ رہے۔ ہر وقت موجود رہے نگرانی کرتے رہے۔ اپنی فکر بھول کر میری فکر تھی کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور تمام پروگرام باحسن ہو جائیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ میری فکر تھی بلکہ جو میرے قافلے کے افراد تھے ان کی بھی فکر تھی۔ ان کا بھی خیال رکھا۔ بار بار اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ تم لوگوں کا صحیح خیال نہیں رکھ سکا۔ اور یہ فکر صرف اس وجہ سے تھی کہ قافلے کے افراد کی وجہ سے خلیفہ وقت کو تکلیف نہ ہو بلکہ مجھے تو دوران دورہ ان کی فکر رہی کہ ان کی طبیعت خراب نہ ہو جائے۔ بہرحال دورے کے دوران ہی ان کی طبیعت بہتر ہونا شروع ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ کافی بہتر ہوگئی۔ گزشتہ دنوں ان کا جلسہ ہوا، شوریٰ ہوئی اس میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا۔

میں نے خدام الاحمدیہ میں بھی ان کے ماتحت کام کیا ہے۔ بڑے کھلے ہاتھ سے اپنے ماتحتوں سے کام لیا کرتے تھے۔ کام کرنے کا ان کو موقع دیتے تھے اور پھر قدردانی بھی کیا کرتے تھے۔ اور خلافت کے بھی ایسے سلطان نصیر کہ جس کی مثالیں کم کم ملتی ہیں اس کا تو میں نے شروع میں ہی ذکر کر دیا ہے۔ ان کے جانے سے گو آسٹریلیا جماعت میں ایک خلاء پیدا ہوا ہے لیکن الٰہی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ خود سنبھالتا ہے اور ان خلاؤں کو خود پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان جیسے سلطان نصیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے جو خلافت کے باوفا بھی ہوں، جاں نثار بھی ہوں اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہلیہ اور بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو اور انہیں بھی توفیق دے کہ اپنے باپ کی طرح ایمان و ایقان میں مضبوط ہوں اور خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی توفیق دے کہ اپنے ماں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

☆☆☆☆

بقیہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام عرب دوستوں کے نام   ازصفحہ نمبر 2

بزبان عربی

آخَرِيْن مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ] (الجمعة:4)۔

عِنْدَ ذٰلِكَ سَأَلَ أَحَدُ الصَّحَابَةِ سَيِّدِيْ وَ حَبِيْبِيْ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرٰى عَمَّنْ يَكُوْنُ هٰؤُلَاءِ الْآخَرُوْنَ؟ أَمَّا بَقِيَّةُ الصَّحَابَةِ فَقَدِ اسْتَمَعُوْا بِإِصْغَاءٍ تَامٍّ، آمِلِيْنَ أَنْ يُطْلِعَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى أُولٰئِكَ السُّعَدَاءِ الَّذِيْنَ سَيَحْظَوْنَ بِشَرَفِ [وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ]، حَيْثُ يَلْتَحِقُوْنَ بِالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ، فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بُرْهَةً، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الشَّرِيْفَةَ بِكُلِّ حَنَانٍ، عَلٰى كَتِفِ سَلْمَانَ، ذٰلِكَ الْفَارِسِيِّ مِنْ بَيْنِ الْعَرَبِ الْعَارِبِيْنَ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

وَمَعَ عِظَمِ هٰذِهِ الْبُشْرٰى، وَمَا تَحْمِلُهُ مِنْ نُبُوْءَةٍ كُبْرٰى، فَقَدْ فَهِمَ الصَّحَابَةُ الْكِرَامُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ، أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ قَدَّرَ لِهٰذَا الدِّيْنِ بَعْدَ الْغَلَبَةِ وَ الظَّفَرِ وَ الْاِنْتِصَارَاتِ، زَمَانًا مِنَ الزَّوَالِ وَ الْاِنْحِطَاطِ، لَا يَبْقٰى فِيْهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيْمَانِ إِلَّا اسْمُهُمَا، وَ سَيَكُوْنُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ مِنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ الْكَامِلَةَ لِتَدُوْمَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ لَمْ يُنْزِلْهَا لِيَبْتَعِدَ الْإِسْلَامُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا، فَقَدْ بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبِعْثَةِ رَجُلٍ فَارِسِيٍّ يُعِيْدُ الْإِيْمَانَ إِلٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا ثَانِيَةً، وَ يُقِيْمُ جَمَاعَةً يُطَابِقُ فِعْلُهَا قَوْلَهَا، وَ تَكُوْنُ خَاضِعَةً لِحُكْمِ الْقُرْآنِ، مُؤْثِرَةً الدِّيْنَ عَلَى الدُّنْيَا، مُسْتَعِدَّةً لِتَقْدِيْمِ كُلِّ تَضْحِيَةٍ لِإِقَامَةِ حُكْمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ كَالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ۔ وَ بِذِكْرِ هَاتَيْنِ الْمَرْحَلَتَيْنِ دَلَّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى عُمْقِ مَعَانِيْ: [وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْابِهِمْ]، وَ عَرَّفَنَا عَلَى الْعَظَمَةِ وَ الشَّوْكَةِ الَّتِيْ يَنَالُهَا الْإِسْلَامُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ۔

وَبِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَدْ شَهِدْنَا تَحَقُّقَ هٰذِهِ النُّبُوْءَةِ، فَبَعْدَ مُرُوْرِ عَصْرِ الْاِنْحِطَاطِ وَ الظَّلَامِ، رَأَيْنَا أَنَّ عَصْرَ النَّشْأَةِ الثَّانِيَةِ لِلْإِسْلَامِ قَدِ ابْتَدَأَ وَ انْبَرٰى، بِجَمِيْعِ آيَاتِهِ الْكُبْرٰى، وِفْقًا لِنُبُوْءَةِ خَيْرِ الْوَرٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ وَقَدِ ابْتَدَأَ هٰذَا الْعَصْرُ فِي الثَّالِثِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ آذَار عَامَ أَلْفٍ وَثَمَانِ مِئَةٍ وَ تِسْعَةٍ وَ ثَمَانِيْنَ، مُبَرْهِنًا عَلٰى صِدْقِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ أَيْضًا۔ وَ قَدْ تَحَقَّقَتْ فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ كُلُّ الْآيَاتِ وَالنُّبُوْءَاتِ، الَّتِيْ مِنْ ضِمْنِهَا آيَةٌ عَظِيْمَةٌ ظَهَرَتْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَ هِيَ الْخُسُوْفُ وَ الْكُسُوْفُ فِيْ رَمَضَانَ، وِفْقًا لِلْأَوْقَاتِ الْمُحَدَّدَةِ مِنْ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ۔ وَ هِيَ آيَةٌ لَمْ تَكُنْ مِنْ قَبْلُ لِإِنْسَانٍ، وَ قَدْ جَاءَتْ كَبُرْهَانٍ، عَلٰى عَظَمَةِ هٰذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ وَ الْمُحِبِّ الْمُخْلِصِ لِلنَّبِيِّ الْعَدْنَانِ۔ وَ بِهَا قَدْ ثَبَتَ صِدْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ صِدْقُ ذٰلِكَ الْمَبْعُوْثِ، وَ قَدْ ظَهَرَتْ فِي الشَّرْقِ تَارَةً وَ فِي الْغَرْبِ تَارَةً لِتَكُوْنَ شَهَادَةً لِسَيِّدِيْ وَ مُطَاعِيْ أَشْرَفِ الْخَلْقِ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ يَتَحَقَّقَ بِهَا قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا وَ لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ] (سبا:29)۔

وَمَعَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ ظَهَرَتْ دَلِيْلًا عَلٰى صِدْقِ ذٰلِكَ الْمَبْعُوْثِ، إِلَّا أَنَّهَا فِي الْحَقِيْقَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ قَضٰى أَنْ يُقِيْمَ حُكْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ شَرِيْعَتَهُ فِي الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ، بَلْ فِيْ كُلِّ بُقْعَةٍ مِّنْ بِقَاعِ الْعَالَمِ، وَ يُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ هُنَاكَ دِيْنٌ حَيٌّ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَ لَيْسَ هُنَاكَ نَبِيٌّ حَيٌّ إِلَّا مُحَمَّدًا خَيْرَ الْأَنَامِ، عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَزْكَى السَّلَامِ۔

فَيَا إِخْوَتِي الْأَحِبَّة، هٰذِهِ هِيَ أَهَمِّيَّةُ هٰذَا الْيَوْمِ، حَيْثُ شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَضْرَةَ مِرْزَا غُلَام أَحْمَد الْقَادِيَانِيّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لِتَفَانِيْهِ فِيْ حُبِّهِ لِسَيِّدِهِ وَ مُطَاعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، أَنْ يَكُوْنَ مَسِيْحًا مَوْعُوْدًا وَ مَهْدِيًّا مَعْهُوْدًا، وَيُنْشِئَ جَمَاعَةَ الْآخَرِيْنَ

بزبان اردو

وہ آخرین کون لوگ ہوں گے؟ اور باقی صحابہ اپنے آقا کی باتوں کی طرف اس امید پر کان لگائے پوری طرح متوجہ ہیں کہ آپؐ ان خوش قسمت لوگوں کے بارے میں بھلا کیا وضاحت فرمائیں گے جو وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا اعزاز پا کر صحابہ سے ملنے والے ہیں۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد میرے آقا و مطاع نہایت شفقت سے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک جانثار جو عرب نہیں تھا بلکہ فارسی الاصل تھا اور سلمان فارسی کے نام سے مشہور تھا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ: اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص اسے واپس زمین پر لائے گا۔

پس میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضاحت سے اُس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہر شخص پر یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلام کے عروج کے بعد زوال بھی مقدّر رہے۔ اور مسلمانوں کے عمل اور قول میں تضاد بھی پیدا ہوگا۔ نہ دین باقی رہے گا، نہ اسلام باقی رہے گا، فقط اسلام کا نام باقی رہ جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس آخری کامل و مکمل شریعت کو تا قیامت قائم رہنے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ اسلام کے ثریّا پر معلّق ہونے کے لئے۔ اس لئے آپؐ نے خوشخبری بھی دی کہ اُس وقت فارسی الاصل اور غیر عربوں میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو ایمان کو دنیا میں دوبارہ قائم فرمائے گا۔ جو قول و فعل کے تضاد کو دُور کرنے والی جماعت کا قیام کرے گا۔ جو دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والوں کا گروہ بنائے گا۔ جو قرآن کی حکومت اپنے سروں پر قائم کرنے والوں کی جماعت قائم کرے گا۔ جو صحابہ کی طرح اس کے قیام کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے۔

یہ دونوں باتیں بیان فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی گہرائی سے آگاہ فرما کر آخری زمانے میں اسلام کی شان و شوکت کا ادراک عطا فرما دیا۔

آج کے دن ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک اندھیرا زمانہ اسلام پر گزرنے کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور اس صادق و مصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو اپنی تمام تر دنیاوی نشانیوں کے ساتھ شروع ہو کر آخری زمانے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔ تمام تر نشانیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پورا کر کے اس کی عظمت کو ثابت فرما دیا، یعنی کہ جو نشانی مَیں بتانے لگا ہوں آنے والے کی صداقت اور اپنے قول کی صداقت کے لئے، جو ایک آسمانی نشان ہے اور آج تک کسی کی تصدیق کے لئے ظاہر نہیں ہوا وہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں پر چاند اور سورج کا گرہن لگنا ہے۔ اس نشان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے مشرق میں ظاہر فرمایا وہاں مغرب میں بھی ظاہر فرمایا، تا کہ مشرق و مغرب میں میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صداقت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی بھی تصدیق ہو کہ

”وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ“ (سبا:29)

پس یہ چاند اور سورج گرہن کا نشان جو گو مسیح موعود کی آمد کی نشانی کے طور پر دیا گیا اصل میں مشرق و مغرب میں اور دنیا کے ہر خطّہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے اعلان کے لئے ظاہر ہوا تھا، دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ اب دنیا میں ایک ہی زندہ دین ہے جو اسلام ہے اور ایک ہی زندہ رسول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اے میرے پیارے بھائیو! پس یہ اہمیت ہے آج کے دن کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا اعزاز بخشا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود کو یہ حکم دیا کہ آج کے دن ان پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کر کے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان، مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔ پس یہ کوئی چھوٹا کام نہیں جو مسیح موعود کے ماننے والوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ اس دن کی یاد اس لئے مناتی

بزبان عربی

مِنَ الْأَطْهَارِ الصُّلَحَاءِ الْمُخْلِصِيْنَ، لِيُلْحِقَهُمْ بِالْأَوَّلِيْنَ، وَ لِيَأْخُذَ مِنْهُمُ الْبَيْعَةَ عَلَى أَنْ يَبْذُلُوْا كُلَّ تَضْحِيَةٍ بِالنَّفْسِ وَ الْمَالِ وَالْوَقْتِ فِيْ سَبِيْلِ النَّشْأَةِ الثَّانِيَةِ لِلْإِسْلَامِ، وَ لِرَفْعِ رَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَفَّاقَةً فِيْ كُلِّ أَنْحَاءِ الْعَالَمِ۔

إِنَّنَا نَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَ نُعْلِنَ أَنَّ مُهِمَّتَنَا هِيَ أَنْ نُعَرِّفَ الْعَالَمَ عَلَى كَمَالَاتِهِ وَ نَتْرُكَ نَقْشَ خَاتَمِهِ عَلَى قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ، لِكَيْ يُصْبِحَ خَادِمًا لِحَضْرَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ فَهَذِهِ الْمُهِمَّةُ الَّتِيْ وُكِّلَتْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ بِالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُوْدِ لَيْسَتْ بِالْيَسِيْرَةِ۔ فَنَحْتَفِلُ بِهَذَا الْيَوْمِ لِكَيْ يَدْفَعَنَا إِلَى مُرَاجَعَةِ أَنْفُسِنَا وَ مُحَاسَبَتِهَا وَ اسْتِعْرَاضِ حَالَتِنَا الْعَمَلِيَّةِ، وَ أَنْ نَسْعٰى جَاهِدِيْنَ لِنَكُوْنَ جُزْءًا مِنَ "الْآخَرِيْنَ" الَّذِيْنَ بَشَّرَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهِ وَ قَالَ بِأَنَّهُمْ سَيَلْتَحِقُوْنَ بِالْأَوَّلِيْنَ۔ فَيَنْبَغِي الْآنَ ارْتَاحَ مَا لَمْ نَحْشُرِ الْعَالَمَ كُلَّهٗ عِنْدَ قَدَمَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِمُهِمَّةٍ يَسِيْرَةٍ هَذِهِ الَّتِيْ عَهِدَهَا اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْنَا بَعْدَ الْإِيْمَانِ بِالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُوْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

فَيَا أَيُّهَا السُّعَدَاءُ مِنَ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ آمَنْتُمْ بِهَذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ تَعَهَّدْتُمْ بِإِنْجَازِ هَذِهِ الْمُهِمَّةِ الْعَظِيْمَةِ! بَلِّغُوْا بِكُلِّ حِكْمَةٍ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ لَا سِيَّمَا أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِلُغَةِ هَذَا النَّبِيِّ الْأَخِيْرِ وَ الْأَحَبِّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَالَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ لُغَةَ الْكِتَابِ الْكَامِلِ وَ الشَّرِيْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قِرَاءَةً وَ نُطْقًا وَ فَهْمًا، بَلِّغُوْهُمْ جَمِيْعًا أَنَّ بَقَاءَهُمْ وَ رُقِيَّهُمْ فِيْ أَنْ يَجْتَمِعُوْا عَلَى يَدِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ يُصْبِحُوْا مِلَّةً وَاحِدَةً۔ كُوْنُوْا أَنْصَارَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ بِنَقْلِكُمْ لَوْعَتَهٗ وَ حُرْقَتَه إِلَى بَنِيْ قَوْمِكُمْ، دَاعِيْنَ إِيَّاهُمْ: تَعَالَوْا نَرْفَعْ مُتَّحِدِيْنَ مَعًا رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَّاقَةً عَالِيَةً فِي الْعَالَمِ، وَ نَجْعَلْ بَلَدًا بَعْدَ بَلَدٍ وَ قَوْمًا بَعْدَ قَوْمٍ وَإِنْسَانًا بَعْدَ إِنْسَانٍ، خَادِمًا وَ خَاضِعًا لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَأُقَدِّمُ إِلَيْكُمُ الْآنَ، مِنْ أَجْلِ الْبَرَكَةِ وَالتَّذْكِيْرِ، تِلْكَ الرِّسَالَةَ الَّتِيْ كَانَ إِمَامُ الزَّمَانِ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدِ قَدْ وَجَّهَهَا إِلَى الْعَرَبِ۔

يَقُوْلُ حَضْرَتُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا الْأَتْقِيَاءُ الْأَصْفِيَاءُ، مِنَ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ أَرْضِ النُّبُوَّةِ وَجِيْرَانَ بَيْتِ اللّٰهِ الْعُظْمَى۔ أَنْتُمْ خَيْرُ أُمَمِ الْإِسْلَامِ وَخَيْرُ حِزْبِ اللّٰهِ الْأَعْلٰى۔ مَا كَانَ لِقَوْمٍ أَنْ يَبْلُغَ شَأْنَكُمْ۔ قَدْ زِدْتُمْ شَرَفًا وَ مَجْدًا وَ مَنْزِلًا۔ وَكَافِيْكُمْ مِنْ فَخْرٍ أَنَّ اللّٰهَ افْتَتَحَ وَحْيَهٗ مِنْ آدَمَ وَ خَتَمَ عَلَى نَبِيٍّ كَانَ مِنْكُمْ وَ مِنْ أَرْضِكُمْ وَطَنًا وَ مَأْوًى وَ مَوْلِدًا۔ وَ مَا أَدْرَاكُمْ مَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ! مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰى، سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ وَفَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَخَاتَمُ الرُّسُلِ وَ إِمَامُ الْوَرٰى۔ قَدْ ثَبَتَ إِحْسَانُهٗ عَلٰى كُلِّ مَنْ دَبَّ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَ مَشٰى۔ وَقَدْ أَدْرَكَ وَحْيُهٗ كُلَّ فَائِتٍ مِنْ رُمُوْزٍ وَ مَعَانٍ وَ نِكَاتٍ عُلٰى۔ وَ أَحْيَا دِيْنُهٗ كُلَّ مَا كَانَ مَيْتًا مِنْ مَعَارِفِ الْحَقِّ وَ سُنَنِ الْهُدٰى۔ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْقَطَرَاتِ وَالذَّرَّاتِ وَالْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا ظَهَرَ وَاخْتَفٰى، وَ بَلِّغْهُ مِنَّا سَلَامًا يَمْلَأُ أَرْجَاءَ السَّمَاءِ۔ طُوْبٰى لِقَوْمٍ يَحْمِلُ نِيْرَ

بزبان اردو

ہے کہ صحابہ کی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرین میں سے ایک قوم کے پہلوں سے ملنے کی جو خوشخبری دی تھی ہم اپنے جائزے لیتے ہوئے، اپنی عملی حالتوں کو جانچتے ہوئے ان آخرین کا حصہ بننے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک دنیا کے ہر انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نہ لا ڈالیں۔

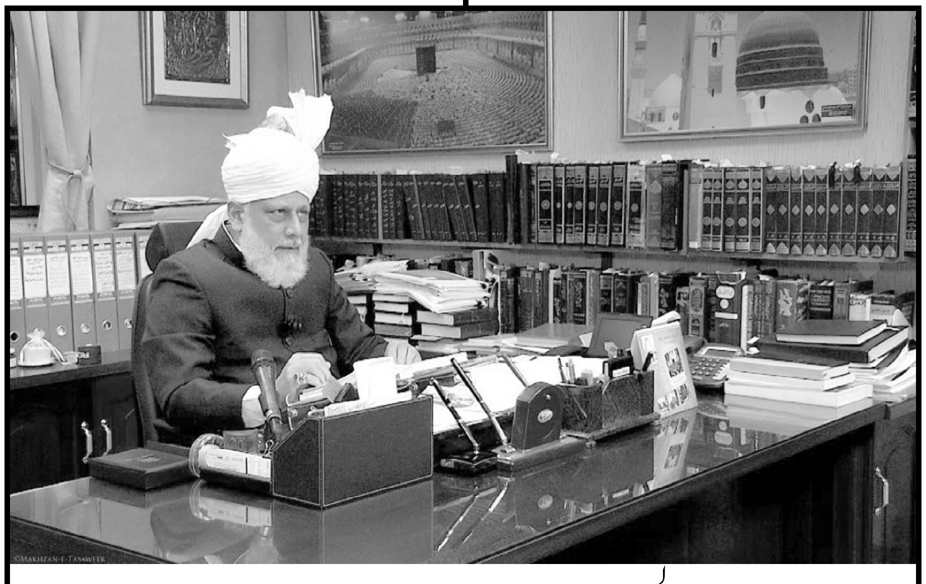

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربی زبان میں پیغام عطا فرما رہے ہیں

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ماننے کے بعد ہمارے ذمہ لگایا ہے۔

اے عرب کے رہنے والے وہ خوش قسمت انسانو، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر اس عظیم کام کو کرنے کا عہد کیا ہے، حکمت و دانائی سے تمام مسلمانوں کو، ہاں خاص طور پر ان مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور آخری نبی کی زبان بولنے والے بھی ہیں، ان مسلمانوں کو جو آخری شرعی کامل و مکمل کتاب کی زبان کو پڑھنے، بولنے اور سمجھنے والے بھی ہیں، ان سب کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر جمع ہو کر ملّت واحدہ بننے میں ہی آج مسلمانوں کی بقا اور ترقی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درد کو اپنے ہم قوموں تک پہنچا کر مسیح موعود کے مددگار بنو۔ آؤ کہ ہم سب ایک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہراتے چلے جائیں، اور ایک کے بعد ایک ملک اور ایک کے بعد ایک قوم اور ایک کے بعد ایک انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لاتے چلے جائیں۔

اور یہ مَیں وہ پیغام برکت اور یاددہانی کی خاطر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو اہالیان عرب کو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے دیا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"السلام علیکم! اے عرب کے تقویٰ شعار اور برگزیدہ لوگو!

السلام علیکم! اے سرزمینِ نبوت کے باسیو اور خدا کے عظیم گھر کی ہمسائیگی میں رہنے والو!

تم اقوامِ اسلام میں سے بہترین قوم ہو اور خدائے بزرگ و برتر کا سب سے چنیدہ گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف و بزرگی اور مقام و مرتبہ میں سب پر سبقت لے گئے ہو۔ تمہارے لئے تو یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کا آغاز حضرت آدمؑ سے کر کے اُس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھا اور تمہاری ہی زمین اس کا وطن اور مولد و مسکن تھی۔

تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے۔ اور آپؐ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز و معارف و نکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقّہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؐ کے دین نے زندہ کر دیا۔

اے اللہ! تُو روئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مُردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج۔ اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔

مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور مبارک ہے وہ دل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

اے اُس زمین کے باسیو جس پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے! اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے اور تمہیں راضی برضا کر دے۔

اے بندگانِ خدا! مجھے تم پر بہت حسن ظن ہے۔ اور میری روح تم سے ملنے کے لئے پیاسی ہے۔ مَیں تمہارے وطن اور تمہارے بابرکت وجودوں کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہوں تا کہ مَیں اس سرزمین کی زیارت کر سکوں جہاں حضرتِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کے لئے سرمہ بنا لوں، اور میں مکہ اور اس کے صلحاء اور اس کے مقدّس مقامات اور

بزبان عربی

مُحَمَّدٍ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عَلَى رَقَبَتِهِ، وَ طُوْبَى لِقَلْبٍ أَفْضَى إِلَيْهِ وَ خَالَطَهٗ وَفِيْ حُبِّهِ فَنٰى۔

يَا سُكَّانَ أَرْضٍ أَوْطَأَتْهُ قَدَمُ الْمُصْطَفٰى......رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَ رَضِيَ عَنْكُمْ وَ أَرْضٰى......إِنَّ ظَنِّيْ فِيْكُمْ جَلِيْلٌ، وَفِيْ رُوْحِيْ لِلِقَائِكُمْ غَلِيْلٌ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ۔ وَإِنِّيْ أَحِنُّ إِلَى عِيَانِ بِلَادِكُمْ، وَ بَرَكَاتِ سَوَادِكُمْ، لِأَزُوْرَ مَوْطِئَ أَقْدَامِ خَيْرِ الْوَرٰى، وَأَجْعَلَ كُحْلَ عَيْنِيْ تِلْكَ الثَّرٰى، وَلِأَزُوْرَ صَلَاحَهَا وَ صُلَحَاءَ هَا، وَ مَعَالِمَهَا وَ عُلَمَاءَ هَا، وَ تَقَرَّ عَيْنِيْ بِرُؤْيَةِ أَوْلِيَائِهَا، وَ مَشَاهِدِهَا الْكُبْرٰى۔ فَأَسْأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يَرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ ثَرَاكُمْ، وَ يَسُرَّنِيْ بِمَرْآكُمْ، بِعِنَايَتِهِ الْعُظْمٰى۔

يَا إِخْوَانِ......إِنِّيْ أُحِبُّكُمْ، وَأُحِبُّ بِلَادَكُمْ، وَ أُحِبُّ رَمْلَ طُرُقِكُمْ وَ أَحْجَارَ سِكَكِكُمْ، وَ أُوْثِرُكُمْ عَلَى كُلِّ مَا فِى الدُّنْيَا۔

يَا أَكْبَادَ الْعَرَبِ...... قَدْ خَصَّكُمُ اللّٰهُ بِبَرَكَاتٍ أَثِيْرَةٍ، وَ مَزَايَا كَثِيْرَةٍ، وَمَرَاحِمِهِ الْكُبْرٰى۔ فِيْكُمْ بَيْتُ اللّٰهِ الَّتِيْ بُوْرِكَ بِهَا أُمُّ الْقُرٰى، وَ فِيْكُمْ رَوْضَةُ النَّبِيِّ الْمُبَارَكِ الَّذِيْ أَشَاعَ التَّوْحِيْدَ فِيْ أَقْطَارِ الْعَالَمِ وَأَظْهَرَ جَلَالَ اللّٰهِ وَجَلّٰى۔ وَكَانَ مِنْكُمْ قَوْمٌ نَصَرُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ بِكُلِّ الْقَلْبِ، وَ بِكُلِّ الرُّوْحِ، وَ بِكُلِّ النُّهٰى۔ وَبَذَلُوْا أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ لِإِشَاعَةِ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ الْأَزْكٰى۔ فَأَنْتُمُ الْمَخْصُوْصُوْنَ بِتِلْكَ الْفَضَائِلِ، وَ مَنْ لَمْ يُكْرِمْكُمْ فَقَدْ جَارَ وَاعْتَدٰى۔

يَا إِخْوَانِ إِنِّيْ أَكْتُبُ إِلَيْكُمْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا بِكَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ،وَ دُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ فَاسْمَعُوْا قَوْلِيْ، جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔"

("التبليغ" آئينه كمالات اسلام، روحاني خزائن جلد 5ص419۔422)

ثم يقول:

"وَ إِنِّيْ مَعَكُمْ، يَا نُجَبَاءَ الْعَرَبِ بِالْقَلْبِ وَالرُّوْحِ۔ وَ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ بَشَّرَنِيْ فِي الْعَرَبِ، وَأَلْهَمَنِيْ أَنْ أُمَوِّنَهُمْ وَ أُرِيَهُمْ طَرِيْقَهُمْ، وَأُصْلِحَ لَهُمْ شُؤُوْنَهُمْ، وَسَتَجِدُوْنَنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْفَائِزِيْنَ۔

أَيُّهَا الْأَعِزَّةِ، إِنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ تَجَلّٰى عَلَيَّ لِتَأْيِيْدِ الْإِسْلَامِ وَ تَجْدِيْدِهِ بِأَخَصِّ التَّجَلِّيَاتِ، وَ مَنَحَ عَلَيَّ وَابِلَ الْبَرَكَاتِ، وَأَنْعَمَ عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْإِنْعَامَاتِ۔ بَشَّرَنِيْ فِىْ وَقْتِ عُبُوْسٍ لِلْإِسْلَامِ وَ عَيْشِ بُؤْسٍ لِأُمَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ، بِالتَّفَضُّلَاتِ وَ الْفُتُوْحَاتِ وَالتَّأْيِيْدَاتِ؛ فَصَبَوْتُ إِلَى أَشْرَاكِكُمْ، يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، فِيْ هٰذِهِ النِّعَمِ، وَكُنْتُ لِهٰذَا الْيَوْمِ مِنَ الْمُتَشَوِّفِيْنَ۔ فَهَلْ تَرْغَبُوْنَ أَنْ تَلْحَقُوْا بِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ؟" (حمامة البشرى، روحاني خزائن جلد 7 ص182۔183)

هٰذَا نَزْرٌ يَسِيْرٌ مِنْ رِسَالَتِهِ الْفَيَّاضَةِ بِالْحُرْقَةِ وَالْمُوَاسَاةِ وَالْحِكْمَةِ۔ لَوْ قَبِلَ الْيَوْمَ مُسْلِمُو الْعَالَمِ عَامَّةً وَ الْعَرَبُ خَاصَّةً، رِسَالَةَ هٰذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَبَّوْا دَعْوَتَهٗ، لَتَحَوَّلَتْ حَالَةُ الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْبَاعِثَةُ عَلَى الْقَلَقِ الْيَوْمَ إِلَى بَشَائِرَ وَ رَحَمَاتٍ وَمَسَرَّاتٍ۔

وَفَّقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا، وَالْعَرَبَ خَاصَّةً، لِتَلْبِيَةِ هٰذَا النِّدَاءِ حَتّٰى يَبْهَرَ وَجْهُ الْإِسْلَامِ الْمُنِيْرُ هٰذَا الْعَالَمَ ثَانِيَةً بِشَأْنٍ عَظِيْمٍ، فَيَتَعَرَّفَ إِلَى اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا، وَ وَفِّقْنَا لِأَدَاءِ وَاجِبَاتِنَا حَتّٰى نَرَى فِيْ حَيَاتِنَا غَلَبَةَ الْإِسْلَامِ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ۔ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

☆......☆......☆

بزبان اردو

اس کے علماء کو دیکھ سکوں، تا کہ میری آنکھیں وہاں کے اولیائے کرام سے مل کر اور وہاں کے عظیم مناظر کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔

پس میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی بے پایاں عنایت سے آپ لوگوں کی سرزمین کی زیارت نصیب فرمائے اور آپ لوگوں کے دیدار سے مجھے خوش کردے۔

اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے۔ اور مَیں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔

اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بے شمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے اُمُّ الْقُرٰی کو برکت بخشی گئی۔ اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔

تمہی میں سے وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے دل اور ساری روح اور کامل عقل و سمجھ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی، اور خدا کے دین اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جانیں فدا کردیں۔ بے شک یہ فضائل آپ لوگوں ہی کا خاصہ ہیں اور جو آپ کی شایانِ شان عزت و احترام نہیں کرتا وہ یقیناً ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

اے میرے بھائیو! مَیں آپ کی خدمت میں یہ خط ایک زخمی دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ پس میری بات سنو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 422-419)

''اے عرب کے شریف النفس اور عالی نسب لوگو! مَیں قلب و روح سے آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اِس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران پائیں گے۔

اے عزیزو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کی تائید اور اس کی تجدید کے لئے مجھ پر اپنی خاص تجلّیات فرمائی ہیں اور مجھ پر اپنی برکات کی بارش برسائی ہے۔ اور مجھ پر قسما قسم کے انعامات کئے ہیں، اور مجھے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کی بدحالی کے وقت میں اپنے خاص فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی ہے۔

پس اے قومِ عرب! مَیں نے چاہا کہ تم لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شامل کروں۔ مَیں اس دن کا شدّت سے منتظر تھا، پس کیا تم خدائے ربّ العالمین کی خاطر میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟''

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 183-182)

پس یہ اس درد بھرے پیغام کا کچھ حصہ ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ آج اگر مسلمانانِ عالم اور خاص طور پر عرب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے اس درد بھرے اور پُر حکمت پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کرلیں تو مسلم ممالک کی قابل فکر حالت خوشخبریوں اور رحمتوں سے بھر جائے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور خاص طور پر عربوں کو اس آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اسلام کا روشن چہرہ پھر ایک شان سے اپنی چمک سے دنیا کو خیرہ کرنے والا بن جائے اور دنیا اپنے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننے لگے۔

اے اللہ! تُو ہماری مدد فرما اور ہمیں اپنے فرائض کا حق ادا کرنے والا بنا۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر دیکھنے والے ہوں۔ آمین یا ربّ العالمین۔''

☆......☆......☆

اس سے قبل جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر مسجدِ اقصیٰ قادیان میں ایک عربی خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو کہ 'خطبہ الہامیہ' کے نام سے روحانی خزائن کی جلد نمبر 16 میں محفوظ ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 1924ء میں ہونے والے سفرِ یورپ کے دوران عرب ممالک میں عرب علماء اور دیگر عرب مسلمانوں کو عربی زبان میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے سفر یورپ 1955ء میں بھی دمشق میں قیام کے دوران ایک خطبہ جمعہ فصیح و بلیغ عربی زبان میں ارشاد فرمایا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا قدم ہر آن ترقی کی جانب گامزن ہے۔ 23/ مارچ 2014ء کا دن نہ صرف تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ مذاہبِ عالم میں ہمیشہ ایک سنگِ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا کہ اس بابرکت موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چہار دانگِ عالم میں بسنے والے عرب دوستوں کے نام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک یعنی عربی میں mta انٹرنیشنل کے ذریعہ پیغام ارشاد فرمایا۔

اس پیغام کا رواں ترجمہ اردو، انگریزی، فرنچ، جرمن اور بنگالی زبانوں میں بھی پیش کیا گیا۔

(جاری ہے)

لِکُلِّ اَمْرٍ مُسْتَقَرٌّ

مرتبہ: زبیر احمد۔ مربی سلسلہ، پاکستان

قوموں کی تاریخ میں بعض ایّام سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آدمیوں کے ذریعہ آواز آگے پہنچانے کا انتظام ہو، احمدیہ ریڈیو کے لئے کوششیں ہوں یا ایم ٹی اے کی صورت میں جماعت کے فضائی دور کا آغاز، ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہزاروں لاکھوں ترقیات کے دروازے کھولنے والا بنا اور بَن رہا ہے۔ کہاں وہ دور تھا کہ مخالف کہتا تھا کہ میں اس آواز کو قادیان کی بستی سے باہر نہ جانے دوں گا، اور کہاں 23 مارچ 2014ء کا دن کہ اسی قادیان کی بستی سے اردو یا ہندوستان کی مقامی زبانوں میں ہی نہیں بلکہ عربی زبان میں بھی مسیحِ محمدی کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا تھا۔ اس دوران مؤرخہ 23 مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے 3 العربیۃ کے باقاعدہ اجراء کے پورے سات سال بعد سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربی زبان میں عرب قوم کو مخاطب فرمایا۔ لِکُلِّ اَمْرٍ مُسْتَقَرٌّ۔

حضورِ انور کا اس موقع پر یہ خطاب خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ وقت اور اسکی بے شمار حکمتوں کو لئے ہوئے تھا۔ مقرر کردہ وقت کے مطابق کیونکر تھا؟ اس اجمال کی تفصیل مکرم منیر عودہ صاحب کے ذیل کے بیان سے ہوتی ہے۔

مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم شریف عودہ صاحب (امیر جماعت کبابیر) کے بھائی ہیں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اردو کلاس اور لقاء مع العرب میں شمولیت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختلف ممالک کے دورہ جات میں شمولیت کی بھی آپ کو سعادت ملی۔ 2013ء میں دورۂ سپین کے دوران ایک موقع حضورِ انور نے آپ ہی کو عرب مسلمان ہونے کے باعث اِن کھنڈرات پر اَذان دینے کا فرمایا کہ جہاں سے کسی زمانہ میں مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔

1994ء سے لے کر آج تک آپ کو ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورِ خلافت میں عربوں میں تبلیغِ احمدیت کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

’’آپ نے ایک دفعہ عربوں کے لیے عربی زبان میں خطاب ریکارڈ کروانے کا بھی ارادہ فرمایا۔ یہ خطاب حضورِ انور نے بہت اچھی طرح تیار فرمایا اور ایک دن مجھے ریکارڈنگ کے لیے تیاری کا ارشاد فرمایا، میں نے سٹوڈیو وغیرہ تیار کیا اور حضورِ انور کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ کافی دیر کے بعد مکرم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ حضورِ انور نے فرمایا ہے کہ ریکارڈنگ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد حضور انور سے ملاقات ہوئی تو آپ نے خود ہی فرمایا کہ تمہارے دل میں آیا ہوگا کہ میں ریکارڈنگ کے لیے کیوں نہیں آیا؟ میرا خیال ہے کہ **ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔**

عجیب بات ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا تو ایک ملاقات میں حضور انور نے فرمایا کہ میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کے لیے راہ کھلے گی۔ اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔ کیونکہ میرے ذہن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جملہ بھی تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا، اس تناظر میں حضور انور ایدہ اللہ کا فرمان بہت ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔ اس کے بعد عملی طور پر ہم نے دیکھا کہ ایم ٹی اے 3 العربیۃ شروع ہوا اور عربوں کی طرف سے ردِعمل اور کثرت سے جماعت کے عقائد کو سراہنے اور احمدیت قبول کرنے نے ثابت کر دیا کہ واقعتاً حضور انور کے عہد میں عربوں میں تبلیغِ احمدیت کے لیے ایک دروازہ کھل گیا ہے۔ اور اب کثرت سے کتب وخطبات وخطابات کے تراجم بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک بین دلیل ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 22 اکتوبر 2010ء)

(صُلحاء العرب وابدال الشام۔ مؤلّفہ: محمد طاہر ندیم، مربی سلسلہ عربک ڈیسک یو کے۔ جلد اوّل صفحہ 541، 542)

یہ تو منیر عودہ صاحب کی زبانی 2010ء تک اِس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر تھا لیکن بطورِ خاص اِمسال جماعت احمدیہ کے قیام پر 125 سال پورے ہونے پر 23 مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہونے والا حضور انور کا بزبانِ عربی خطاب اس پیشگوئی کو لفظی و معنوی ہر رنگ میں پورا کرنے والا بنا۔

سلطانِ حرف وحکمت سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کیا ہی خوبصورت الفاظ میں اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں، کہ جس میں ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ کے پورا ہونے کا ذکر ہے تو دوسری طرف ایم ٹی اے کی بھی تصویر کشی ہو رہی ہے:

نِلْنَا ثُرَيَّاءَ السَّمَاءِ وَسَمْكَهٗ
لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَى الْغَبْرَاءِ

ترجمہ: ہم نے آسمان کے ثُریّا اور اُس کی بلندی کو پالیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

(القصائد الاحمدیۃ۔ صفحہ: 249)

☆......☆......☆......☆

بینن کے گائوں Kpebera-Petabempe میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

رپورٹ: مظفر احمد ظفر۔ مبلغ سلسلہ بینن

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اور حضور انور کی دعاؤں سے بینن میں ہر سال مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ ان مساجد کی تعمیر مکمل ہونے پر افتتاحی تقاریب بھی منعقد کی جاتی ہیں۔

اسی طرح جماعت احمدیہ بینن کو بینن کے گاؤں Kpebera-Petabempe میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس گاؤں میں احمدیت کا نفوذ دسمبر 2011ء کے آخر میں ہوا۔ اس گاؤں کے چند افراد نے جلسہ سالانہ بینن 2011ء میں شرکت کی تھی اور جلسہ سالانہ کے ماحول، تقاریر اور جماعتی انتظام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ واپسی پر انہوں نے جماعت کو ان کے گاؤں آکر تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ بعد تبلیغ اس گاؤں نے احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ قبول احمدیت کے بعد اس گاؤں کے افراد ایمان و اخلاص میں بڑھنے لگے۔ جماعتی پروگرامز میں شرکت اور مالی قربانی چندہ جات میں پیش پیش ہیں۔

اس گاؤں کے احمدیت میں شامل ہونے کی خبر اس علاقہ کے سنٹرل امام گامیہ کو ہوئی تو اس نے ان کی مخالفت شروع کر دی اور جماعت کو چھوڑنے کی کئی قسم کا لالچ دیا۔ مثلاً یہ کہ اگر آپ احمدیت چھوڑتے ہو تو ہم آپ کو ایک خوبصورت مسجد، سکول اور پانی کا پمپ لگوا دیں گے (چونکہ پانی کا مسئلہ کافی ہوتا ہے دور سے پانی لانا پڑتا ہے)۔ لیکن اس جماعت نے ایمان کے مقابل پر ان تمام لالچوں کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کے بعد حقیقی اسلام نصیب ہوا ہے۔ ہم احمدیت کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں اس گاؤں کے نومبائعین نے تبلیغ کا کام جاری رکھا

احمدیہ مسجد Kpebera-Petabempe

اور اس علاقہ کے کئی اور گاؤں جماعت میں شامل ہو گئے۔ الحمدللہ

اس علاقہ کے امام گامیہ نے مقامی بااثر افراد سے مل کر نومبائعین کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن یہ گاؤں اور باقی جماعتیں ایمان وایقان میں بڑھتے گئے۔ اس گاؤں کے نومبائعین نے وقارِ عمل سے ایک کچی مسجد بنائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی شروع کر دی۔

نومبر 2013ء میں مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب نے اس علاقہ کا دورہ کیا اور نومبائعین کے اخلاص ووفا کو دیکھتے ہوئے اس گاؤں میں مسجد کی تعمیر کا جائزہ لینے کا کہا اس کی خبر اس علاقہ کے سنٹرل امام کو ہوئی تو اس نے مقامی انتظامیہ سے مل کر مسجد کی تعمیر کو رکوانے کی بہت کوشش کی۔ مسجد کے لئے ضروری کاغذات کو روکنے کے لئے گامیہ کی انتظامیہ پر دباؤ ڈالا گیا اور اس علاقہ میں اعلان کروایا کہ ہم اس مسجد کی تعمیر کو رکوا کر ہی دم لیں گے۔

لیکن خدا کے فضل سے اس علاقہ کے میئر صاحب Bembrake نے جماعتی ترقیات کو اور خدمات کو سراہتے ہوئے بخوشی مسجد کی تعمیر کی منظوری دے دی۔

19 مارچ 2014ء کو مسجد کا سنگ بنیاد ایک سادہ اور پروقار تقریب میں رکھا گیا۔ خدا کے فضل سے بروز ہفتہ 26 اپریل 2014ء کو اس مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مرکز سے مکرم امیر جماعت بینن اور مبلغ سلسلہ کوتونو ناصر احمد صاحب نے شرکت کی۔ پاراکو سے پروفیسر داؤد اسحاق صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ، صدر صاحب پاراکو اور قائد ریجنل یعقوب فیصل صاحب نے شرکت کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ ایک مقامی خادم نے کی۔ تلاوت کے بعد مقامی صدر نے وفد کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد بنائی۔ گامیہ کے مقامی بادشاہ نے اپنے وفد کے ہمراہ تقریب میں شرکت کی مقامی بادشاہ نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور جماعت کو اس مسجد کی تعمیر پر مبارک باد پیش کی کہ احمدیت کے لئے اس علاقہ کے دروازے کھلے ہیں مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ میں احمدیت مزید ترقی کرے گی۔ اس گاؤں کے چیف نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس علاقہ میں ہمیں خوبصورت مسجد سے نوازا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب بینن نے مسجد کی اہمیت، عبادت اور خلافت احمدیہ کے قیام اور اس سے تعلق کے بارے میں تقریر کی، اور کہا کہ احمدیہ مسجد کے دروازے تمام لوگوں کے لئے عبادت کے لئے کھلے ہیں۔ بعد میں امیر صاحب نے مسجد کا افتتاح کیا۔ تمام نومبائعین احباب لاالہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے۔ اور نماز ظہر ادا کی گئی اس کے بعد تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

خدا کے فضل سے گامیہ کے علاقہ میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی احمدیہ مسجد ہے اس مسجد کا مسقّف حصہ ساڑھے دس میٹر لمبائی اور ساڑھے سات میٹر چوڑائی پر مشتمل ہے۔ مسجد کا ایک نو میٹر کا مینار ہے۔ مسجد کے مین دروازوں کے اوپر لاالہ الا اللہ تحریر ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے مقامی جماعت نے 54x54 میٹر کا پلاٹ جماعت کو تحفہ دیا۔ اس مسجد کی تعمیر کے لیے مقامی احمدیوں نے وقارِ عمل کیا۔ لکڑی، پانی اور ریت مہیا کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

اس تقریب میں 11 نومبائع جماعتوں کے 603 افراد نے شرکت کی۔ گاؤں کے چیف اور مقامی شہری انتظامیہ کے نمائندگان، پولیس آفسرز او رگامیہ کے کنگ نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے بھر دے۔ اور اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر بہت بابرکت فرمائے۔ اور اس کو مخلص اور عبادت گزاروں سے بھر دے۔ امین

مسجد کی افتتاحی تقریب کے شاملین

☆......☆......☆

مجلس خدام الاحمدیہ مالی کا نیشنل اجتماع

فاتح الدین احمد۔ مبلغ سلسلہ مالی

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مالی کو مورخہ 28 تا 30 مارچ 2014ء کو اپنا ساتواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع کی تیاری دو ماہ پہلے شروع کر دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے بہتر انتظام ہوا۔ مالی کے 150 مجالس سے کل 580 خدام نے شرکت کی۔ جن میں سے ملک کے مختلف مقامات سے 49 خدام سائیکلوں پر سفر کر کے شامل ہوئے۔

مئورخہ 29 مارچ 2014ء کو اجتماع سہ پہر چار بجے جماعتی پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوا۔ اجتماع کی افتتاحی تقریر مکرم ومحترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ مالی نے کی۔ دعا کے بعد اجتماع کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اجتماع کے تینوں دن نماز تہجد ادا کی گئی اور درس کا بھی انتظام کیا گیا۔ اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں مقابلہ اذان، تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، تقریر، سوال وجواب اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شامل ہیں جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں سو میٹر دوڑ اور چار سو میٹر دوڑ، ریلے ریس، تین ٹانگ دوڑ، لانگ جمپ، فٹ بال، رسہ کشی اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح اطفال کے بھی مختلف مقابلہ جات کروائے گئے۔ اطفال کے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ اذان، یسرنا القرآن، حفظِ قرآن، سوال وجواب اور نماز کے مقابلہ جات جبکہ ان کے جسمانی مقابلہ جات میں پچاس میٹر دوڑ، سو میٹر دوڑ، ریلے ریس، اور فٹ بال کے مقابلہ جات شامل تھے۔

اجتماع کے دوران انسانی ہمدردی کے تحت خون کی 70 بوتلیں بلڈ بنک کو دی گئیں۔ تیسرے دن دوپہر بارہ بجے اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں امیر صاحب نے خوش نصیب اطفال وخدام کو انعامات دیئے۔

اس اجتماع میں مجموعی لحاظ سے ریجن فانا نے پہلی اور سیکاسو نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اجتماع میں ہمسایہ ممالک سے بھی کل چھ مہمانانِ خصوصی شامل ہوئے۔ یہ مہمانان ملک نائیجر، سینیگال اور آئیوری کوسٹ سے تشریف لائے تھے۔ یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں خدمت کرنے والے ہر خادم کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

محمود احمد بنگالی صاحب کی وفات پر

وہ حقِ اطاعت ادا کرتے کرتے
خلافت پہ خود کو فدا کرتے کرتے
وہ مردِ مجاہد تھا درویش فطرت
وہ جو کام کرتا دعا کرتے کرتے
مددگار سلطانِ دینِ محمدؐ
جیا اپنے وعدے وفا کرتے کرتے
مرقعِ عقل و فراست تھا محمود
جہاں سے وہ گزرا جلا کرتے کرتے
وہ تھا نافعُ النّاس بندۂ عاجز
رہا زندہ سب سے بھلا کرتے کرتے

(مبارک احمد ظفر)

ناروے کے آئین کو 200 سال مکمل ہونے پر
شعبہ تبلیغ لجنہ اماء اللہ ناروے کے زیر اہتمام ایک تقریب کا انعقاد

(رپورٹ: بشریٰ خالد۔ صدر لجنہ اماء اللہ ناروے)

سترہ مئی 1814 کا دن ناروے کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے اس دن ناروے کا آئین بنا تھا اور اس کی مناسبت سے اسے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور اس سال اس آئین کو دوسو سال مکمل ہو جائیں گے۔ اس موقع پر لجنہ اماء اللہ نے شعبہ تبلیغ کے تحت سات مئی 2014ء کو ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس کا موضوع تھا ''وطن سے محبت ایمان کا حصہ''۔ اس تقریب کے دعوت نامے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب کے موقع پر ناروے کے جھنڈے کی مناسبت سے مسرور ہال کو سفید، سرخ اور نیلے رنگوں سے سجایا گیا۔ نیشنل صدر صاحبہ۔ ممبرات مجلس عاملہ اور تبلیغی کمیٹی کی ممبرات نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں استقبالیہ سپاسنامہ اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔

اس موقع پر مقامی کمیونٹی Lørenskog کی ڈپٹی میئر Ragnhild Bergheim نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے اور میں آپ سب کی بہت شکرگزار ہوں۔ اور خواتین کی اس کوشش کو سراہتی ہوں۔

سیکرٹری تبلیغ عزیزہ انعم سحر اسلام نے ''وطن سے محبت ایمان کا حصہ'' کے موضوع پر مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ وطن سے محبت کئے بغیر ہمارے ایمان کی تکمیل نہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ناروے میں رہتے ہوئے ہم اپنے آزادی سے مذہبی امور سرانجام دے سکتے ہیں۔ نیز ناروے کے آئین کے دوسو سال مکمل ہونے پر ہم حکومت ناروے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آپ تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک پُر امن مذہبی جماعت ہے اور دنیا میں قیام امن کے لئے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہر لمحہ کوشاں ہے اور حضورِ انور کے قیامِ امن کے خطاب میں سے ایک حصہ بیان کیا گیا۔

اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوش ہیں اور آپ کی اپنے وطن سے محبت دیکھ کر ہمیں دلی مسرت ملی ہے۔

آخر پر مکرمہ ومحترمہ سیدہ بشریٰ خالد نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد میں مہمانوں کی خدمت میں پرتکلف کھانا پیش کیا گیا اور مہمانوں کو مختلف گروپس کی صورت میں مسجد کا وزٹ بھی کروایا گیا۔

مہمانوں کے تاثرات:

ہر مہمان نے جماعت کی اس کوشش کو سراہا اور کہا کہ آپ کو ایسی تقریب ہر سال کرنی چاہیے۔ ہمیں مسجد کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے اور جس طرح ہمیں ویلکم کہا گیا وہ بہت اچھا تھا۔ اور آپ کی آپس کی محبت دیکھ کر ہم بہت متاثر ہیں۔ ایک مہمان نے مسجد کے وزٹ کے دوران کہا کہ آپ ہم سے بہت آگے نکل گئے ہیں اور اب ہمارے لوگوں کو آپ سے سیکھنا چاہیے۔

ایک مہمان نے کہا کہ میں آپ لوگوں کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بلایا اور یہاں آکر مجھے احساس ہوا کہ اگر میں آج نہ آتی تو ساری زندگی اس کا افسوس رہتا۔

ایک مہمان نے کہا کہ آپ نے نئی نسل کو بہت ایکٹو کیا ہوا ہے ہمیں تو بہت مشکلات ہیں۔

ایک مہمان خاتون نے اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حد سے زیادہ متاثر ہوئی ہوں۔ میں نے بہت کچھ سیکھا ہے، پہلی دفعہ مسلمانوں کے قریب ہوئی ہوں، میرا کوئی خدا نہیں، بائبل پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ اب سیرت حضرت محمد ﷺ اور قرآن پڑھوں گی۔ بعض مہمانوں نے مانگ کے قرآن لیا۔

اس موقع پر لٹریچر کا سٹال بھی لگایا گیا تھا اور ہر مہمان نے اس سے استفادہ حاصل کیا۔

آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مغربی قوموں کے دل اپنے نور سے بھر دے اور اسلام کی حسین تعلیم اس ملک کے کونے کونے میں پہنچ جائے۔ آمین

خدا کی خوشنودی سب سے زیادہ ضروری ہے

''ہر ایک انسان چاہتا ہے کہ اس کے بڑے اس سے محبت کریں اور حکام کی ناراضی کی بجائے وہ ان کی رضا کا جاذب ہو جائے۔

انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ ان سے خوش ہوں۔ اگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہندوستان کے ہزاروں خیراتی اور قومی کام صرف حکّام کو خوش کرنے کے لئے ہو رہے ہیں۔

جب ان دنیاوی حکام کی خوشنودی انسان ان کوششوں کے ساتھ حاصل کرتا ہے تو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسے کیا کچھ نہ قربان کر دینا چاہئے۔ یہ دنیا کیا ہے اور اس کے اموال وامتعہ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ مگر ان کے حاصل کرنے اور دنیا کی چند روزہ زندگی کے آرام کے لئے ہم اپنے حکام کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوئی فکر نہیں ہوتی...... اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا لیکن اس فرمان کے ہوتے ہوئے لوگ فساد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف منصوبوں سے باز نہیں آتے بلکہ روز بروز ترقی کرتے ہیں۔ کیا اگر حکام سلطنت کی طرف سے اس قسم کا کوئی اعلان ہو جائے کہ ہم فلاں بات کو پسند نہیں کرتے تو کیا لوگ ایسی ہی بے توجہی کریں جیسی کہ اس حکم کے پورا کرنے میں بے توجہی کا اظہار کرتے ہیں۔ شاید اس بے توجہی کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے حکام تو نظر آتے ہیں اور سامنے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا اور نظروں سے پوشیدہ ہے مگر یہ کوئی وجہ ہے؟ جب وہ اپنی طاقتوں کا اظہار ایسے رنگ میں کرتا رہتا ہے کہ اس میں کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا تو پھر اس کی قدرتوں سے کون منکر ہو سکتا ہے جبکہ نہایت محدود اختیار والے حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کا ہمیں اس قدر خیال رہتا ہے تو پھر اس قادر مطلق خدا کی خوشنودی کے حاصل کرنے کی ہمیں کس قدر زیادہ فکر ہونی چاہئے۔

بعض لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ جن سے فساد پھوٹ پڑے اور تفرقہ نمودار ہو جائے...... خوب یاد رکھو کہ فساد کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ فساد چھوڑ دو ہر ایک بات صفائی کے ساتھ کرو۔ جب تم اپنے حکام اپنے ماں باپ اپنے اساتذہ اپنے بھائیوں اپنی بیویوں بلکہ اپنے بچوں کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کو پسند نہیں کرتے اور اُن کو خوش کرنا چاہتے ہو تو کیا خدا تعالیٰ کا درجہ ان سے بھی گرا ہوا ہے کہ ان کی ناراضگی کا خوف نہیں کرتے اور فسادوں اور تفرقہ بازیوں سے بچتے۔ خوب یاد رکھو کہ فسادی مفلح کبھی نہیں ہوتے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ'' (الفضل 16 جون 1913ء)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے دورہ جاپان کے موقع پر

جاپانی قوم کی طرف سے خصوصی اظہار تشکر

اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے، جنگ عظیم دوم کے بعد جاپان کے استحکام کے لئے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے کردار، جاپان میں آنے والے زلزلوں و تسونامی کے موقع پر جماعت احمدیہ کی ناقابل فراموش خدمات پر ہم امام جماعت احمدیہ کے شکر گذار ہیں۔

جاپان کے ممبران پارلیمنٹ اور دانشوروں کا اظہار خیال

انیس احمد ندیم۔ نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان

خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایسا شجرہ طیبہ ہے جو بلا تفریق مذہب و رنگ و نسل تائیدِ الٰہی اور نصرت خداوندی کے ساتھ اقوامِ عالم کو اپنی برکات و فیوض سے متمتع کر رہا ہے۔ متبعین خلافت ہر وقت اِس یقین اور ایمان سے لبریز ہوتے ہیں کہ نور یزدانی سے منور خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور ان کی ستائش دراصل اس بات کا اعتراف ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ خلافتِ احمدیہ کی اتباع سے وابستہ ہے۔

جاپانی بھی اُن خوش قسمت اقوام میں شامل ہیں جنہیں برکاتِ خلافت سے فیضیاب ہونے کی توفیق ملی۔ نومبر 2013ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ جاپان کے موقع پر جاپانی سیاستدانوں، وکلاء، دانشوروں، پروفیسرز اور عام طبقہ کی جانب سے اس بات کا برملا اظہار کیا گیا کہ جاپانی قوم جماعت احمدیہ کے مسلسل احسانات پر امام جماعت احمدیہ کی شکر گذار ہے۔

اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے پر امام جماعت احمدیہ کی شکر گذاری

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ، استقبالیہ تقریب اور مجلس سوال و جواب میں شامل ہونے والے جاپانی احباب نے اس بات پر غیر معمولی مسرت کا اظہار کیا کہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات اور ارشادات کی بدولت اسلام کے بارہ میں ان کے خیالات اور تاثرات یکسر بدل گئے ہیں۔ Chugainippo اخبار نے استقبالیہ تقریب کی رپورٹنگ کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

''حضرت احمد نے بڑے واضح اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا۔ کبھی عربی اور کبھی انگریزی الفاظ آپ کے خطاب کا حصہ تھے۔ جس کا خلاصہ بیان کریں تو صرف یہ ہوگا کہ یہ خطاب اقوام عالم اور مذہبی دنیا کے لئے امن کے پیغام پر مشتمل تھا۔

سب سے دلچسپ پہلو جو آپ نے ارشاد فرمایا وہ یہ تھا کہ ''اسلام آزادی اظہار اور دوسروں کے احترام کا اعلان کرتا ہے اور مذہبی معاملات میں جبر کے خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انسانوں کے احترام، عدل وانصاف کے قیام اور معاملات میں صفائی کا حکم دیتا ہے''

تقریب میں شامل ایک سو سے زائد مہمانوں نے نہایت ادب کے ساتھ حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور خطاب پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Higashi نے کہا کہ وہ خود کو خوش قسمت تصور کرتی ہیں کہ آج کی مجلس میں موجود تھیں اور انہوں نے کہا میں امام جماعت احمدیہ کے خیالات، امنِ عالم کی خواہش اور ایک زبردست خطاب پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔''

ناگویا کے میئر کی طرف سے اظہار تشکر اور سلیوٹ

حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے اور آپ کے خطاب سے مستفیض ہونے والے مہمانوں میں ناگویا کے میئر بھی شامل تھے انہوں نے حضور انور سے تفصیلی بات چیت بھی کی اور اس دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کہ امام جماعت احمدیہ کی شخصیت اور نہایت

حضور انور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے Mr Akio Najima (مشہور وکیل)

خوبصورت خیالات اور دنیا کے امن کی خواہش اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ آئندہ امن کا نوبل انعام آپ کو دیا جائے۔ ناگویا کے میئر Mr Kawamura نے اپنے ایڈریس کے دوران حضور کو سلیوٹ بھی پیش کیا۔

جاپان کے استحکام کے لئے حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات پر خصوصی اظہار تشکر

جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد جاپان شکست وریخت کا شکار اور کسی مسیحا کی مدد کا منتظر تھا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے روحانی فرزند حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جاپان کے عظیم الشان محسن کے طور پر نمودار ہوئے۔ 1951ء میں سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں انہوں نے نمائندگان کو ایک ایسے معاہدہ پر مجبور کیا جس سے جاپان دوبارہ دنیا میں سر اُٹھانے کے قابل ہوسکا۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اس موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا کہ:

"The peace with Japan should be a premised on justice and reconciliation, not on vengeance and oppression. In future Japan would play an important role as a result of the series of reforms initiated in the political and social structure of Japan which hold out a bright promise of progress and which qualify Japan to take place as an equal in the fellowship of peace loving nations".

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ان خدمات کا برملا اعتراف 2012ء میں پاکستان اور جاپان کے مابین سفارتی تعلقات کی ساٹھ سالہ تقریبات کے موقع پر جاپانی وزیر خارجہ اور دیگر اعلیٰ حکام کی طرف سے بھی سامنے آچکا ہے۔ جاپانی وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام نے ایک موقع پر خاکسار کو حضرت چوہدری صاحب کے دستخط دکھائے جو انہوں نے بطور تبرک اپنے archives میں محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ ان خدمات کے بارہ میں ایک پاکستانی سفارتکار ومصنف ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب اپنی کتاب ''سفیر اور سفارت کاری۔ ایک دور کی کہانی'' میں لکھتے ہیں کہ:۔

''1964ء میں اس تقریر پر جاپان کی قدردانی کا اظہار شہنشاہ ہیرو ہیٹو اور ملکہ جاپان کی طرف سے میں نے اس وقت دیکھا جب ظفر اللہ خان بحیثیت انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ذاتی دورے پر ٹوکیو آئے ہوئے تھے شہنشاہ کے گرینڈ چیمبرلین نے مجھے ٹیلیفون کیا'' سنا ہے کہ ظفر اللہ خان ٹوکیو آئے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں شہنشاہ اور ملکہ کا آج کے لنچ کی دعوت کا پیغام پہنچا دیں، پھر اس نے

حضور انور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے Mr. Yoshiakia اور Professor Hiroko Minesaki

مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس ظفر اللہ خان کی سان فرانسسکو صلح کے معاہدے والی تقریر کی کاپی ہے؟ یہ اشارہ تھا کہ ظفر اللہ خان کو محض اس تقریر کی وجہ سے غیر معمولی اعزاز دیا جارہا ہے۔''

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے موجودہ دورہ جاپان کے موقع پر بھی جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں نے خلافت احمدیہ کے ایک خادم کے اس احسان کو یاد رکھا۔ قومی اسمبلی کے سینئر ترین ممبر پارلیمنٹ سابق وزیر خزانہ اور سابق وزیر مواصلات و پوسٹل سروسز ڈاکٹر Shozaburo Jimi نے مؤرخہ 11 نومبر 2013ء کو استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے نہایت ممنونیت اور ادب کے ساتھ اظہار کیا کہ:۔

''دوسری جنگ عظیم کے بعد 1951ء میں سان فرانسسکو میں ایک معاہدہ ہوا تھا جس میں جاپان پر بعض سخت پابندیاں لگائی جارہی تھیں۔ اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جاپان کے حق میں ایک زبردست تاریخی تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ معاہدہ اور پابندیاں جاپان کے ساتھ عدل اور انصاف کی بنیاد پر ہونی چاہئیں انتقام کی بنیاد پر نہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مستقبل میں جاپان ساری دنیا میں معاشی لحاظ سے اور امن کے لحاظ سے ایک اہم کردار ادا کرنے والا ملک ہوگا۔ چنانچہ آپ نے جاپان کی آزادی میں اور جاپان کے آگے بڑھنے میں بہت عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں''۔

موصوف نے کہا کہ میں آج جاپان کے ایک وزیر کی حیثیت سے جاپانی قوم کی طرف امام جماعت احمدیہ اور آپ سب کا شکر گذار ہوں کیونکہ وہ (حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ) جماعت احمدیہ کے ایک مخلص ممبر تھے۔

ناگویا میں منعقد ہونے والے استقبالیہ میں مکرم Akio Najima صاحب جو ہائی کورٹ بار کے عہدیدار اور ایک مشہور وکیل ہیں انہوں نے بھی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جاپانی قوم کی طرف سے نہایت ادب کے ساتھ سر جھکا کر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ''یہ احسان جاپانی قوم کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جانے والا احسان ہے''

1995ء میں کوبے شہر میں آنے والے زلزلہ کے بعد جماعت کی خدمات پر اظہار تشکر

17 جنوری 1995ء کو جاپان کے ساحلی شہر کوبے میں شدید زلزلہ آیا۔ زلزلہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خصوصی توجہ اور راہنمائی کے نتیجہ میں جماعت کو مسلسل تین ماہ تک زلزلہ زدگان کی خدمت کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے ناظرین بھی کوبے کے نام سے متعارف ہوئے اور اپنی دعاؤں وعطیات کے ذریعہ سے مصیبت زدگان کی مدد کی توفیق پاتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جاپان کے موقع پر Mr. Hiroshi Ueno, Mr Hiroshi , Mr.Yoshi Iwamura اور Mr Akio Najima نے اپنے تاثرات میں خاص طور پر ان کاوشوں کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر امام جماعت احمدیہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ کوبے کرسچین چرچ کے Mr Yoshio Iwamura نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ 1995ء میں کوبے میں آنے والے زلزلے کو بہت سارے جاپانی بھی بھول چکے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی خدمات اب بھی یاد رکھی جاتی ہیں''

2011ء میں آنے والے زلزلہ اور تسونامی کے بعد جماعت کی خدمات پر خصوصی اظہار تشکر

11 مارچ 2011ء کو شمال مشرقی جاپان میں ایک

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

يُصَلّوْنَ عَلَيْكُمْ صُلَحاءُ الْعَرَبِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ

ہم خدامِ امام قادیان دارالامان میں عرب ملک فلسطین سے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آپ کے پیارے مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کو پہنچانے آئے ہیں۔

آپ کی تبلیغ عرب ملکوں اور عربوں کے گھروں اور کانوں تک ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ پہنچ گئی ہے۔

حضور انور چاہتے تھے کہ ہم اسلام پر حملے کرنے والے عیسائی عرب چینلز کا جواب دیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں ساحر کا سحر اس پر الٹ پڑا اور مصر کے سب سے بڑے قبطی پادری نے MTA پر یہ اعتراف کیا کہ تم نے عیسائی چرچ کو اس حد تک تنگ کیا ہے کہ مَیں آپ کے اعتراضات کے ردّ کے سوا اَور کوئی کام ہی نہیں کر پا رہا۔

جب تک ہم خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور اللہ ہمارے ساتھ ہے کوئی دنیا کی طاقت ہماری راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ خلافت کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے موقع پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی تعارفی تقریر

(ترجمہ: عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت فلسطین اور مکرم ہانی طاہر صاحب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال (2013ء) جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

اس جلسہ میں مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو حضور انور نے ایک سیشن کی صدارت کا شرف بھی عطا فرمایا۔ جلسہ کے دوسرے دن ان کی ایک چھوٹی سی تعارفی تقریر بھی ہوئی جس کا اردو ترجمہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

....

بسم الله الرحمن الرحيم۔

الحمد لله أولاً و آخراً و فی کل حين۔

تمام حمد کرنے والوں کی تمام حمدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اور درود وسلام حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین اور اشرف المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

صاحب صدر اور حاضرین کرام!

فـي الـقـاديان أتى الـمهدي جبريلُ
فـعـمَّ تـلک الـرُّبـى ذکـرٌ و تـرتيلُ
طـوبـى لأرضٍ أتى الـمهيُّ ساحتَها
مـجـاهـداً سيفُـه بالـحقِ مصقولُ

قادیان میں حضرت مہدی معہود کے پاس جب جبریل علیہ السلام آئے تو یہاں کے نشیب وفراز میں ان کا ذکر پھیل گیا۔ اس زمین کو مبارک ہو جس میں مہدی مجاہد بن کر نازل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں حق کی کھنچی ہوئی تلوار تھی۔

ہم خدامِ امام قادیان دارالامان میں عرب ملک فلسطین سے آئے ہیں جو کہ انبیاء کی سرزمین ہے۔ تاکہ اس امانت کو ادا کریں جس کا مکلّف ہمیں سید الخلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا تھا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آپ کے پیارے مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کو پہنچانے آئے ہیں۔ چنانچہ ہم بآواز بلند کہتے ہیں اے سید الثقلین کے خدام صادق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور اہل قادیان کو بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

میرے بہن بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کو عربوں سے بہت محبت تھی، عربوں کی زمین سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہام کیا ہے کہ مَیں ان کی مدد کروں اور انہیں راہ راست کی طرف ہدایت کروں اور ان کے حالات کی اصلاح کروں۔ اور مجھے آپ اس بارہ میں انشاء اللہ کامیاب پائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے دلی سوز اور جوش سے عربوں کا خیال رکھا اور اس بات کا اہتمام کیا کہ آپ کی دعوت اور کتب آپ کے حبیب کے دیار یعنی دیار عرب میں پہنچائیں لیکن چونکہ سلاطین عرب کے کارندے ان کتب کو جلا دیتے تھے۔ حضور علیہ السلام اپنی کتاب حمامة البشری میں فرماتے ہیں کہ مَیں آپ کو یہ کتب بھجوانا چاہتا ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ سلطان کے بعض کارندے بدظنی کی راہ سے کتابوں کو پڑھ کر پھاڑ دیتے ہیں۔ پس اے عزیزو! مجھے بتاؤ کہ میں یہ کتب کیسے بھیجوں اور کونسی تدبیر اختیار کروں کہ یہ کتب آپ تک پہنچ سکیں۔ مَیں اس بارہ میں اپنے طور پر کوشش کر رہا ہوں اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرتا ہوں۔

آج ہم عرض کرتے ہیں کہ ہاں یا سیدی آپ کی تبلیغ عرب ملکوں اور عربوں کے گھروں اور کانوں تک ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ پہنچ گئی ہے۔ ایم ٹی اے العربیہ جس کی ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف خواہش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش غیر معمولی رنگ میں پوری کردی۔

ایک بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ آپ لوگ کوئی عرب سیٹلائٹ ڈھونڈ کر اس پر MTA کی نشریات کیوں نہیں دیتے۔ میں نے اپنی ناقص سوچ اور خیال میں سمجھا کہ شاید حضور کو حالات کا علم نہیں کیونکہ یہ بالکل ممکن نہیں کہ عرب لوگ ہمیں کسی عربی سیٹلائیٹ پر MTA نشر کرنے کی اجازت دیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو لہاماً بتایا تھا "إني معک يا مسرور" چنانچہ حضور انور کے صرف کہنے سے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہم نے نورسات نامی ایک کمپنی کے ساتھ معاہدہ کرلیا جو اپنے چینلز کو مصر کے سیٹلائیٹ نائل سات کے ذریعہ چلاتی تھی اور اللہ کے فضل سے اس پر MTA العربیہ کی نشریات شروع ہوگئیں۔ حضور انور چاہتے تھے کہ ہم اسلام پر حملے کرنے والے عیسائی عرب چینلز کا جواب دیں جنہوں نے عرب دنیا میں عیسائیت پھیلانے کی مہم شروع کر رکھی تھی۔ چنانچہ ہم نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پروپیگنڈے کا جواب دینا شروع کیا۔ یہ درست ہے کہ عربوں کو عیسائی بنانے کی مہم شروع تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کو سنا اور آپ آج تک دعائیں کر رہے ہیں کہ "اللہ مدد فرمائے۔ اللہ نصرت فرمائے"۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں ساحر کا سحر اس پر الٹ پڑا اور مصر کے سب سے بڑے قبطی پادری نے MTA پر یہ اعتراف کیا کہ تم نے عیسائی چرچ کو اس حد تک تنگ کیا ہے کہ مَیں آپ کے اعتراضات کے ردّ کے سوا اَور کوئی کام ہی نہیں کر پا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے منہ سے یہ حقیقت نکلوائی۔ چنانچہ کئی لوگ جو عیسائی بن گئے تھے اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے واپس اسلام کی گود میں آگئے۔ یہ بات عیسائیوں کو ایک آنکھ نہ بھائی چنانچہ قبطی چرچ نے MTA بند کرنے کے لئے عدالت میں دعویٰ کردیا لیکن ناکام رہے اور پھر مصری صدر سے مدد چاہی۔ ان کے ساتھ وہابی بھی شامل تھے چنانچہ 28 جنوری 2008ء کو صدارتی حکم کے تحت MTA العربیہ بند کردیا گیا۔ عین اس وقت جب کہ اس پر درود شریف اللھم صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابرھیم پڑھا جا رہا تھا۔ دشمن اس کارنامے پر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ انہوں نے مسیح محمدی کی آواز بند کردی ہے لیکن ان کی یہ خوشی بالکل عارضی ثابت ہوئی۔ آسمان ان کی اس حرکت پر غضب ناک ہوگیا۔ حضور انور نے اس پر فرمایا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا۔ چنانچہ MTA بند کرنے کے چند روز بعد مصر کو انٹرنیٹ کی سپلائی دینے والی تین لائنیں ازخود منقطع ہوگئیں۔ دو بحیرہ روم میں اور ایک بحیرہ احمر میں۔ اور مصر کو انٹرنیٹ بند ہونے کے باعث بڑے خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ اور آج تک کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیسے منقطع ہوئیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ جس دن انہوں نے MTA کی نشریات بند کی تھیں اس کے ٹھیک تین سال بعد جب آسمان پر خدا غضبناک ہوا تو اہل زمین بھی غضبناک ہوکر نکل کھڑے ہوئے اور اسی صدر کے خلاف اسی دن اسی مہینے اور عین اُسی وقت ہنگامے شروع کر دیئے۔ چنانچہ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا کا وعدہ بڑی شان سے پورا کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بات کس شان سے پوری ہوئی۔

یہی ہمارا زندہ خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا تھا: "انی معک یا مسرور"۔ پس جب تک ہم خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور اللہ ہمارے ساتھ ہے کوئی دنیا کی طاقت ہماری راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ خلافت کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم اس الہام "انی معک یا مسرور" کی برکت سے ان بے شمار افضال کے وارث بن رہے ہیں۔ MTA العربیہ کے بند کرنے کے چند ماہ کے بعد مصری نائل سات تباہ ہوگیا، مصر اور کئی عرب ملک ایک دوسرے سیٹلائٹ پر اپنی نشریات لے جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔ اس پر ایک ایسی سلاٹ تھی جو ایک یورپین کمپنی نے خریدی ہوئی تھی جو ہمیں مل گئی اور اس وقت سے اب تک ہم اپنی نشریات اسی سیٹلائٹ پر نشر کر رہے ہیں۔ الحمد للہ ربّ العالمین۔ تمام عرب کے مختلف ممالک: مراکش، الجزائر، تیونس، مصر، جزیرہ عربیہ، امارات، عراق، شام، اردن اور فلسطین سے بکثرت عرب احباب اس جماعت یعنی امام مہدی و مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور مجھے الہامًا کہا ہے کہ مَیں ان کی مدد کروں اور انہیں راہ راست کی طرف ہدایت کروں اور ان کے حالات کی اصلاح کروں، اور مجھے آپ اس بارہ میں کامیاب پائیں گے، پوری شان سے پورا ہو رہا ہے۔ بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک طبعوں پر فرشتے نازل کر رہا ہے۔ ایک واقعہ بیان کردیتا ہوں۔ ایک روز ایک شیعہ دوست نے عراق سے فون کرکے کہا کہ مجھے نہ حضرت مرزا غلام احمد کے بارہ میں کچھ معلوم تھا، نہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں۔ یہ رمضان کے ایام تھے اور ان دنوں عراق میں کشت وخون اور دھماکوں کا بازار گرم تھا۔ ایک رات عراق میں خون خرابے کے حالات سے پریشان ہوکر سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ایک بڑے مجمع میں فی البدیہہ فصیح و بلیغ تقریر کر رہا ہے۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ مَیں اُن کے قریب ہونے لگا تاکہ اُن کو اپنی بپتا سناؤں۔ اس پر خواب ختم ہوگئی اور ان کے خطاب میں سے صرف ایک شعر یاد رہ گیا جو یہ تھا:

تَـرَکْـنَـا هَـذِهِ الـدّنيـا بِـوَجْـهٍ
وَآثَـرْنَـا الْـجِـمَـالَ عَـلَـى الـجَـمَـالِ

یعنی ہم نے اس دنیا کو خیر باد کہہ دیا اور اس یار کے جمال کی خاطر دنیا کی زیب وزینت کو تج کردیا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے اس شعر کی تلاش شروع کردی۔ شیعہ علماء سے پوچھا سب جگہ تلاش کیا لیکن کہیں نہ ملا۔ ایک روز ٹی وی چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک MTA العربیہ لگ گیا جس پر یہی شعر چل رہا تھا۔ اس دوران حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر سکرین پر نظر آئی جس کے نیچے لکھا تھا: الامام المھدی والمسیح الموعود۔ کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میرا جسم کانپنے لگا اور بے ساختہ زبان سے بآواز بلند نکلا: اللّٰہ اکبر! اللّٰہ اکبر! مہدی ظاہر ہوچکے ہیں۔ اللّٰہ اکبر! جَاءَ المسیح۔ الحمدللّٰہ الحمدللّٰہ اوّلًا و آخرًا وفی کلّ حین۔

......☆......☆......☆......

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر124)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دیکھ لو وُہ ساری باتیں کیسی پُوری ہو گئیں
جن کا ہونا تھا بعید از عقل و فہم و اِفتکار
اُس زمانہ میں ذرا سوچو کہ مَیں کیا چیز تھا
جِس زمانہ میں براہیں کا دِیا تھا اشتہار
پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کِس طرح سُرعت سے شہرت ہوگئی دَر ہر دیار

(درِّثمین شائع کردہ نظارت نشرواشاعت قادیان صفحہ 175)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ جنوری اور فروری 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، اور جلد ازجلد ان شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

....

تحفظ ایک شہری کا بنیادی حق!

کراچی: کراچی کے علاقہ اورنگی ٹاؤن میں احمدیوں کے لئے جینا دوبھر ہو چکا ہے۔ متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے متعدّد احمدی یہاں پر رہائش پذیر ہیں۔ اس معاشرہ میں پائے جانے والے اینٹی احمدیہ عناصر نے خاص طور پر اس علاقہ کے احمدیوں کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچانے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دوسال کے دوران متعدد احمدیوں کو ٹارگٹ کر کے شہید کر دیا گیا۔ دوسری جانب احمدیوں کی شہادتوں پر انتظامیہ خاطر خواہ کوئی نوٹس لیتی دکھائی نہیں دیتی۔ ان تمام کارروائیوں کے پیچھے جن لوگوں کا ہاتھ ہے ان سے انتظامیہ بخوبی واقف ہے لیکن پھر بھی پولیس ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ نتیجۃً احمدی اس علاقہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہیں۔

احمدیوں کے خلاف سرگرم عمل تنظیموں میں خاص طور پر 'مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت'، 'کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ'، اور 'لشکرِ جھنگوی' شامل ہیں۔ اس تنظیم سے تعلق رکھنے والے افراد احمدیوں کو کھلے عام ہراساں کرتے اور دھمکیاں دیتے نظر آتے ہیں۔

ان لوگوں نے احمدیوں کو ہر طرح سے تکلیف پہنچانے کا گویا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔ وہ اس علاقے میں نہ تو کسی کو احمدیوں کا مکان خریدنے دیتے ہیں اور نہ ہی کسی کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی احمدی کے ملکیتی مکان میں کرائے دار کے طور پر رہائش اختیار کرے۔ وہ حالات سے تنگ آئے ہوئے احمدیوں کو یہاں سے خالی ہاتھ نکل جانے کا عندیہ دیتے ہیں۔ احمدیوں کی جان کو یہاں تحفظ حاصل نہیں، مال ومتاع کی حفاظت تو دور کی بات ہے۔ کچھ ہی روز قبل ایک احمدی فیملی اس علاقہ سے کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو رہی تھی کہ ان دہشت گرد تنظیموں کے چیلے چانٹے انہیں ان کا اپنا ذاتی سامان یہاں سے لے جانے میں روکیں کھڑی کرنے لگے۔ بالآخر کراچی میں موجود رینجرز کو اطلاع کی گئی اور ان کی موجودگی میں انہوں نے اپنے گھر کے سامان کو منتقل کیا۔

چاہیے تو یہ کہ انتظامیہ ایسے بدعنوان اور معاشرہ میں فساد پھیلانے والے عناصر کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے لیکن موجودہ حالات میں ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

مذہبی انتہا پسندی

کوٹ عبدالمالک، ضلع شیخوپورہ؛ 25/ جنوری 2014ء: ایک احمدی نوجوان ارشد احمد ایک حجام کی دوکان پر گئے۔ اس حجام نے اپنی دوکان پر اینٹی احمدیہ کیسٹ چلا رکھی تھی۔ ارشد نے اسے وہ نفرت انگیز کیسٹ روکنے کے لیے کہا مگر اس حجام نے صاف انکار کر دیا۔ ارشد وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دکان سے نکلنا ہی چاہتے تھے کہ اس حجام نے انہیں گالی دی۔ اس پر ارشد نے جذبات میں آکر اس حجام کو طمانچہ دے مارا۔ کچھ لوگوں کے درمیان میں پڑنے سے معاملہ وقتی طور پر رفع دفع ہوگیا۔

اگلے روز وہ حجام چالیس پچاس کے قریب نوجوانوں کو اکٹھا کر کے ارشد کے گھر پہنچ گیا۔ انہوں نے اوباشانہ طرزِ عمل دکھاتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے خلاف مغلظات بکیں اور نعرہ بازی کی۔ ارشد کے گھر موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ مجمع کچھ دیر بعد واپس جا رہا تھا کہ راستے میں واقع ایک اور احمدی قمر الضیاء کی موبائل فون کی دوکان میں سے انہیں باہر کھینچ لیا گیا اور انہیں مارا پیٹا گیا۔ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مبارک کی بے حرمتی کی اور ان کے خلاف دلآزار انداز میں نعرہ بازی کی۔ کچھ ہی دیر میں پولیس موقع پر پہنچی اور قمر کو اپنے ساتھ پولیس اسٹیشن لے گئی۔ کچھ دیر بعد پولیس نے اپنا مخصوص کردار ادا کرتے ہوئے ملّاں اور قمر الضیاء کے مابین صلح صفائی کروا دی تا کہ قمر ملّاں کے خلاف کوئی رپورٹ درج نہ کروائیں۔

شیخوپورہ کے ضلع میں واقع کوٹ عبدالمالک میں حالات کافی کشیدہ ہیں۔ احمدیوں کے خلاف ماضی میں ہونے والے واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہاں کی انتظامیہ اینٹی احمدیہ عناصر کا ساتھ دیتی رہی ہے۔

احمدی فیملی کا جینا دوبھر

گلشنِ اقبال شرقی؛ جنوری 2014ء: محمد سلیم انصاری یہاں پر رہائش پذیر ہیں۔ انہیں گذشتہ ایک سال سے دھمکی آمیز فون کالز اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے ذاتی مکان فروخت کر کے کرائے کے مکان میں رہائش اختیار کر لی ہے۔ ان کا پیچھا کرنے والے شدّت پسند انہیں یہاں بھی سکون سے نہیں دیکھ سکتے چنانچہ انہوں نے مالک مکان کو یہ پیغام دیا کہ سلیم کو جو کہ ''قادیانی گستاخ'' ہے اپنے مکان سے نکال دے۔ سلیم کے تین بچے ہیں۔ انہیں وجوہات کی بنا پر انہوں نے اپنا مکان بدل کر گلشن اقبال غربی کے علاقہ میں رہائش اختیار کرلی ہے مگر یہ فتنہ پرداز دہشت گرد یہاں بھی ان کا پیچھا چھوڑنے پر رضامند نظر نہیں آتے۔

احمدی پرنسپل کی مخالفت

رضاخیل بالا، ضلع پشاور؛ 13/ فروری 2014ء: ڈاکٹر محمد اقبال کی اہلیہ یہاں پر ایک سکول کی پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اس سکول کے کچھ بچوں نے کچھ پکانے کے لئے کچھ کاغذوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ غلطی سے ان کاغذات میں کچھ ایسے کاغذ بھی جلائے گئے جن پر قرآنی آیات درج تھیں۔ مقامی ملّاں کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے اس معاملہ کو لے کر ایک بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ ملّاں نے جو احمدیوں کے خلاف خصوصاً اور عام معاشرہ میں عمومًا مذہب کے نام پر کوئی نہ کوئی ایشو کھڑا کرنے کا بہانہ تلاش کر رہا ہوتا ہے علاقہ کے ڈی ایس پی سے مطالبہ کیا کہ سکول کی احمدی پرنسپل کے خلاف پولیس کیس درج کیا جائے۔ حسنِ اتفاق یہ ہے کہ اس دن پرنسپل رخصت پر ہونے کی وجہ سے سکول میں موجود بھی نہیں تھیں۔ لیکن اس کے باوجود ملّاں کا اصرار ہے کہ ضرور پرنسپل کے خلاف ہی مقدمہ درج کیا جائے۔ دریں حالات پرنسپل کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دفعِ شرّ کی نیت سے کچھ دن سکول جانے سے اجتناب کریں۔

ریٹائرڈ ججز احمدیوں کے خلاف سرگرمِ عمل

لاہور: انٹرنیشنل مجلس ختمِ نبوّت نے (ڈالرز میں امداد لینے والی یہ تنظیم ملّاں عبدالحفیظ مکی آف سعودی عرب کی سرکردگی میں کام کرتی ہے) مؤرخہ 26/فروری 2014ء کو لاہور میں ایک اینٹی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کی رپورٹنگ روزنامہ 'خبریں' کی مؤرخہ 29/فروری 2014ء کی اشاعت میں کی گئی۔ اس شائع شدہ رپورٹ کو بنیاد بناتے ہوئے کچھ امور ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

اس کانفرنس میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس (ریٹائرڈ) خواجہ شریف اور جسٹس (ریٹائرڈ) خالد محمود نے شرکت کی اور اس میں تقریر کی۔ اس کانفرنس میں درج ذیل بیانات دیے گئے اور مطالبات کیے گئے:

- احمدی دنیا میں کسی بھی فورم پر مسلمان نہیں کہلاتے
- پوری دنیا کی عدالتوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔
- احمدیوں کو عدالتی فیصلہ کہ وہ 'غیر مسلم' ہیں قبول کر لینا چاہیے تاکہ ایک اقلیّت کی صورت میں ان کے حقوق کی پاسداری کی جائے۔ بصورتِ دیگر انہیں عدالتی فیصلہ کو نہ ماننے کے جرم میں سزا ملنی چاہیے
- حکومتِ وقت کو ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ غیرت رکھنی چاہیے اور اس فریضہ کی انجام دہی کے لیے ہر ممکن اقدام کرنے چاہئیں۔ (اس سے ان کی مراد احمدیوں کے خلاف مقدمات چلانا ہے)
- حکومتِ وقت کو 'ربوہ' کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے وہاں کی زمین فرداً فرداً لوگوں کے نام الاٹ کرنی چاہیے۔ (درحقیقت یہ زمین کبھی بھی الاٹ نہیں کی گئی بلکہ چھیاسٹھ برس قبل صدر انجمن احمدیہ کو فروخت کی گئی تھی)
- تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت دھوکہ دہی اور جھوٹ کا دوسرا نام ہے۔ وغیرہ وغیرہ

مندرجہ بالا بیانات تعزیراتِ پاکستان دفعہ 153 الف کے سراسر منافی ہیں۔ جس کے مطابق جو کوئی بھی مذہبی، نسلی، لسانی یا علاقائی بنیاد پر لوگوں کے درمیان تفرقہ، نفرت یا بغض پیدا کرنے کی کوشش کرے اسے قید کر کے سزا دی جائے۔ یہ قید پانچ سال کے عرصہ تک محیط ہوسکتی ہے۔

عدالتِ عالیہ کے دو ریٹائرڈ ججز کا ایسی جگہ موجود ہونا اور تقاریر کرنا جہاں پاکستان کے قانون کی کھلم کھلا دھجیاں اڑائی جا رہی ہوں کافی حیران کن ہے۔ جبکہ پاکستان میں قانون کے پاسداروں کا یہ عالم ہے کہ اسی قبیل کے ایک اور ریٹائرڈ جج نذیر اختر کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ کسی بھی گستاخِ رسول کو سزا دینے کے لیے کسی قانون کی کسی شق کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسے کوئی بھی براہِ راست جہنم رسید کرسکتا ہے۔ (روزنامہ جنگ: لاہور 5/ستمبر 1999ء)

اس موقع پر رفیق تارڑ ریٹائرڈ جج لاہور ہائی کورٹ کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو بعد میں سینیٹر اور پھر صدرِ پاکستان کے عہدے پر فائز ہوا۔ اپنے کیرئیر کے ابتدائی سالوں میں وہ تحریکِ ختمِ نبوّت کا ایک سرگرم رکن ہونے کے ساتھ ساتھ جنرل ضیاء الحق کے مداحوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس نے اپنے ایک مضمون مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت 27/جنوری 1997ء میں لکھا کہ:

'اگر وی آئی پی یا قابلِ احترام لوگ بھی اینٹی قادیانی آرڈیننس پر سوال اٹھانے کی کوشش کریں گے تو انہیں ناموسِ رسالت پر اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار بیٹھے لاکھوں مسلمانوں کی لاشوں کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔'

ان خبروں کو پڑھ کر ایک منصف مزاج اندازہ لگا سکتا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے لیے انصاف کے فقدان اور ان سے عدالتوں میں بھی روا رکھا جانے والے امتیازی سلوک کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں۔

یہ کانفرنس 'ایوانِ اقبال' میں منعقد کی گئی جو کہ عوام سے حاصل کیے جانے والے فنڈز سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت ملّاں عبدالحفیظ مکّی نے کی اور اس میں ملّاں احمد علی سراج (کویتی) نے بھی تقریر کی۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے خطیبوں میں الیاس چنیوٹی، امجد خان، امیر حمزہ، زاہد الراشدی، افتخار اللہ شاکر وغیرہ شامل تھے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ جن کا داخلہ محرّم کے مہینے میں بعض اضلاع میں ممنوع ہے کیونکہ ان کے وہاں جانے سے فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا ملتی ہے۔

بیرونِ ملک سے آنے والے ان ملاّؤں کو چنیوٹ اور ربوہ لے جایا گیا جہاں پر انہیں بیرونِ ملک سے ملنے والی امداد کے ذریعہ قائم کیے جانے والے مدارس اور مساجد دکھائے گئے اور ان کے لیے پرتکلّف دعوت کا اہتمام کیا گیا تا کہ ان پر واضح کر دیا جائے کہ تیل کی کمائی حاصل کرنے والے ممالک سے درآمد کیا جانے والا پیسہ کن مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملّاں نے چنیوٹ سے ایک بیان جاری کیا کہ 'قادیانیت ایک بہت بڑا کینسر ہے! اس کے علاج کے لیے پوری امتِ مسلمہ کو مل کر کوشش کرنا ہوگی۔' (روزنامہ پاکستان، لاہور؛ 27 فروری 2014ء) یقیناً ملّاں کی مراد یہی ہوگی کہ صرف چند ممالک ہی نہیں بلکہ پوری امّتِ مسلمہ احمدیوں کے خلاف 'جہاد' میں مشغول ان مٹھی بھر 'علماء' کی خواہشات پوری کرنے کے لیے امداد مہیا کرے!

میر پور خاص میں اینٹی احمدیہ ریلیاں

نفیس نگر؛ 11 فروری 2014ء: ملّاں نے یہاں پر ایک اینٹی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں ملاّؤں نے حسبِ سابق جماعتِ احمدیہ کے خلاف تقاریر کیں۔ ان میں عبدالحلیم سرہندی سومرو، مسعود احمد طاہری اور محمد قاسم سمّوں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ملّاں قاسم مامون نے اپنے خطبہ جمعہ میں احمدیوں کے خلاف شرانگیز بیانات دیے اور انہیں گستاخِ رسولؐ قرار دیا۔

یہاں گورنمنٹ سکول فضل بھمبرو میں بھی عید میلاد النبیؐ کے موقع پر بھی اینٹی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنس نمازِ عشاء کے بعد شروع ہوئی اور صبح 3/ بجے تک جاری رہی۔ لگ بھگ 500 لوگ اس میں شامل ہوئے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم نعمت اللہ صاحب کی شہادت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ یکم جون 2010ء کی خبر کے مطابق نارووال میں اپنے گھر کے صحن میں سوئے ہوئے مکرم نعمت اللہ صاحب کو چھریوں سے پے درپے وار کر کے شہید کر دیا گیا۔ ان کا بیٹا منصور احمد اپنے والد کو بچانے آیا تو سفاک قاتل نے اسے بھی زخمی کر دیا۔

حملہ آور عابد بٹ گرفتار ہو گیا ہے جس کا تعلق مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہے۔ اُس نے سانحہ لاہور کے بعد یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ قلعہ احمد آباد میں بھی اب کسی احمدی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

محترم چودھری محمد احمد صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8 ستمبر 2010ء میں مکرم محمد شفیق صاحب نے اپنے ایک مضمون میں سانحہ لاہور کے دوران مسجد بیت النور میں شہادت پانے والے محترم چودھری محمد احمد صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

پاکستان ایئرفورس کے ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر اور آرمامنٹ ٹریڈ کے مایہ ناز اور ہر لحاظ سے آؤٹ سٹینڈنگ ڈپلومہ انجینئر محترم چودھری محمد احمد صاحب 28 مئی 2010ء کو خطبہ جمعہ کے دوران دہشتگردوں کی اندھا دھند فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئے۔ آپ کے پیٹ میں گولیاں لگی تھیں۔ آپ نے ایک نوجوان سے کہا کہ میرے پیٹ میں گولیاں لگی ہیں اس پر کپڑا باندھ دو۔ پھر زخمیوں کو پانی پلانے کے لئے کہا لیکن خود پانی نہیں پیا۔ اس دوران جب دہشتگرد اپنی گن دوبارہ لوڈ کرنے کے لئے جھکا تو یہ 82 سالہ بوڑھا زخمی شیر اُس پر جھپٹا اور اس کی گردن کو دبوچ کر قابو کرلیا۔ اتنے میں دیگر خدام بھی آگئے اور دہشتگرد پر قابو پالیا۔ تاہم اس ہاتھاپائی کے دوران آپ کو مزید گولیاں بھی لگ چکی تھیں۔ ایک ہتھیلی میں سے پار ہوئی، دوسری بازو میں کلائی کے پاس لگی اور تیسری پسلیوں میں پیٹ کے ایک طرف۔ لیکن اس حالت میں بھی دہشتگرد کی بارودی جیکٹ کو ناکارہ بنانے کی ہدایات دیتے رہے۔

آپ نے دھماکہ خیز مواد کو ناکارہ بنانے کے کورسز ایئرفورس کی طرف سے امریکہ میں کئے ہوئے تھے۔

1965ء میں شہید مرحوم اور خاکسار سرگودھا ایئربیس پر تعینات تھے۔ کوارٹرز بھی قریب قریب مل گئے۔ دونوں باجماعت نماز ادا کرتے۔ بعد میں دو اور دوست بھی وہاں آگئے۔ پھر چھٹی کے روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے تہجد کی بھی توفیق مل جاتی تھی۔

شہید مرحوم نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا تھا۔ آپ اپنے شعبہ آرمامنٹ یعنی شعبہ اسلحہ میں فرنٹ لائن کے ٹاپ کلاس ڈپلومہ انجینئر تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ذہین تھے ہر ٹیکنیکل اور غیرٹیکنیکل بات کی گہرائی تک فوراً پہنچ جایا کرتے تھے اور فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی بہت زیادہ تھی۔

1965ء کی جنگ میں پاکستانی فضائیہ نے انڈین فضائیہ پر برتری حاصل کرلی تھی۔ انڈین فضائیہ کے چیف نے اپنی پارلیمنٹ میں بیان دیا تھا کہ ہم پاکستانی فضائیہ کے لڑاکا جہازوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے کیونکہ وہ فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں سے لیس ہیں۔ یہ وہ میزائل تھا کہ جس کی نوک پر ایسے سنسرز نصب تھے جو دشمن کے جہاز کی ایگزاسٹ میں سے نکلنے والی الٹراوائلٹ ریز کو محسوس کر کے اُس کا پیچھا کرتے اور اگر اس دوران دشمن کا جہاز اپنی سمت بدلتا تو میزائل بھی اپنی سمت بدل لیتا اور آخرکار جہاز کی ایگزاسٹ پائپ میں داخل ہوکر پھٹ جاتا۔ یہ سارا عمل چند سیکنڈ میں مکمل ہوجاتا۔

1965ء کی جنگ کے دوران انڈین فضائیہ کے پاس لڑاکا جہازوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور زیادہ رفتار والے جہاز بھی تھے مگر فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل نہ تھے۔ جنگ سے قبل ہی امریکہ نے پاکستان ایئرفورس کو سپیئر پارٹس کی سپلائی بند کردی تھی۔ اس لئے پاکستان نے چین سے F6 لڑاکا جہاز حاصل کرلئے مگر چونکہ چین کے پاس مذکورہ میزائل نہیں تھے اس لئے یہ میزائل ان جہازوں پر نصب کرنے کی جگہ نہیں تھی۔ پاکستانی فضائیہ کے کئی قابل انجینئرز نے سرتوڑ کوشش کی کہ اس میزائل کو نصب کرنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کی جائے مگر ناکام رہے۔ یہ لوگ چوہدری محمد احمد صاحب کو بوجہ احمدی ہونے کے بلانا نہیں چاہتے تھے لیکن آخر مجبوراً انہیں بلانا ہی پڑا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور مسیح موعودؑ کی برکتوں سے آپ نے آتے ہی جگہ کی نشاندہی کردی۔ چنانچہ یہ میزائل نصب کر دیا گیا اور اس کا تجربہ کامیاب رہا۔

دھماکہ خیز مادہ جات، بم ڈسپوزل وغیرہ اور متعلقہ امور میں اعلیٰ مہارت کے باعث ایئرفورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ سول ڈیفنس لاہور میں ملازم ہوگئے۔ شہید مرحوم نے جب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں اپنا مکان بنوایا تو ساتھ ہی ایک چھوٹی سی مسجد بھی بنوائی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ سرگودھا سے بھی غیر از جماعت افراد کو ربوہ لایا کرتے تھے۔

محترم چوہدری محمد احمد صاحب شہید کے والد محترم ڈاکٹر نور احمد صاحب اور دادا محترم چوہدری فضل داد صاحب نے 22-1921ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔ شہید کے والد نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے ساتھ جونیئر ڈاکٹر کے طور پر بھی کام کیا تھا۔ انہوں نے شدھی تحریک کے دوران ایک سال سے زائد عرصہ وقف بھی کیا تھا۔ شہید مرحوم، آپ کے والد اور آپ کے دادا جان، یہ تینوں موصی تھے۔

شہید مرحوم بہت صاف گو اور منکسر المزاج تھے۔ کبھی غیبت نہ کرتے تھے۔ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ کینہ پروری ان میں بالکل نہ تھی۔ کبھی کسی سے رنجش نہ رکھی۔ غرضیکہ ان میں ہر وہ خوبی موجود تھی جو ایک سچے احمدی میں ہونی چاہئے۔ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مثالی نیک سلوک کرتے تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا۔ سب کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

مکرم فدا حسین صاحب شہید

الفضل 9 ستمبر 2010ء میں مکرمہ ن۔ مبشر صاحبہ نے اپنے مضمون میں مکرم فدا حسین صاحب شہید کا مختصر ذکرخیر کیا ہے جو 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں شہید کردیئے گئے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ 28 مئی کو میرے شوہر مکرم میاں مبشر احمد صاحب اور میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم فدا حسین صاحب نے بھی شہادت پائی۔ مکرم فدا حسین صاحب 1941ء میں کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ قریباً 5 سال کی عمر میں ماں باپ یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ 4 بہن بھائی تھے جو اپنے دو ماموؤں کی کفالت میں آگئے۔ مکرم فدا صاحب جب تین سال کے تھے تو انہیں پاؤں میں ایک شدید چوٹ آئی جو بعد میں ایک خطرناک ناسور کی شکل اختیار کرگئی۔ عرصہ دراز کے بعد وہ ناسور تو ٹھیک ہو گیا مگر ٹانگ بالکل سوکھ گئی اور اس طرح آپ نے ساری زندگی معذوری میں گزاری۔

1952ء میں آپ اپنے ماموؤں کے ہمراہ وزیرآباد منتقل ہوگئے۔ آپ نے کچھ عرصہ اپنا الگ کاروبار کیا۔ مگر خاطرخواہ فائدہ نہ ہوا اور مقروض ہوگئے۔ جس کی وجہ سے کاروبار چھوڑ دیا۔ آپ ایک سادہ، صابر و شاکر، قناعت پسند، تقویٰ شعار، پرہیزگار انسان تھے۔ ساری زندگی نماز باجماعت ادا کی۔ رات کا زیادہ حصہ ذکرالٰہی اور تہجد میں گزارتے اور روزانہ لمبی تلاوت کیا کرتے تھے۔

آپ ایک بااصول انسان تھے۔ بہت کم گو اور کم خور تھے۔ کھانا کھانے، نہانے اور سونے کا وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ بہت صفائی پسند تھے۔ صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ بے حد منظّم زندگی گزاری۔ مشکل سے مشکل کام اگر ان کو سونپ دیا جاتا تو اسے کر کے ہی دَم لیتے تھے۔ ان کا ایک اور وصف یہ تھا کہ وہ مریضوں کے بےلوث خدمت گزار تھے۔ اپنے کئی رشتہ داروں کی دن رات خدمت کی۔ اپنی ممانی کی جن کو اپنی ماں سمجھتے تھے قابل مثال خدمت کی۔ ان کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ محتاجوں اور ضرورت مندوں کو قرضہ حسنہ بخوشی دے دیا کرتے تھے اور کبھی بھی واپسی کا تقاضا نہیں کرتے تھے۔ لینے والا اپنی سہولت کے مطابق رقم واپس کر دیتا تو لے لیتے۔

گزشتہ بیس سال سے میرے ہاں مقیم تھے۔ میرے بچوں اور بچوں کے بچوں سے بے حد محبت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ معذوری کے باوجود نمازیں ہمیشہ باجماعت ادا کرتے۔ کھاریاں میں مسجد کا گھر سے فاصلہ دو میل تھا لیکن آپ کوشش کر کے چار نمازیں مسجد جا کر ادا کرتے۔

مکرم محمد شاہد صاحب شہید

الفضل 9 ستمبر 2010ء میں مکرم محمد انور صاحب کے قلم سے مکرم محمد شاہد صاحب (شہید لاہور) کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مکرم محمد شاہد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب کا آبائی تعلق کوٹلی آزاد کشمیر سے تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 جون 2010ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا بھی ذکرخیر فرمایا۔

آپ اپنے والدین کے بڑے بیٹے تھے۔ نہایت فرمانبردار، والدین کی خدمت کرنے والے اور حسن اخلاق کے مالک تھے۔ خدمت دین کا بھرپور جذبہ رکھتے اور چندے بروقت ادا کرتے۔ شہادت کے وقت بھی جیب سے پچاس روپے کی صدقہ کی رسید نکلی۔ اپنے حلقہ میں نائب زعیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت خلق کی ڈیوٹیاں بڑے شوق سے دیتے۔ 28 مئی 2010ء کو ان کے بھائی نے نماز جمعہ پر ڈیوٹی کے لئے جانا تھا لیکن آپ نے کہا کہ اس جمعہ کو مَیں جاؤں گا، تم اگلے جمعہ کو چلے جانا۔ اس طرح آپ محراب کے ساتھ محترم امیر صاحب ضلع لاہور کے قریب ڈیوٹی دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید مرحوم نے اپنے پیچھے والدین کے علاوہ چار بھائی اور ایک بہن سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کی والدہ کہتی ہیں کہ میرا بیٹا سب بیٹوں سے اچھا اور بہت سی خوبیوں کا مالک تھا اور واقعتہً اس لائق تھا کہ وہ اللہ کے حضور قربانی کے لئے پیش کیا جائے۔ آپ کے والد محترم نے بتایا کہ میرا بیٹا بہت اطاعت گزار اور شریفانہ زندگی بسر کرنے والا تھا اور ہر ایک سے بہت احترام سے پیش آتا تھا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11 اگست 2010ء میں شامل اشاعت مکرم خوشی محمد شاکر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

تم تھے سجدے میں گریاں خدا کے لئے
اک اسی کی وفا اور رضا کے لئے
تمہیں مل گیا خُلد میں اک مقام
شہیدانِ لاہور تم پر سلام
مبارک شہادت مبارک مقام

شہیدو ہمیں آپ پر فخر ہے
ہمارے لئے صبر ہی صبر ہے
یہی ہے دعا اور یہی انتقام
شہیدانِ لاہور تم پر سلام
مبارک شہادت مبارک مقام

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5 اگست 2010ء میں ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب کے کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

دل غم سے چور چور ہے آنکھ اشکبار ہے
ہر اک نفس اداس ، فضا سوگوار ہے
ردّ عمل کمال ہے ہر احمدی کا آج
شدت ہے نہ بغاوت ، نہ چیخ و پکار ہے
جو خانۂ خدا میں لہو سے وضو کریں
رب کو ہے ان سے پیار، انہیں رب سے پیار ہے
مولا ہر اک شہید کے درجات کر بلند
صبر جمیل دے اُسے ، جو سوگوار ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 23, 2014 – May 29, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday May 23, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Quran
01:20	Huzoor's Tour Of Singapore: A programme documenting Huzoor's visit to Singapore in 2006.
02:10	Japanese Service
03:10	Tarjamatul Quran Class: Recorded on May 6, 1997.
04:20	Hijrat: An Urdu discussion highlighting some of the problems faced by immigrants in the West.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 119.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Quran
06:55	Huzoor's Reception In Melbourne: Recorded on October 11, 2013.
07:50	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:50	Indonesian Service
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:20	Seerat-un-Nabi
13:45	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:00	Yassarnal Quran
14:30	Shottor Shondhane
15:35	The Life Of Hazrat Ali[ra]
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Huzoor's Reception In Melbourne
19:15	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday May 24, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:10	Huzoor's Reception In Melbourne
02:10	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 120.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:05	Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 8, 2012.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on July 8, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Kuch Yaadain Kuch Baatain
16:00	Live Rah-E-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Story Time
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday May 25, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
04:05	Kuch Yaadain Kuch Baatain
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 121.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on October 7, 2013.
07:45	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
08:45	Question And Answer Session: Recorded on November 18, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on May 31, 2013.
12:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:45	Yassarnal Quran
13:10	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
14:15	Shotter Shondhane
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
16:15	Ashab-e-Ahmad
16:50	Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:30	From Democracy To Extremism: An interactive discussion programme examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
20:35	Roots To Branches
21:00	Development Of Mosques
21:45	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session: Recorded on November 18, 1995.

Monday May 26, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
01:55	Roots To Branches
02:30	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
03:45	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 122.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:05	Huzoor's Reception In Sydney: Recorded on October 18, 2013.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on May 4, 1998.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on March 7, 2014.
11:05	Malayalam Service
11:35	Muslim Scientist
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Malayalam Service
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Huzoor's Reception In Sydney [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda
22:05	Friday Sermon [R]
23:05	Malayalam Service
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday May 27, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Reception In Sydney
02:30	Kids Time
03:00	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2008.
03:55	Muslim Scientist
04:10	Quiz Khilafat Jubilee
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 123.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on October 7, 2013.
08:00	Aao Kahani Sunain
08:30	Australian Service
08:55	Question And Answer Session: Recorded on November 18, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
14:00	Bangla Shromprochar
15:00	Spanish Service
15:30	Maidane Amal Ki Kahani: A series of programmes looking at the lives and experiences of Waqfeen-e-Zindagi.
16:15	Guftugu
17:00	Aao Kahani Sunain
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:30	Friday Sermon: Recorded on May 23, 2014.
20:30	Australian Service
21:00	From Democracy To Extremism
22:00	Aao Kahani Sunain
22:20	Guftugu
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday May 28, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:15	Maidane Amal Ki Kahani
03:00	Australian Service
03:30	Guftugu
04:20	Aao Kahani Sunain
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 124.
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:15	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:50	Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 9, 2012.
08:15	Real Talk
09:15	Question And Answer Session: Recorded on July 8, 1995.
10:20	Indonesian Service
11:20	Swahili Service
12:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:35	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:50	Kids Time
16:25	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:50	Real Talk
20:50	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:30	Kids Time
22:05	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday May 29, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Address
03:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:50	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 125.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Peace Conference 2007: A Peace Conference held at the Bait-ul-futuh Mosque on March 24, 2007.
07:40	Beacon Of Truth
08:50	Tarjamatul Quran Class: Recorded on May 7, 1997.
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Muzakarah
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on May 23, 2014.
14:00	Shotter Shondhane
16:05	Persian Service
16:30	Tarjamatul Quran Class [R]
18:00	World News
18:20	Peace Conference 2007 [R]
19:00	Love For The Promised Messiah
19:30	Faith Matters
20:30	Hijrat: An Urdu discussion highlighting some of the problems faced by immigrants in the West.
21:00	Tarjamatul Quran Class [R]
22:50	Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 16 May , 2014 | Issue No. 20

ہلنگڈن کے میئر اور میئرس کی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

رپورٹ: عابد وحید خان ۔ انچارج شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن لندن

8/اپریل 2014 بروز منگل کی شام لندن کے علاقہ ہِلنگڈن (Hillingdon) کے میئر کونسلر ایلن کوف مَین (Councillor Allan Kauffman) اور ان کی اہلیہ میئرس لِن کوف مَین (Lynne Kauffman) عالمگیر جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے سربراہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لیے مسجد فضل لندن تشریف لائے۔

ان معزز مہمانوں نے 11/فروری 2014ء کو گِلڈ ہال (لندن) میں منعقد ہونے والی مذاہبِ عالم کانفرنس میں حضورِانور کا معرکۃ الآراء خطاب سننے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ سے ملاقات کرنے کی درخواست کی تھی۔

قریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذہب اور اس کی اہمیت پر بات کی۔ نیز ہر فردِ واحد کے اپنے مذہب کو بہتر طور پر سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ ایک انسان اسی وقت اپنے مذہب کی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہوسکتا ہے جب وہ اسے درست طور پر سمجھتا بھی ہو۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بین المذاہب ڈائیلاگ بہت اہمیت کے حامل ہیں اور اس کے لئے تمام مذاہب کے نمائندوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے نظریات وعقائد کو درست طور پر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس ملاقات کے دوران میئر نے اس حقیقت کا ذکر کیا کہ آج کی دنیا بہت زیادہ مادہ پرست ہوگئی ہے۔ جس پر حضورِانور نے فرمایا کہ

”یہ بات درست ہے، لیکن اس بات میں بھی شک نہیں کہ مادی دنیا اور مذہب ایک دوسرے سے مختلف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ قدم بقدم چل سکتے ہیں بشرطیکہ ہر آدمی اپنے مذہب کی حقیقت سے آشنا ہو۔“

اس ملاقات کے دوران حضورِانور ایدہ اللہ نے ان دونوں معزز مہمانوں کو جلسہ سالانہ انگلستان 2014ء میں شرکت کی دعوت دی۔ میئر نے عرض کیا کہ جس وقت یہ جلسہ منعقد ہوگا اس وقت میں میئر نہیں رہوں گا۔ حضورِانور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چاہے آپ میئر نہ بھی رہیں جماعت آپ کی مہمان نوازی کرنے میں خوشی محسوس کرے گی۔

حضورِانور نے فرمایا:

”ہم ایک دفعہ دوستی کا ہاتھ بڑھا دیں تو اسے کبھی واپس نہیں لیتے بلکہ اس دوستی کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاتے ہیں۔“

اس ملاقات کے اختتام پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معزز مہمانوں کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفِ لطیف ’اسلام کا اقتصادی نظام‘ کا انگریزی ترجمہ تحفۃً عطا فرمایا جو 'The Economic System of Islam' کے عنوان سے حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت اس کتاب پر دستخط فرمائے تو میئر اور میئرس نے کہا کہ وہ اس کتاب کو ایک یادگار تحفہ کے طور پر ہمیشہ محفوظ رکھیں گے۔

ملاقات کے بعد مہمانوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور حضور کی اس بات نے بہت متأثر کیا کہ ’آپ سے دوستی صرف میئر ہونے کی وجہ سے نہیں۔‘

میئر نے مزید کہا کہ:

”حضورِانور ایک نہایت شفیق، محبت کرنے والی اور پُرکشش شخصیت کے حامل ہیں۔ ہم بجا طور پر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضورِانور سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔“

میئرس نے کہا:

”حضور کی شخصیت کے وقار اور آواز کے دھیمے پن سے کوئی بھی متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا!“۔

☆......☆......☆

پریس ریلیز لندن، 05 مئی 2014ء

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ مسلمہ کی جامعہ احمدیہ انگلستان کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب میں شمولیت

حضورِانور کا سالانہ کھیلوں کے شرکا سے صحت مند طرزِ زندگی کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر خطاب

ترجمہ: فرخ راحیل ۔ مربی سلسلہ

مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن) لکھتے ہیں:

مورخہ 03 مئی 2014ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ اور پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ انگلستان کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب میں شمولیت اختیار کر کے اسے سرفراز فرمایا۔ کھیلوں کا انعقاد جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ہوا جو انگلستان کی کاؤنٹی Surrey کے قصبہ Haslemere میں واقع ہے۔

ان سہ روزہ کھیلوں میں فٹ بال، بیڈمنٹن اور athletics کے مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں متعدد طلباء نے جامعہ احمدیہ میں منفرد نوعیت کے حامل ایک سخت روایتی مقابلہ ’روک دوڑ‘ میں حصہ لیا۔ مزید برآں اس موقعہ پر جامعہ احمدیہ میں متعلم سینئر اور جونیئر

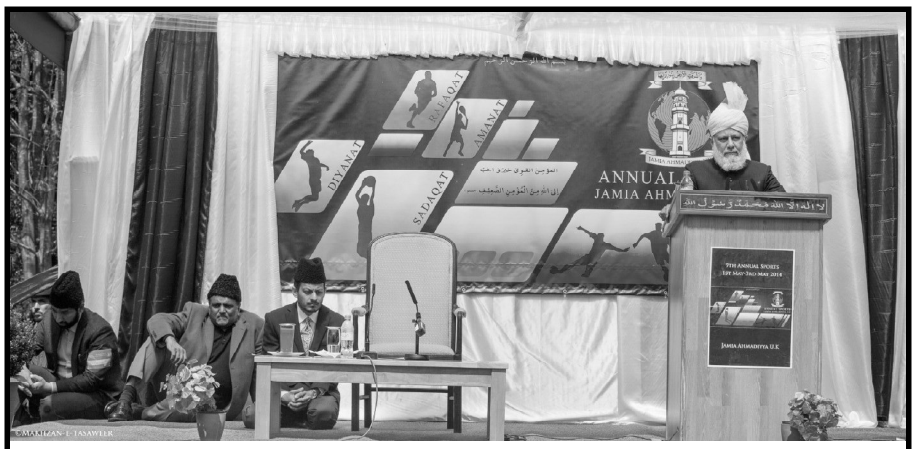

حضورانور جامعہ احمدیہ انگلستان کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

طلباء کی ٹیموں کے مابین رسہ کشی کا ایک نمائشی میچ بھی کروایا گیا جسے جونیئر طلباء کی ٹیم نے بآسانی جیت لیا۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور رپورٹ پڑھے جانے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے خوش نصیب طلباء کو ازراہِ شفقت انعامات سے نوازا۔ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں فرمایا کہ حصولِ تعلیم اور جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی میں اپنی ذمہ داریاں بہتر طور پر ادا کرنے کے

اختتامی تقریب کا ایک منظر

لیے انہیں اپنی جسمانی صحت کو خاص طور پر برقرار رکھنے کی ضروت ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’ایک تو ورزش ضروری ہے دوسرے اپنی زندگی کو regulate کرنا ضروری ہے، اپنی زندگی کو پابند کرنا ضروری ہے۔ آپ کو خیال رکھنا پڑے گا کہ اپنا ایک ایسا timetable بنائیں جس سے آپ کی زندگی مکمل طور پر regulate ہو جائے۔ اور جب یہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ، تو پھر آپ کے علم میں وسعت پیدا کرنے میں اور آپ کے سپرد جو کام کئے جانے والے ہیں ان کو سرانجام دینے میں آپ کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔‘

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے اختتام پر دعا کروائی اور اس طرح یہ مبارک محفل اپنے بابرکت اختتام کو پہنچی۔

تمّت

مزید معلومات کے لئے رابطہ کیجئے press@amjinternational.org